ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

نومبر 2019ء جلد نمبر 20 شمارہ نمبر 11

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مؤرخہ 23/اکتوبر 2019ء کو مسجد خدیجہ برلن میں پودا لگا رہے ہیں

مؤرخہ 23/اکتوبر 2019ء کو روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد خدیجہ برلن میں بچوں کو چاکلیٹ عطا فرما رہے ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اداریہ

امن کا شہزادہ

ترقی یافتہ، تعلیم یافتہ اور مہذب کہلانے والے انسانوں کا یہ حال ہے کہ بمشکل ایک دہائی بھی نہیں گزرتی کہ کسی نہ کسی خطہ میں جنگ شروع ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں عموماً بے گناہ اور معصوم لوگ ہی بموں، راکٹوں اور گولیوں کی بھینٹ چڑھتے ہیں۔ جنگ شروع کرنے والے دوسروں کو ہی قصوروار ٹھہراتے ہوئے الزامات کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں اور پھر کچھ دبی دبی آوازیں اس جنگ کے خلاف اٹھتی ہیں مگر اکثر خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں۔ اور جب ان کی باری آتی ہے تو کہتے ہیں یہ سب غلط ہوا تھا اور خرابی بسیار کے بعد صرف وعدہ کرتے ہیں کہ اب جنگ نہیں کریں گے کہ یہ بڑی تکلیف دہ، ہولناک اور دردناک حقیقت ہے۔

اور یہ وہ حقیقت ہے جس کا اعلان امن کے ایک شہزادہ ﷺ نے **والعصر ان الانسان لفی خسر** کے قرآنی الفاظ میں آج سے پندرہ سو برس پہلے کیا تھا۔ اور واشگاف الفاظ میں واضح فرمایا تھا کہ اس گھاٹے سے وہی محفوظ رہیں گے جن کے کام مناسب حال ہوں گے، ایک دوسرے کے خلاف سازش کرنے کی بجائے باہمی خیر خواہی کرنے والے، صبر و برداشت سے کام لینے اور سچائی پر قائم رہنے والے ہوں گے۔ امن کا یہ شہزادہ ﷺ جو مسلسل تیرہ برس تک اپنے مخالفین کی طرف سے مسلط کی گئی سفّاکانہ جارحیت کا امن، صبر اور برداشت کے ساتھ جواب دیتا رہا، جس نے مخالفوں اور اپنے خون کے پیاسوں پر فتح پائی بھی تو نہ صرف ہر ممکن حد تک خون خرابے سے اجتناب کیا بلکہ ایسے لوگوں کو بہانے تلاش کر کر کے معاف کیا۔ جنگیں کرنی پڑیں تو ان کے بھی ایسے ایسے قواعد و ضوابط مرتب کئے کہ آج کا مہذب کہلانے والا معاشرہ بھی اس کے سامنے شرمندہ ہے۔ جنگی قیدی ہاتھ آئے تو ان کے ساتھ ایسا شاندار سلوک کیا کہ وہ گھائل ہو کر آپ کے قدموں میں لَوٹ گئے۔ امن کے شہزادہ ﷺ کا یہ پاکیزہ اُسوہ آج پھر زندہ کرنے کی ضرورت ہے، اسی اُسوہ حسنہ کی روشنی میں آج ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ملک ملک دورہ کر کے بڑے بڑے عالمی سربراہوں کو خطوط لکھ کر ہر کس و ناکس کو امن کا پیغام دے رہے ہیں:

"حضرت رسول کریم ﷺ نے اپنی ساری حیات طیبہ دنیا میں فروغِ امن کے لیے وقف کر دی۔ یہی آپ ﷺ کا اعلیٰ نصب العین تھا۔ یقیناً وہ دن آئے گا جب بنی نوع انسان کو یہ احساس ہو گا اور وہ سمجھ جائیں گے کہ آپؐ انتہا پسندی کی کوئی تعلیم نہیں لائے۔ بنی نوع انسان کو یہ احساس بھی ہو جائے گا کہ آپ ﷺ صرف اور صرف امن، محبت اور ہمدردی کا پیغام لائے ہیں۔ مزید یہ کہ اگر اس عظیم نبیؐ کے پیروکار بھی ان زیادتیوں اور مظالم کا اسی طرح پیار کے انداز میں جواب دیں تو بلاشبہ ایک دن آئے گا کہ اسلام کی اس اعلیٰ تعلیم پر اعتراض اٹھانے والے اس تعلیم کی صداقت اور حسن کے قائل ہو جائیں گے۔" (عالمی بحران اور امن عالم کی راہ صفحہ 127 خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 11/جون 2013ء پارلیمنٹ ہاؤس لندن)

اخبار احمدیہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ربیع الاوّل 1441ہجری قمری نومبر 2019ء جلد نمبر 20 شمارہ نمبر 11 نبوّت 1398ہجری شمسی

فہرست مضامین

04	قال اللہ، قال الرسول ﷺ، قال المسیح الموعود علیہ السلام
05	تبرکات
07	آنحضرت ﷺ کا عجز و انکسار اور سادگی
12	سیرت خاتم النبیین (تعارف کتاب)
13	آنحضرت ﷺ کا یوم ولادت باسعادت ایک تحقیق
15	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے
25	حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ جرمنی اکتوبر 2019ء
32	بابرگ و بار ہوویں اِک سے ہزار ہوویں
33	جامعہ احمدیہ جرمنی میں حضور انور کا ورودِ مسعود
35	مسجد مبارک ویزبادن تعمیر سے افتتاح تک
39	گرم چشموں کا شہر
41	جماعت احمدیہ ویزبادن
43	کھلے دروازوں کا دن
45	مختلف جماعتی سرگرمیاں
47	مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر
48	بلانے والا ہے سب سے پیارا

سرورق پر سبھی خطاطی مکرم سعید اللہ خان صاحب کی کاوش ہے، فجزاہ اللہ احسن الجزاء

نوٹ: فہرست میں مضامین کے عنوان پر کلک کر کے مطلوبہ صفحہ تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے اور فہرست والے صفحہ تک رسائی کے لئے ہر صفحہ پر نیچے موجود تحریر ''اخبار احمدیہ جرمنی'' پر کلک کریں۔ (اس کے لئے آپ کے موبائل میں Adobe Acrobat Reader انسٹال ہونا چاہیے)

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

محمد انیس دیالگڑھی، ریحان رشید

معاونین

سلطان احمد قمر، سید سعادت احمد

پروف ریڈنگ

عبدالرحمٰن مبشر، سید افتخار احمد

ٹائٹل و ڈیزائننگ

مرزا لطف القدوس، احسان اللہ ظفر

کمپوزنگ

آفاق احمد زاہد، طارق محمود

مینیجر

سید افتخار احمد

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main Germany
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722

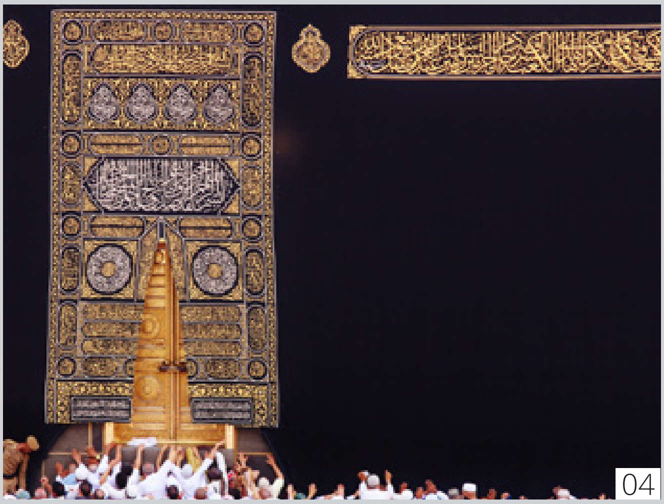

04

13

15

25

35

43

33

39

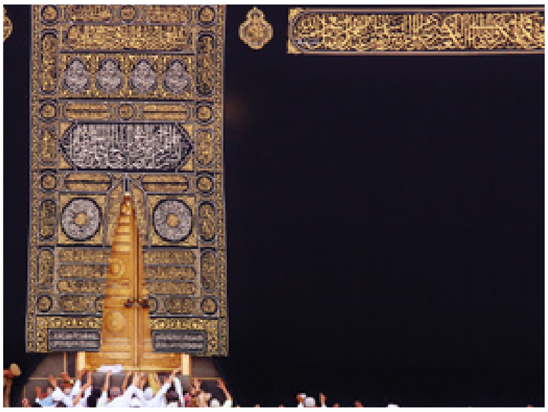

قال اللہ جل جلالہٗ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo (التوبہ:128)

یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ”مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي“

(صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب شَفَقَتِهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى أُمَّتِهِ وَمُبَالَغَتِهِ فِي تَحْذِيرِهِمْ مِمَّا يَضُرُّهُمْ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے آگ جلائی تو بھونرے اور پروانے اس میں گرنے لگے وہ آدمی ان پروانوں کو آگ سے ہٹانے لگ گیا تا کہ وہ آگ میں جل نہ مریں۔ ایسا ہی دوزخ کی آگ سے بچانے کے لئے میں تم کو پیچھے سے پکڑتا ہوں اور تم میرے ہاتھوں سے نکل نکل جاتے ہو۔“

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عزیز اور حریص کے الفاظ میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے فضلِ عظیم سے اس کی صفت رحمٰن کے مظہر ہیں کیونکہ آپ کا وجود مبارک سب جہانوں کے لئے رحمت ہے۔ بنی نوع انسان حیوانات، کافروں، مومنوں سبھی کے لئے۔ پھر فرمایا بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ اور اس میں آپ کو رحمان اور رحیم کے نام دیئے۔

(ترجمہ از مرتب۔ اعجاز المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 118-119)

صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

جذب اور عقد ہمت ایک انسان کو اس وقت دیا جاتا ہے جبکہ وہ خدا تعالیٰ کی چادر کے نیچے آجاتا ہے اور ظل اللہ بنتا ہے پھر وہ مخلوق کی ہمدردی اور بہتری کے لیے اپنے اندر ایک اضطراب پاتا ہے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرتبہ میں کل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے اس لئے آپ مخلوق کی تکلیف دیکھ نہیں سکتے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ یعنی یہ رسول تمہاری تکالیف کو دیکھ نہیں سکتا وہ اس پر سخت گراں ہے اور اسے ہر وقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں۔

(الحکم جلد 6 نمبر 26 مورخہ 24/جولائی 1902ء صفحہ 6)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر کیسے کیسے احسان ہیں۔ وہی ہیں جن کے ذریعے ہم نے خدا کو جانا، مانا اور پہچانا۔ وہی ہیں جن کے ذریعہ سے ہمیں خدا کے اوامر و نواہی اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی راہیں بذریعہ قرآن شریف معلوم ہوئیں۔ وہی ہیں جن کے ذریعہ سے خدا کی عبادت کا اعلیٰ سے اعلیٰ طریقہ اذان اور نماز ہمیں میسر ہوا اور وہی ہیں جن کے ذریعہ سے ہم اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج تک ترقی کر سکتے ہیں حتیٰ کہ خدا سے مکالمہ و مخاطبہ ہوسکتا ہے۔ وہی ہیں جن کے ذریعہ سے لا الٰہ الا اللہ کی پوری حقیقت ہم پر منکشف ہوئی اور وہی ہیں جو خدا نمائی کا اعلیٰ ذریعہ ہیں۔ (الحکم جلد 12 نمبر 24-2/اپریل 1908ء صفحہ 4-3)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ یہ کیا مختصر آیت ہے مگر اس میں آپ کے پانچ زبردست اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے پاس رسول آیا ہے۔ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ جو تم ہی میں سے ہے۔ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ تمہارا تکلیف میں پڑنا اس پر شاق گزرتا ہے۔ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ تمہاری بہتری کیلئے حریص ہے۔ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ جو لوگ اس کے بتائے ہوئے طریق پر چلیں اُن کے ساتھ رافت کا سلوک کرتا ہے۔ (الفضل-24 نومبر 1931ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

جہان کی تمام نعماء کا تعلق پہلے جہان کے مقبول اعمال سے ہے۔ پس آپ پہلے جہان کے لئے اور دوسرے جہان کے لئے اور دوسرے جہان کو مدّ نظر رکھتے ہوئے رحمۃ للعالمین ہیں اور آپ صفت رحمٰن کے مظہر ہیں جس کی طرف ان دو آیات میں سے پہلی آیت کے دو لفظ عَزِیْز اور حَرِیْصٌ اشارہ کر رہے ہیں اور مومنوں کے لئے آپ رحیم ہیں۔ پس ایک عظیم شخصیت، ایک عظیم رسول، ایک عظیم صاحب اخلاق، صاحب خلقِ عظیم، ایک عظیم انسان اور انسانوں سے عظیم محبت کرنے والا تمہاری طرف آیا ہے۔ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ وہ مخلوق کی تکلیف دیکھ نہیں سکتا۔ مخلوق کی تکلیف اسے گراں گذرتی ہے اور اسے ہر وقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ انسانو! تمہیں بڑے بڑے منافع پہنچیں۔ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ اس آیت میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ یہ عظیم رسول، خاتم الانبیاء جو تعلیم لے کر آیا ہے وہ مخلوق کے ہر حصہ کے لئے رحمت ہے۔ وہ عالمین کے لئے رحمت ہے۔ (خطبات ناصر جلد ہشتم صفحہ 30، خطبہ جمعہ 19 جنوری 1979ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ ظاہری نمونہ تھے بخشش کا جس سے بڑھ کر بخشنے والا اور رحم کرنے والا کوئی انسان کبھی پیدا نہیں ہوا۔ آپ کی ساری زندگی ایک بخشش کا اتنا عظیم اور پاک نمونہ تھی کہ انبیاء کی زندگی کو بھی آپ گہری نظر سے دیکھیں، جانچیں، تلاش کریں، مگر آپ کو آنحضرتؐ جیسا وجود انبیاء کے زمرے میں بھی کہیں دکھائی نہیں دے گا یعنی اس شان کا وجود۔ رحمت اور بخشش کا آپ ایسا کامل نمونہ تھے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آپؐ کے متعلق فرماتا ہے بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (التوبہ 128) وہ مومنوں کے لئے خدا تعالیٰ کی دو صفات کا ایسا مظہر تھا کہ گویا اللہ تعالیٰ نے وہ صفات اس کو عطا کر دیں۔ رءوف بے انتہاء رافت کرنے والا اور شفقت کرنے والا اور رحیم بار بار رحم کرنے والا۔ ایک دفعہ غلطی ہوئی، دوسری دفعہ ہوئی، تیسری دفعہ ہوئی پھر رحم کرنے والا اور ذاتی معاملات میں گناہ بخشنے والا۔ (خطبہ جمعہ 28 فروری 1997ء خطبات طاہر جلد 16 صفحہ 153)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاں غیروں اور اپنوں کی روحانی اصلاح کے لئے اور ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے بے چین رہتے تھے وہاں مخلوق کی تکلیف کی وجہ سے اس سے ہمدردی کا بھی بے پناہ جذبہ تھا جو آپ کے دل میں بھرا ہوا تھا۔ دوسرے کی تکلیف کا احساس آپ کو اپنی تکلیف سے زیادہ تھا بلکہ اپنی تکلیف کا احساس تو تھا ہی نہیں۔ ہر وقت اس فکر میں ہوتے تھے کہ کہاں مجھے موقع ملے اور مَیں اللہ کی مخلوق سے ہمدردی کروں، اس کے کام آؤں، ان کے لئے دعائیں کروں، ان کی تکلیفوں کو دور کروں۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں کہ یہ رسول تمہاری بھلائی کا حریص رہتا ہے۔ یہ حریص کوئی محدود معنی والا لفظ نہیں ہے جیسے ہم کہہ دیں کہ لالچ میں رہتا ہے۔ گو یہ لالچ میں رہنا بھی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ دنیا لالچ کرتی ہے تو اپنے لئے کرتی ہے کہ ہمیں فائدہ پہنچ جائے، ہماری تکلیفیں دور ہو جائیں لیکن ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ لالچ کر رہے ہیں تو دوسروں کے لئے کہ ان کو فائدہ ہو، ان کی تکلیفیں دور ہوں۔ (خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 231، خطبہ جمعہ 15/اپریل 2005ء)

مصطفیٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت

جب سے یہ نور ملا نور پیمبرؐ سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

مُصطفیٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مُدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالَم میں
لاجَرَم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

کافر و مُلحِد و دجّال ہمیں کہتے ہیں!
نام کیا کیا غمِ مِلّت میں رکھایا ہم نے

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں اِن لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے

درِّثمین

آنحضرت ﷺ کا عجز و انکسار اور سادگی

مکرم صداقت احمد صاحب، مبلغ انچارج جرمنی

عام طور پر جب کسی کو اعلیٰ رتبہ ملتا ہے یا اُس کی حیثیت میں اضافہ ہوتا ہے تو وہ خیال کرتا ہے کہ اگر اس نے اپنے رتبے سے اُتر کر عاجزی، انکساری اور سادگی سے کام لیا تو اس سے اس کی عزت اور وقار پر حرف آئے گا۔ ایسا شخص اپنے زعم میں اپنے مرتبے کو قائم رکھنے کی خاطر عاجزی، انکساری اور سادگی کو ترک کر کے تکبر، غرور، تصنع اور تکلف سے کام لینا شروع کر دیتا ہے۔

لیکن قربان جاؤں میں حضرت محمد ﷺ کی ذات بابرکات پر کہ سب فضیلتوں، خطابات اور اعلیٰ و ارفع مراتب کے باوجود آپ ساری زندگی عجز و انکسار کا پیکر بنے رہے اور تکبر و غرور اور فخر و مباہات سے اپنی ذات کو کلیتاً بچائے رکھا۔ اگر کسی کا افسر اس کی تعریف کر دے تو فخر سے اس کی گردن تن جاتی ہے اور وہ اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ لیکن یہاں تو معاملہ ہی الگ ہے۔ عرش کا خدا آپ ﷺ کی تعریف کرتا ہے لیکن آپؐ ہیں کہ زمین پر بچھے جاتے ہیں اور ذرہ برابر بھی تکبر اور غرور آپؐ کے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ جیسا عاجزی کا پیکر انسان تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کی زندگی انتہائی سادہ اور ہر قسم کے تکلفات سے پاک تھی اور آپؐ کے ہر قول اور فعل میں سادگی اور انکساری کا عنصر نمایاں تھا۔ تکلف اور تصنع سے پاک زندگی کا معیار اس قدر بلند تھا کہ زمین و آسمان کا مالک خدا جو آپؐ کی حالت سے بخوبی واقف تھا آپؐ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے محمدؐ تو اعلان کر دے کہ مآ انا من المتکلفین کہ میں تکلفات کا عادی نہیں ہوں۔ سادگی میری زندگی میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

آپ ﷺ نے اپنے رہن سہن، بود و باش، لباس، خوراک غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں عاجزی و انکساری اور سادگی کے ایسے اعلیٰ نمونے دکھائے کہ پوری دنیا ورطۂ حیرت میں گم ہے۔

وہ زمانہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے، انتہائی ظلمت و تاریکی کا زمانہ تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب ایرانی اور رومی حکومتیں تکبر و غرور اور بے جا تکلفات میں اپنی مثال آپ تھیں۔ اور اُنہی کے زیر اثر عرب بھی اِن منفی اخلاقی اقدار میں کسی سے پیچھے نہ تھے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو ایرانیوں سے متاثر ہوتے ہیں اور نہ رومیوں اور عربوں کے طرز زندگی کو اپنا شعار بناتے ہیں۔ آپؐ کی سادگی اور عجز و انکسار کا یہ عالم تھا کہ آپؐ نے نہ تو فاخرانہ لباس زیب تن فرمایا نہ ہی اپنے لئے کوئی شاہانہ دربار سجایا اور نہ ہی غلاموں اور خادموں کی جماعت اپنے ساتھ رکھنا پسند فرمایا۔ آپ ﷺ کی اپنی گواہی ہے کہ میں تو ایک سادہ انسان ہوں، عام لوگوں کی طرح کھاتا پیتا اور اٹھتا بیٹھتا ہوں۔ آپؐ کی سادگی اور انکساری کا یہ حال تھا کہ آپ ﷺ اپنے گھر کا کام کاج خود ہی کر لیتے تھے۔ اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے۔ بوقت ضرورت اپنے کپڑوں کو پیوند بھی لگا لیتے۔ بکری کا دودھ دوہ لیتے۔ اُونٹ باندھتے، ان کے آگے چارہ ڈالتے، آٹا پیس لیتے۔ پانی نکالنے والے ڈول کی مرمت کرنے کی ضرورت پیش آتی تو اسے مرمت کر لیتے اور گھر کے کام کاج میں اپنے اہل خانہ کی مدد فرمایا کرتے۔ اسی طرح بازار سے سودا سلف اُٹھا کر لانے میں بھی قطعاً کوئی عار محسوس نہ کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ بازار گیا جہاں سے حضورؐ نے کچھ پاجامے خریدے اور پھر اپنے خزانچی سے فرمایا کہ اس دکاندار کو پاجاموں کی قیمت ادا کر دو اور ہاں دیکھو پلڑا جھکا کر رکھنا اور پاجاموں کی قیمت سے زیادہ قیمت دینا۔ پھر جب حضورؐ اس دکان سے واپس جانے لگے تو وہ دکاندار تیزی سے حضورؐ کے ہاتھ کی طرف بوسہ دینے کو بڑھا لیکن حضورؐ نے اپنا ہاتھ پرے کر لیا اور فرمایا دیکھو اِس انداز سے تو تعظیم (تم) عجمی لوگ اپنے بادشاہوں کی کرتے ہو اور میں تو بادشاہ نہیں (بادشاہ تو صرف اللہ ہی ہے) میں تو تم جیسا ایک انسان ہوں۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ پھر حضورؐ نے جو پاجامے خریدے تھے اٹھا لیے۔ میں نے چاہا کہ میں اُنہیں پکڑ لوں لیکن حضورؐ نے فرمایا نہیں رہنے دو جِس کی چیز ہو اُس کو خود ہی اٹھانی چاہئے۔

(الشفا القاضی عیاض۔ باب تو اصفہ 24)

آپؐ عرب کے بادشاہ تھے اور لاکھوں روپے اپنے ہاتھ سے غرباء اور مساکین میں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ اگر

آپؐ چاہتے تو اپنے لئے ہر قسم کی سہولت اور آسائش کا انتظام کر سکتے تھے لیکن آفرین ہے آپ ﷺ پر کہ آپؐ نے مسکینی کے ساتھ زندگی گزارنے کو ترجیح دی اور بادشاہ ہو کر فقیری کا جامہ پہننا پسند فرمایا۔

آنحضرت ﷺ کے گھر کا ماحول کتنا سادہ تھا اس کا نقشہ ایک حدیث کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں بیان فرمایا ہے:

”آنحضرت ﷺ کی تمتع دنیاوی کا یہ حال تھا کہ ایک بار حضرت عمرؓ آپؐ سے ملنے گئے، ایک لڑکا بھیج کر اجازت چاہی۔ آنحضرت ﷺ ایک کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ جب حضرت عمرؓ اندر آئے تو آپؐ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ مکان سب خالی پڑا ہے اور کوئی زینت کا سامان اُس میں نہیں ہے۔ ایک کھونٹی پر تلوار لٹک رہی ہے یا وہ چٹائی ہے جِس پر آپؐ لیٹے ہوئے تھے اور جِس کے نشان اُسی طرح آپؐ کی پشت مبارک پر بنے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ اُن کو دیکھ کر رو پڑے۔ آپؐ نے پوچھا: اے عمر! تجھ کو کس چیز نے رُلایا؟۔ (حضرت) عمرؓ نے عرض کی کہ کسریٰ اور قیصر تو تنعّم کے اسباب رکھیں اور آپ جو خدا تعالیٰ کے رسول اور دو جہان کے بادشاہ ہیں اِس حال میں رہیں! آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عمر! مجھے دنیا سے کیا غرض؟ مَیں تو اُس مسافر کی طرح گزارہ کرتا ہوں جو اونٹ پر سوار منزل مقصود کو جاتا ہو۔ ریگستان کا راستہ ہو اور گرمی کی سخت شدت کی وجہ سے کوئی درخت دیکھ کر اس کے سایہ میں ستا لے اور جونہی ذرا پسینہ خشک ہوا ہو وہ پھر چل پڑے۔“

(ملفوظات جلد چہارم ص51 جدید ایڈیشن- البدر 8 جولائی 1904ء صفحہ 3-2)

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جب آنحضرت ﷺ کی یہ حالت دیکھتے تو اُنھیں تکلیف ہوتی۔ انھیں آنحضرت ﷺ کے آرام کا بہت خیال تھا اِس لئے انھوں نے آپؐ کے لئے ایک آرام دہ گدیلا بنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اِس پر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے اِس دنیا سے کیا غرض۔ آپؐ جانتے تھے کہ آرام دہ چیزوں کا استعمال انسان کو تن آسان بنا دیتا ہے اور اللہ کی یاد سے غافل کر دیتا ہے۔ اِس لئے آپ زیادہ آسائش اور سہولت والی چیزیں استعمال کرنے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بعد میں ایک گدیلا آنحضرت ﷺ کے لئے تیار کیا گیا۔ لیکن وہ گدیلا بھی اتنا سخت اور کھجور کے پتوں یا اُس کے ریشوں کا بنا ہوا تھا کہ وہ چٹائی کی طرح ہی جسم پر نشان ڈال دیا کرتا تھا۔ اور ایک دوسری روایت میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گھر والا بستر بالوں سے بنی ہوئی چادر پر مشتمل تھا جسے دوہرا کر دیا جاتا تو آپ اُس پر سو جاتے تھے۔ ایک رات ہم نے اُس کی چار تہیں کر دیں۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا رات کو تم نے میرے بستر پر کیا بچھایا تھا۔ ہم نے چادر کی چار تہیں کرنے کا ذکر کیا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا میرا بستر جیسے پہلے ہوتا تھا ویسے ہی کر دو۔ اس بستر پر سونے کی وجہ سے آج رات میں نماز تہجد کے لئے دیر سے بیدار ہوا ہوں۔

(الشفاء للقاضی عیاض۔ الباب الثانی۔ الفصل الثانی والعشرون۔ الزھد فی الدنیا)

اپنے تو اپنے غیر بھی آپؐ کی سادگی اور عجز و انکسار سے اِس قدر متاثر ہوئے کہ آپؐ کی تعریف کرنے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ دور حاضر کی ایک مصنفہ کیرن آرمسٹرانگ آنحضرت ﷺ کی سیرت کے اِس پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر کرتی ہیں:

”محمد (ﷺ) نے ہمیشہ سادہ وسائل کو صحیح استعمال کرتے ہوئے قناعت سے پُر زندگی گزاری۔ اور اُس وقت بھی آپؐ سے اِس نمونے کا اظہار ہوا جب آپؐ عرب کے طاقتور ترین سردار تھے۔ آپؐ کو ہمیشہ آسائشوں اور آرام دہ زندگی سے نفرت تھی اور اکثر ایسا ہوتا کہ آپؐ کے گھر میں کھانے کو بھی کچھ نہ ہوتا۔ آپ کے پاس کبھی کپڑوں کے ایک جوڑے سے زیادہ نہ ہوا۔ اور جب کبھی آپؐ کے صحابہؓ نے آپ کو بعض مواقع پر اعلیٰ لباس پہننے کو کہا (موقع کی مناسبت سے) تو آپ نے ہمیشہ انکار کیا بلکہ عام سادہ کھدر کے لباس کو ترجیح دی جو ہر معمولی آدمی پہنتا تھا۔ جب کبھی آپؐ کو تحائف اور مال غنیمت آیا تو آپؐ نے اُسے غریبوں میں تقسیم فرما دیا۔۔۔۔۔ اور حضرت عیسیٰؑ کی طرح آپؐ مسلمانوں کو کہا کرتے تھے کہ غریب اور مسکین آدمی امراء سے پہلے جنت میں داخل ہو گا۔“

امراء اور دولتمندوں کے دسترخوان کے حال سے ہم سب بخوبی واقف ہیں کہ اُن کے ہاں کھانے پینے کے لیے کس قدر اہتمام کیا جاتا ہے۔ کس قدر پُر تکلف کھانے اُس پر چنے جاتے ہیں۔ شاید کسی کے دل میں یہ خیال آئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو دو جہانوں کے بادشاہ تھے آپ کا دسترخوان بھی شاہانہ ہوتا ہوگا اُس پر بھی طرح طرح کے لذیذ اور عمدہ کھانے سجائے جاتے ہوں گے لیکن ہم جب آنحضرت ﷺ کے دسترخوان کو دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ انتہائی سادہ تھا اور آپ ﷺ کا کھانا بھی نہایت سادہ اور معمولی ہوا کرتا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ اپنے بھانجے حضرت عُروہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کے دو دو تین تین ماہ گزر جایا کرتے تھے مگر ہمارے گھر میں آگ نہ جلتی تھی۔ حضرت عُروہؓ نے عرض کی کہ پھر آپ لوگ کھاتے کیا تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ کھجور اور پانی پر گزارا کیا کرتے تھے۔ ہمسائیگی میں رہنے والے انصاری صحابی آنحضرت ﷺ کو دودھ ہدیہ کے طور پر دیتے تو وہ آپ ﷺ اپنے گھر والوں کو پلا دیتے۔

ہوسکتا ہے کہ اِس روایت سے کسی کو یہ شبہ ہو کہ شاید آپؐ کے یہ حالات غربت کے زمانے میں ہوں گے۔ آپؐ پر تو فراخی کا زمانہ بھی آیا تھا اُس میں آپؐ کی حالت بدل گئی ہو گی۔ تاریخ گواہ ہے کہ آپؐ کی یہ حالت چند مہینوں اور سالوں پر محیط نہ تھی بلکہ زندگی کے آخری سانس تک آپؐ کی یہی کیفیت رہی۔ حکومت اور فراخی کے دور میں بھی آپؐ کی زندگی میں کوئی تغیر نہ آیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ مدینہ آنے کے بعد سے لے کر وفات تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے اہل وعیال نے تین دن متواتر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر کھائی ہو۔

فراخی کے زمانہ میں آپ ﷺ کو سب کچھ میسر تھا۔ پر تکلف دسترخوان کا بندوبست کرنا آپ کے لیے چنداں مشکل نہ تھا لیکن مقدرت کے باوجود آپ کی قناعت اور سادگی کا یہ حال تھا کہ کبھی کھجور اور پانی سے اپنی بھوک مٹا لیتے، کبھی جو کی روٹی کھا کر گزارا کرتے اور کبھی گیہوں کی

روٹی کھالیتے تھے اور وہ بھی بے چھنے آٹے کی ہوتی تھی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے آپؐ کو اللہ نے نبی بنایا اُس وقت سے لے کر وصال تک آپ ﷺ نے چھنا ہوا آٹا نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد جب چکی کا آٹا میسر آیا اور اُس کی نرم روٹی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے بنائی گئی تو وہ نرم روٹی کھاتے ہوئے حضرت عائشہؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور نرم لقمہ حلق سے اتارنا مشکل ہوگیا۔ کسی نے جب اِس رقت کی وجہ پوچھی تو آپؓ نے فرمایا مجھے آنحضرت ﷺ کا زمانہ یاد آ گیا ہے۔ اُس وقت یہ آٹا میسر نہ تھا اور آپ ﷺ نے ہمیشہ سخت روٹی کھائی۔

حضرت عبد اللہ بن سلامؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے روٹی کے ایک ٹکڑے پر کھجور رکھی ہوئی تھی اور فرما رہے تھے کہ یہ کھجور اِس روٹی کا سالن ہے۔

(ابو داؤد کتاب الایمان باب الرجل یحلف ان لا یتادم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے علم میں نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی طشتریوں میں کھانا کھایا ہو اور نہ ہی آپ کے لئے کبھی چپاتیاں پکائی گئیں اور نہ کبھی آپ نے تپائی پر رکھ کر کھانا کھایا۔۔۔۔۔ آپ ﷺ زمین پر کپڑا بچھالیتے اور اُس پر بیٹھ کے کھانا تناول فرما لیتے تھے۔

(بخاری۔ کتاب الاطعمۃ۔ باب الخبز المرقق والاکل علی الخوان والسفرۃ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول میری جان آپ پر قربان ہو! آپ ٹیک لگا کر کھائیں، یہ کھانے کا آسان طریقہ ہے۔ اِس پر آپ نے جواب دیا: عائشہ! میں ٹیک لگا کر نہیں کھاؤں گا بلکہ اُس طرح کھاؤں گا جس طرح ایک غلام کھاتا ہے اور غلام کی طرح ہی بیٹھوں گا۔" (بغوی شرح السنہ)

آپ ﷺ کی منکسرانہ، متواضع اور بے تکلفانہ زندگی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپؐ اجتماعی اور قومی کاموں میں اپنے صحابہؓ کے شانہ بشانہ بڑی ہی مستعدی کے ساتھ حصہ لیتے تھے۔ مدینے سے تین میل کے فاصلہ پر ایک بستی تھی جس کا نام قبا تھا۔ حضور ﷺ نے جب ہجرت فرمائی تو مدینہ جانے سے قبل اُس بستی میں قیام فرمایا۔ یہاں آپ نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ ایک مسجد کی بنیاد ڈالی جسے مسجد قبا کہتے ہیں۔ مسجد کی تعمیر میں آپ صحابہؓ کے ساتھ مزدوروں کی طرح شامل ہوئے۔ روایت ہے کہ حضور ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا۔ قریب کی پتھریلی زمین سے پتھر جمع کر کے لاؤ۔ پتھر جمع ہو گئے تو حضور نے خود قبلہ رخ ایک خط کھینچا۔ اور خود اُس پر پہلا پتھر رکھا۔ پھر بعض بزرگ صحابہؓ سے فرمایا اِس کے ساتھ ایک ایک پتھر رکھو۔ پھر عام اعلان فرمایا کہ ہر شخص ایک ایک پتھر رکھے۔ صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور خود بھاری پتھر اُٹھا کر لاتے یہاں تک کہ جسم مبارک جھک جاتا۔ پیٹ پر مٹی نظر آتی۔ صحابہؓ عرض کرتے کہ ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ یہ پتھر چھوڑ دیں ہم اٹھالیں گے مگر آپ فرماتے نہیں تم ایسا ہی اور پتھر اُٹھا لاؤ۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 24 ص 318 مکتبہ ابن تیمیۃ قاہرہ)

اِسی طرح مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت موجود تھی جو آپ کے پسینے کی جگہ اپنا خون بہانے کے لئے تیار تھے اور جو یہ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ آرام فرمائیں اور وہ آپ کے سامنے اپنی فدائیت اور اخلاص کے جوہر دکھائیں لیکن اِس کے باوجود مسجد نبوی کی تعمیر میں آپ ﷺ صحابہؓ کے ساتھ برابر شریک رہے اور اینٹیں ڈھوتے رہے۔

آنحضور ﷺ کی زندگی میں سب سے اہم اور مشکل ترین وقارِ عمل جنگ خندق کے موقع پر ہوا۔ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو حضور ﷺ بیشتر وقت خندق کے پاس گزارتے اور بسا اوقات خود بھی صحابہؓ کے ساتھ مل کر کھدائی اور مٹی اٹھانے کا کام کرتے اور صحابہؓ کی طبائع میں شگفتگی قائم رکھنے کے لئے بعض اوقات آپ کام کرتے ہوئے شعر پڑھنے لگ جاتے جس پر صحابہ بھی آپ کے ساتھ سُر ملا کر وہی شعر یا کوئی دوسرا شعر پڑھنا شروع کر دیتے۔

ایک صحابی کی روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو ایسے وقت میں یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا کہ آپ کا گورا گورا بدن مٹی اور گرد و غبار سے بالکل اَٹا ہوا تھا۔

اللہ اللہ کس شان کا یہ مزدور تھا۔ جس کے سر پر نبوت کے تاج کے ساتھ ساتھ عربوں کی بادشاہت کا بھی تاج تھا۔ ہزاروں لوگ جس کی غلامی کا دم بھرتے تھے اور اپنی زندگیاں اُس کی انگلی کے ہلکے سے اشارے پر قربان کرنے کے لیے تیار تھے لیکن اِس شہنشاہ دو جہاں کی حالت ملاحظہ کیجئے کہ وہ اپنے پیارے صحابہؓ کی جماعت کے ساتھ خندق کی تیاری کے کام میں مصروف ہے اور اپنے کاندھے پر مٹی اٹھا اٹھا کر لا رہا ہے اور سارا جسم مٹی سے اٹا پڑا ہے۔ کیا ہی بیش قیمت وہ مٹی تھی جو آپ اٹھا رہے تھے۔ بلاشبہ وہ ہیرے، جواہرات اور سونے چاندی سے بھی زیادہ قیمتی تھی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنے صحابہؓ کے ساتھ سفر میں تھے۔ راستہ میں کھانا تیار کرنے کا وقت آیا تو ہر ایک نے اپنے اپنے ذمہ کچھ کام لئے۔ کسی نے بکری ذبح کرنے کا کام لیا، کسی نے کھال اتارنے کا، کسی نے کھانا پکانے کا۔ اِس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں جنگل سے لکڑیاں لے کر آؤں گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم کافی ہیں، ہم لے آتے ہیں۔ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا: مَیں جانتا ہوں لیکن مَیں یہ امتیاز پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اُس شخص کو ناپسند کرتا ہے جو اپنے ساتھیوں میں امتیازی شان کے ساتھ رہنا چاہتا ہے۔

(شرح العلامۃ الزرقانی الفصل الثانی فیما اکرمہ اللہ تعالیٰ بہ من الاخلاق الزکیۃ)

حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ ایک مرتبہ سفر میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضورؐ نے اپنی سواری بٹھادی اور اتر کر فرمایا اب تم سوار ہو جاؤ۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں آپ کی سواری پر سوار ہو جاؤں اور آپؐ پیدل چلیں۔ حضور ﷺ نے پھر وہی ارشاد فرمایا اور غلام کی طرف سے وہی جواب تھا۔ حضور ﷺ نے پھر اصرار فرمایا تو اطاعت کے خیال سے سواری پر سوار ہو گئے اور حضور ﷺ نے سواری کی باگ پکڑ کر اُس کو چلانا شروع کر دیا۔

(کتاب الولاۃ کندی بحوالہ سیر الصحابہؓ 216 از شاہ معین الدین احمد ندوی)

آپ ﷺ کا لباس بھی بہت ہی سادہ ہوا کرتا تھا۔ کھدر کا لباس پہنتے اور اُس پر بھی جگہ جگہ پیوند لگے ہوتے تھے۔

حضرت ابو بُردہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے ہمیں آنحضرت ﷺ کی موٹی کھدر کی چادر اور تہبند نکال کر دکھائے اور کہا کہ حضور ﷺ نے وفات کے وقت یہ کپڑے پہن رکھے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب اللباس باب الاکسیۃ)

حضرت عمرؓ نے آپ ﷺ کو ایک دفعہ مشورہ دیا کہ آپؐ جمعہ، اجتماعات اور اِسی طرح وفود کے استقبال کے لئے کوئی عمدہ لباس بنوالیں اس پر آپ ﷺ نے جواب دیا کہ یہ تو وہ کرے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔

(ابو داؤد جلد 1 صفحہ 649 حدیث 1076)

حکومتی سربراہ ہونے کے باوجود آپؐ حکومتی معاملات کسی دربار یا تخت پر بیٹھ کر نہیں چلایا کرتے تھے بلکہ مسجد نبویؐ ہی آپؐ کا تخت اور دربار تھا۔ اگر سفر پر ہوتے تو جو بھی جگہ میسر آجاتی وہیں دربار لگ جاتا۔ لیکن اِس سادگی اور انکساری کے باوجود آپ ﷺ کے دربار کا رعب لوگوں کے دلوں پر دنیاوی بادشاہوں کے درباروں سے کہیں زیادہ تھا۔ یہ رعب خداداد تھا اور اِس کا حُسن عاجزی اور سادگی میں ہی پنہاں تھا۔

اگرچہ آنحضرت ﷺ کا مقام سب انبیاء سے افضل تھا لیکن اِس کے باوجود آپؐ کو یہ پسند نہیں تھا کہ آپؐ کی دوسرے انبیاء پر فضیلت کا اظہار کیا جائے۔ اسی طرح آپؐ اپنی تعریف میں مبالغہ کو بھی پسند نہیں فرماتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری تعریف و تعظیم میں اُس طرح مبالغہ نہ کرنا جس طرح نصاریٰ نے ابن مریم کے حق میں کیا۔ مَیں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں۔ اس لئے فَقُوْلُوْا عَبْدُاللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ مجھے اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اُس کا رسول ہی کہنا۔

(بخاری۔کتاب احادیث الانبیاء۔باب قول اللہ واذکر فی الکتب مریم)

ایک دفعہ کسی نے آنحضرت ﷺ کو یا خیر البریہ یعنی اے مخلوق میں سے بہترین کے الفاظ سے پکارا تو آپ نے فرمایا وہ تو ابراھیم علیہ السلام تھے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 ص 178)

اِسی طرح ایک دفعہ ایک مسلمان کا ایک یہودی سے تنازعہ ہوگیا۔ یہودی حضرت موسیٰؑ کو تمام انبیاء سے افضل قرار دے رہا تھا جبکہ مسلمان رسول اللہ ﷺ کی تمام انبیاء پر فضیلت کا قائل تھا۔ غصے میں مسلمان نے یہودی کو تھپڑ مار دیا۔ یہودی یہ مقدمہ لے کر آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔ آپؐ نے فتنہ و فساد فرو کرنے کیلئے ایثار کرتے ہوئے کمال انکساری سے فرمایا: لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی۔ یعنی مجھے موسیٰؑ پر فضیلت نہ دو۔ (بخاری) حالانکہ آپؐ جانتے تھے کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء پر فضیلت دی ہے اور آپؐ اُن کے سردار ہیں۔ لیکن کیسا انکسار ہے جس کا مظاہرہ آپؐ نے یہودی کا دل رکھنے کے لئے کیا۔ آپؐ کے اِس خُلق کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"آپ نے اپنے زبردست مقام کے بارے میں اعلان فرمایا ہے کہ اَنَا سَیِّدُ وُلدِ اٰدَمَ وَلَا فَخرَ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 ص 2 مطبوعہ بیروت) یعنی پہلی بات تو یہ اَنَا سَیِّدُ وُلدِ اٰدَمَ۔ اور پھر ساتھ ہی عاجزی کا بھی ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے کہ پھر فرمارہے ہیں وَلَا فَخرَ۔ کہ تمام بنی آدم کا سردار ہوں اور یہ بہت بڑا اعلان ہے لیکن عاجزی کی انتہا کہ مگر کوئی فخر نہیں کرتا۔ اس میں مجھے کوئی فخر نہیں ہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 2004 خطبات مسرور جلد نمبر 2 ص 6)

ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد ﷺ کے عجز و انکسار اور سادگی کی عجیب ہی شان ہے جس کا نظارہ چشم فلک نے فتح مکہ کے موقع پر کیا۔ ہاں یہ وہی شہر تھا جس کے باسیوں نے مسلسل تیرہ سال تک آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ کو شدید ظلم و ستم کا نشانہ بناتے ہوئے انتہائی کسمپرسی کی حالت میں یہ شہر چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اُن پر جنگیں مسلط کیں۔ ظالمانہ اور سفاکانہ کارروائیاں کرتے ہوئے اُن کے پیاروں کو موت کی نیند سلا دیا۔ آج کے دن آپؐ دس ہزار قدوسیوں کے جلو میں فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہو رہے تھے۔ یہ دن آپ کے لئے بہت خوشی، مسرت اور عظمت کے اظہار کا دن تھا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اُس دن اِس عظیم فاتح کا سر فخر سے بلند ہوتا۔ اُس شہر کے ظالموں سے اُن کے ظلموں کا گن گن کر بدلا لیا جاتا۔ اُنہیں ذلیل و رسوا کرنے اور اُن کا تکبر مٹی میں ملانے کے لئے تمام حربے بروئے کار لائے جاتے لیکن آپؐ کے شہر میں داخل ہونے کا ایک الگ ہی منظر تھا۔ جب سے یہ دنیا بنی ہے کبھی کوئی فاتح اِس طرح مفتوحہ علاقے میں داخل نہیں ہوا۔ اہل مکہ نے عجیب نظارہ دیکھا کہ وہ عظیم فاتح اُس غیر معمولی فتح کے دن نہ تو اپنے جانی دشمنوں کی گردنیں اڑاتا ہے اور نہ ہی اُس کی طرف سے کسی قسم کے تکبر اور غرور کا اظہار ہوتا ہے بلکہ اِس کے برعکس مکہ میں داخلے کے وقت خدائے واحد کے حضور آپؐ کا سر عجز و انکسار اور شکر کے جذبات کے ساتھ اِس قدر جھکتا چلا جارہا تھا کہ اونٹ کے کجاوے کو چھو رہا تھا اور آپ ﷺ اِس عظیم فتح کی خوشی پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں مشغول تھے اور آپؐ کی زبانِ مبارک پر یہ فقرہ جاری تھا: اللّٰھم لا عیش الا عیش الاٰخرۃ۔ کہ اے اللہ! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ دنیا کی فتوحات کی کیا حقیقت ہے۔

(سیرۃ ابن ہشام باب وصول النبی ذی طوی جلد 2 صفحہ 405)

فاتحین جب کوئی علاقہ فتح کرتے ہیں تو اُس کی خوشی میں جشن مناتے ہیں۔ لذیذ اور پُر تکلف کھانے اڑائے جاتے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ کی سادگی اور بے نفسی کا حال یہ تھا کہ اُس عظیم فتح والے دن آپ ﷺ نے اس طرح کا کوئی اہتمام نہ فرمایا۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ اُس دن آپ ﷺ کا اپنا کھانا کیا تھا۔ دوپہر کا وقت تھا۔ وہ مقدس وجود جس کی خاطر یہ کائنات تخلیق ہوئی تھی جس کی برکت سے ہی ہم کئی قسم کی نعماء سے متمتع ہو رہے ہیں جب بھوک محسوس کرتا ہے تو اپنی چچازاد بہن حضرت اُمّ ہانیؓ کے ہاں تشریف لاتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ اے میری بہن کچھ کھانے کو ہے۔ بہن کے پاس اُس عظیم فاتح کو پیش کرنے کے لئے اُس وقت سوائے خشک روٹی کے چند ٹکڑوں کے اور کچھ نہیں تھا۔ آپؐ اُن روٹی کے ٹکڑوں کو پانی میں بھگو لیتے ہیں۔ تھوڑا سا اُس کے اوپر نمک ڈال لیتے ہیں اور اُس کو سرکے کے ساتھ کھاتے جاتے ہیں اور ساتھ ساتھ خدا کا شکر بجالاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اُمّ ہانیؓ سرکہ کتنا ہی عمدہ سالن ہے۔

آپ ﷺ کی عاجزی کا یہ عالم تھا آپؐ غریب سے غریب آدمی کی دعوت بڑی خوشی سے قبول فرماتے اور اگر وہ کوئی چیز آپؐ کو تحفہ دیتا تو اس کے تحفہ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے قبول فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا

کہ اگر مجھے بکری کے پائے کی دعوت پر بھی بلایا جائے تو میں دعوت پر جاؤں گا۔ اور اگر مجھے بکری کا پایہ بھی تحفہ میں دیا جائے تو مَیں اسے قبول کروں گا۔

(بخاری۔کتاب النکاح۔باب من اجاب الی کراعٍ)

یہ روایت آپؐ کی غرباء اور مساکین سے غیر معمولی محبت کو ظاہر کرتی ہے۔ آپ ﷺ نہ صرف مساکین سے محبت کرتے تھے بلکہ آپؐ خود بھی مسکینی سے زندگی گزارنے کو پسند فرماتے تھے۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے:

اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مجھے مسکینی کی حالت میں وفات دینا اور قیامت کے دن مساکین کے گروہ میں سے مجھے اٹھانا۔ اِس پر حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسی دعا کیوں کرتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے جواباً فرمایا کیونکہ مساکین امیر لوگوں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔ اس لئے اے عائشہ! تومسکین کو نہ دھتکار خواہ تجھے کھجور کا ٹکڑہ ہی دینا پڑے۔ اور مساکین سے محبت رکھ اور انہیں اپنے قریب رکھ، اللہ تعالیٰ اِس کے نتیجہ میں تجھے قیامت کے روز اپنا قرب عطا فرمائے گا۔

(سنن الترمذی۔کتاب الزھد عن رسول اللہ۔باب ماجاءعن فقراءالمہاجرین)

آنحضرت ﷺ نے اپنے گھر والوں اور اِسی طرح اپنے متبعین کو بھی عاجزی، انکساری اور سادگی کی تعلیم دی اور آپ ﷺ کی اُن سے توقع بھی یہی تھی کہ وہ اپنے رہن سہن اور رویوں میں سادگی اور عاجزی کا خیال رکھیں۔

روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آپ ﷺ اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کے مکان پر تشریف لے گئے مگر دروازے پر سے ہی پلٹ آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ کسی نبی کے شایان شان نہیں کہ وہ کسی ایسے گھر میں داخل ہو جس میں زیب و زینت اختیار کی گئی ہو۔

(ابو داؤد جلد 4 صفحہ 382 حدیث 4153)

اِسی طرح ایک دفعہ آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سونے کی زنجیر پہنے دیکھا تو فرمایا کہ کیا تمہیں یہ بات اچھی معلوم ہوگی کہ لوگ کہیں کہ رسول اللہؐ کی بیٹی کے ہاتھ میں آگ کی زنجیر ہے پھر آپؐ بیٹھے بغیر واپس لوٹ گئے۔ اِس پر حضرت فاطمہؓ نے اُس زنجیر کو فروخت کرکے اُس کی قیمت سے ایک غلام خرید کر آزاد کر دیا۔ اِس پر آپ ﷺ بہت خوش ہوئے۔ (سنن نسائی جلد 8 صفحہ 155)

عجز و انکسار اور سادگی ایسے اوصاف ہیں جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بہت ہی پسندیدہ ہیں یہ خدا کے قریب کرتے ہیں۔ پیارے آقا حضرت محمد ﷺ نے عاجزی کرنے والوں کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا إذا تواضع العبد رفعه الله إلى السماء السابعة (کنزالعمال)

کہ جب اللہ تعالیٰ کا بندہ عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے درجات کو اس قدر بڑھاتا ہے کہ اُس کا رفع ساتویں آسمان تک کرتا ہے۔ اِس کے برعکس تکبر کرنے والوں کو متنبہ کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تکبر درجات میں کمی کرتے کرتے انسان کو اسفل السافلین میں گرا دیتا ہے۔

خدائے رحمان سورہ الفرقان میں اپنے بندوں کی ایک علامت یہ بیان فرماتا ہے کہ یمشون علی الارض ھونا کہ وہ زمین پر عاجزی، انکساری اور فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں۔

پس اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے مقرب اور پیارے بندوں میں ہمارا شمار ہو۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ خدائے ذوالجلال کے دربار میں ہم قبول کئے جائیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم خدائے رحمان کے بندے کہلائیں تو پھر ہمیں آنحضرت ﷺ کی اِتباع میں عجز وانکسار اور سادگی کو اپنا شعار بنانا ہوگا۔ اپنی زندگیوں کو اُن پھولوں سے مزین کرنا ہوگا جن سے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مقدس حیات مزین تھی اور جو خاکسار نے آپ کے سامنے آپ ﷺ کی سیرتِ طیّبہ کے گلدستے سے ابھی پیش کئے ہیں۔ انہی خوبصورت پھولوں کی خوشگوار خوشبو سے ہمیں اپنی گفتار، کردار اور اخلاق کو معطر کرنا ہوگا اور اسی کو اپنی زندگی کی سانسوں میں بسانا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضور ﷺ کے اُسوہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

کھو جاؤں ایسے آپؐ میں

وہ حسن و دلبری تھی کہاں ماہ تاب میں
جو موج زن تھی روئے رسالت مآبؐ میں

جو نور قلبِ احمدِ مرسلؐ میں تھا نہاں
وہ آفتاب میں تھا نہ موتی کی آب میں

ہو نُطق مُعترف جہاں خود اپنے ضعف کا
واں عرض کیا کرے کوئی ان کی جنابؐ میں

کچھ لفظ فرطِ شوق میں لپکے زباں کی اور
اک پل میں محو ہو گئے کچھ اضطراب میں

ہونٹوں پہ تھرتھرانے لگے چند خوف سے
سینے میں چند رُک گئے شرم و حجاب میں

لب پر درودِ شافع و ہر در کُشا، رہے
کچھ صرف ہو نَجات میں کچھ اِستجاب میں

مے خانۂ ازل پہ نہ کر قُفل کا گماں
"یہ سوءِ ظن ہے ساقیٔ کوثرؐ کے باب میں"

دیکھے جو آفرینشِ کون و مکاں کے باب
پایا وہ نامِ نامی لکھا انتساب میں

پلکوں سے خاکِ پائے نبیؐ کاش چن سکوں
رکھا ہی ورنہ کیا ہے مدبرؔ ثواب میں

کھو جاؤں ایسے آپؐ میں دریا میں جیسے موج
جیسے ہوا حَباب میں خوشبو گلاب میں

جب عشق آپؐ سے ہو تو پھر کیا بعید ہے
اس عشق سے "سفینہ رواں ہو سراب میں"

آپؐ آئیں بار بار کروں گا میں التماس
آ جائیں ایک بار مدبرؔ وہؐ خواب میں

مدبر آسان قائل

تعارف کتب

نوید حمید

سیرت خاتم النبیّین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

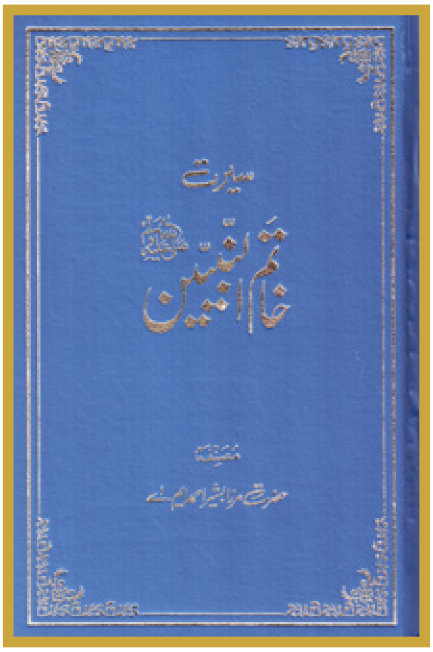

اخبار احمدیہ میں تعارف کتب کے مستقل عنوان کے تحت ایک سلسلہ مضامین شروع کیا جارہا ہے۔ جس میں بطور خاص سلسلہ کی اُن کتب کا تعارف پیش کیا جائے گا جن کا جرمن زبان میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

روحانی ترقی اور قُربِ الٰہی کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان آنحضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرے بلکہ یہ بات آنحضور ﷺ سے محبت کا فطری تقاضہ اور ہر مومن کے دل کی آواز بھی ہے کیونکہ جس سے محبت کی جائے اس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے کی کوشش کرنا، اس کی خواہشات کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے اور اپنے آپ کو اس کے رنگ میں رنگنے کی سعی میں لگے رہنا اس محبت کا ایک منطقی نتیجہ ہے۔ اسی حقیقت کا اظہار اس شعر میں اس طرح سے کیا گیا ہے کہ

کھلا کہ عشق نہیں ہے کچھ اور اس کے سوا
رضائے یار جو ہو اپنا حال کر رکھنا

لہٰذا آغازِ اسلام ہی سے صحابہ رسول اللہ ﷺ کی یہ خواہش اور کوشش رہی کہ آنحضور ﷺ کی سیرت، آپ کے طرز معاشرت، آپ کے ارشادات کے بارے میں زیادہ سے زیادہ روایات جمع کر کے آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کر دیں۔ اسی لئے نہ صرف احادیث کی بڑی کتب میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت و سوانح کے بارے میں بکثرت روایات موجود ہیں بلکہ علماء نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر ضخیم کتب تالیف کیں، جن میں آپ ﷺ کے حالات زندگی ایک مربوط انداز میں قلمبند کر دئے گئے۔ درحقیقت سیرت النبی ﷺ اسلامی علوم کی اہم ترین شاخوں میں سے ایک ہے اور اس موضوع پر گزشتہ پندرہ سو سال میں لکھی گئی کتابوں کی تعداد کا تخمینہ لگانا بھی ناممکن ہے۔ سیرت کی سب سے مشہور کتاب سیرت ابن ہشام ہے۔ لیکن اسلامی لٹریچر کی تاریخ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ سیرت کی تصنیفات پہلی صدی ہجری میں ہی لکھی جارہی تھیں اور یہ مواد بعد کی کتب سیرۃ و مغازی میں شامل ہو گیا۔ وہب بن منبہ بھی ایسے اولین مصنفین میں سے ہیں۔ ان کی سیرت النبی کا ایک قدیم مخطوطہ ہائڈل برگ یونیورسٹی میں محفوظ ہے۔

سیرت پر نہ صرف عربی بلکہ غالباً ہر بڑی زبان میں کتب لکھی گئی ہیں۔ اہل اردو نے بھی اس موضوع پر قابل قدر کام کیا ہے جسے بین الاقوامی سطح پر سراہا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ جو آنحضور ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت ہے، میں بھی سیرت کے موضوع پر بڑی تعداد میں کتب و مضامین لکھے گئے اور لکھے جا رہے ہیں۔ غالباً جماعت کے ہر عالم نے مضامین، تقاریر یا کتب کی صورت میں سیرت النبیؐ پر قلم اٹھایا ہے۔ اس ضمن میں سرفہرست تو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں کیونکہ آپ کی تصنیفات میں جابجا آنحضور ﷺ کے کمالات و خصائل کا ذکر ملتا ہے۔ ایک عربی شعر میں آپ علیہ السلام خود فرماتے ہیں:

من ذکر وجهك یا حدیقة بهجتی
لم اخل فی لحظ ولا فی آن

یعنی اے میری خوشی کے باغ، تیرے چہرے کی یاد سے میں ایک لحظہ اور ایک آن بھی خالی نہیں رہتا۔

اس شعر کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات میں موجود لاتعداد مقامات سے ہوتی ہے جن میں عاشقانہ و والہانہ انداز میں سیرت کے متفرق پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اگر ان مقامات کو ایک جلد میں اکٹھا کر دیا جائے تو یہ یقیناً سیرت النبی ﷺ کی ایک عدیم المثال کتاب ثابت ہو گی۔ (اس پر کچھ کام ہوا بھی ہے)۔

ایک اور تصنیف جو جماعت کے لٹریچر میں مستند تحریر کا درجہ رکھتی ہے وہ سیرت خاتم النبیین ہے جسے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے تصنیف فرمایا تھا۔ یہ کتاب اپنی خوبیوں کی بنا پر نہ صرف اپنوں بلکہ غیروں میں بھی قدر کی نگاہ سے

باقی صفحہ 24 پر

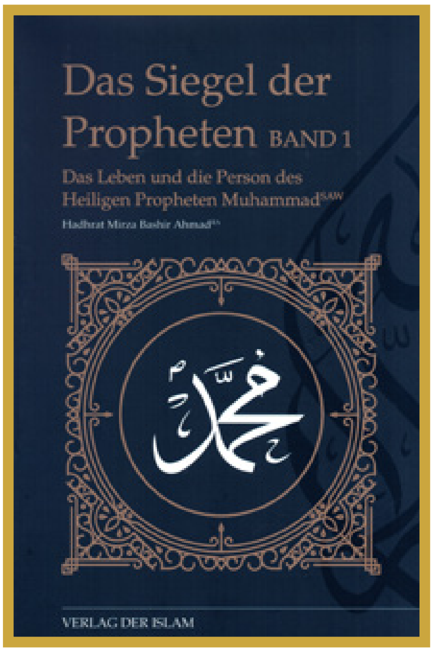

آنحضرت ﷺ کا

یوم ولادت باسعادت

ایک تحقیق

(رحمت اللہ بندیشہ۔مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ جرمنی)

ہمارے نبی شاہِ دوعالم حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ولادت باسعادت واقعہ اصحاب الفیل (یعنی جب خانہ کعبہ پریمن کے گورنر ابرہہ نے حملہ کیا تھا) کے پچیس روز بعد ہوئی تھی۔معروف طور پر یہ تاریخ 12ربیع الاوّل مطابق20 /اگست570ء بیان کی جاتی ہے۔جبکہ ایک جدید محقق محمود پاشا فلکی مصری کے مطابق یہ سال 571ء اور تاریخ20 /اپریل (مطابق9ربیع الاوّل) تھی۔اور ولادت باسعادت سوموار کے دن صُبح کے وقت ہوئی تھی(ملخص از سیرت خاتم النبین)لیکن یاد رہے تاریخ ولادت کے معین ہونے کی بابت مؤرخین میں اختلاف ہے۔بعض مؤرخین کے اقوال کے مطابق آپ ﷺ کی ولادت رمضان المبارک میں ہوئی، اسی طرح بعض نے ولادتِ مبارک ماہ محرم یا ماہ صفر میں بھی بیان کی ہے۔چنانچہ سیرت ابن ہشام میں لکھا ہے کہ ابن اسحاق کے قول کے مطابق آپ ﷺ کی پیدائش12ربیع الاوّل سوموار کے دن ہوئی تھی۔اس قول کی توضیح کرتے ہوئے حاشیہ میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے معین ہونے کی بابت اختلاف ہے،اگرچہ معروف طور پر ربیع الاوّل بیان کی جاتی ہے۔زبیر کا قول ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت ماہ رمضان میں ہوئی۔ درحقیقت یہ قول اُس قول کے ہی موافق ہے کہ آپؐ کی والدہ ایّام تشریق میں حاملہ ہوئیں تھیں۔اس طرح اُصحاب الفیل کے واقعہ کو بعض اصحاب نے ماہ محرم کا بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اس واقعہ کے 25دن بعد حضورؐ کی ولادت ہوئی تھی۔(سیرت ابن ہشام۔زیرعنوان ولادۃ رسول اللہ ورضاعتہ۔حاشیہ نمبر 4۔صفحہ نمبر 161۔دارالمعرفۃ،بیروت، لبنان۔الطبعۃ الثانیۃ1422ھ۔2001ء)

برصغیر کے مشہور اسلامی مؤرخین علامہ شبلی نعمانی اور سیّدسلیمان ندّوی کی مشہورمشترکہ تصنیف ’’سیرت النبی ﷺ‘‘میں لکھا ہے کہ تاریخ ولادت کے متعلق مصر کے مشہور ہیئت دان عالم محمود پاشا فلکی نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں انہوں نے دلائلِ ریاضی سے ثابت کیا ہے کہ آپؐ کی ولادت 9ربیع الاوّل بروز دوشنبہ مطابق20اپریل571ء میں ہوئی۔محمود فلکی نے جو استدلال کیا ہے وہ کئی صفحوں پر مشتمل ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

1۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ابراہیمؓ(آنحضرت ﷺ کے صغیر السن صاحبزادے) کے انتقال کے وقت آفتاب میں گہن لگا تھا اور وہ 10ھ تھا(اور اس وقت آپؐ کی عمر کا تریسٹھواں سال تھا)

2۔ ریاضی کے قاعدے کے حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ (10ھ کا) گرہن 7جنوری 632ء کو 8بجکر 30منٹ پر لگا تھا۔

3۔ اس حساب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر قمری لحاظ سے 63برس پیچھے جائیں تو آپؐ کی پیدائش ازروئے قواعدِ

ہیئت ربیع الاوّل کی پہلی تاریخ کو بمطابق 12/اپریل 571ء ہوئی تھی۔

4۔تاریخ ولادت میں اختلاف ہے لیکن محققین اس حد تک متفق ہیں کہ وہ ربیع الاوّل کا مہینہ اور دوشنبہ (سوموار) کا دن تھا اور تاریخ 8 سے لے کر 12 تک بیان کی جاتی ہے۔

5۔ ربیع الاوّل مذکور کی ان تاریخوں میں دوشنبہ کا دن نویں تاریخ کو پڑتا ہے۔ان وجوہ کی بنا پر تاریخ ولادت قطعاً 20/اپریل 571ء تھی)

(سیرت النبیؐ جلد اوّل، حصہ اوّل صفحہ نمبر 123 از علامہ شبلی نعمانی وسیّد سلیمان ندوری۔ زیرعنوان ولادت النبی ﷺ۔ ناشر عثمان رشید۔ حذیفہ اکیڈمی الفضل مارکیٹ لاہور پاکستان)

برصغیر میں گزشتہ صدی سے آنحضرت ﷺ کی ولادت کا دن بڑے اہتمام کے ساتھ منانے کی روایت چلی آرہی ہے اور اس موقع پر غیر معمولی جشن کا سماں ہوتا ہے، جلوس نکالے جاتے ہیں، مختلف نمائشی ماڈل تیار کئے جاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت ایک عظیم واقعہ ہے۔لیکن آپؐ یا صحابہ کرامؓ یا بزرگان کے سوانح میں کہیں ایسے مناظر دکھائی نہیں دیتے۔

آنحضرت ﷺ نے تو اپنی امت کو یہ تاکیدی نصیحت فرمائی تھی۔ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ: یعنی میرے بعد جب اختلافات ہوں گے تو تم میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرنا۔(سنن ابن ماجہ کتاب أبواب السنن باب اتِّبَاعِ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ) نیز اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہوئی ہے اس لیے آپؑ کی اور آپؑ کے خلفاء کی سنت اور طریق کی اتباع بھی اسی طرح ضروری ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مرتبہ ایک اور رسم کے سلسلہ میں بحیثیت حکم وعدل اپنا فیصلہ صادر کرتے ہوئے یہ اصولی اور بنیادی نکتہ بیان فرمایا کہ:''پھر یہ سوال ہے کہ آیا نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرامؓ وائمہ عظام میں سے کسی نے یُوں کیا؟ جب نہیں کیا تو کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ بدعات کا دروازہ کھولنے کی؟'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 214-213)

ایک مرتبہ پیسہ اخبار نے عید میلاد منانے کے لئے یہ تحریک کی تھی کہ اس روز تمام مسلمان نہائیں دھوئیں اور عید منائیں۔ اس کا ذکر جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی خدمت میں کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اسلام میں صرف دو ہی عیدیں شارع علیہ السلام نے مقرر فرمائی ہیں۔ یا جمعہ کا دن ہے'' (حیات نور باب ہفتم صفحہ 507) اسی طرح ایک موقعہ پر جماعت احمدیہ شملہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی خدمت میں لکھا کہ عید میلاد کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟ اس پر اس آپؓ نے فرمایا:''عید میلاد بدعت ہے۔عیدیں دو ہیں۔اس طرح تو لوگ نئی نئی عیدیں بناتے جائیں گے۔ اور احمدی کہیں گے کہ مرزا صاحب پر الہام اوّل کے دن ایک عید ہو۔ یوم وصال پر عید ہو۔ آنحضرت ﷺ کے سب سے بڑے محبؓ تو صحابہؓ تھے۔انہوں نے کوئی تیسری عید نہیں منائی بلکہ ان کا یہی مسلک رہا کہ

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
و لیکن میفزائے بر مصطفیٰ

اگر عید میلاد جائز ہوتی۔ تو حضرت صاحب (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) آنحضرت ﷺ کے سب سے بڑے محبؑ تھے۔ وہ مناتے۔ ایسی عید نکالنا جہالت کی بات ہے۔ اور نکالنے والے صرف عوام کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ ان میں کوئی دینی جوش نہیں۔'' (حیات نور باب ہفتم صفحہ 508)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ایک خاتون نے یہ سوال کیا کہ ہم لوگ برتھ ڈے پارٹی یعنی سالگرہ کی تقریب کیوں نہیں مناتے۔۔۔۔

جواباً حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ۔۔۔۔ ایک احمدی کے لئے ہر طرزِ عمل میں رہنمائی حضرت نبی کریم ﷺ کی سیرت پاک سے ملتی ہے۔ چنانچہ پتہ چلتا ہے کہ نبی کریمؐ نے کبھی اپنی سالگرہ نہیں منائی۔ قطعی طور پر یہ بھی ثابت ہے کبھی کسی نبی نے اپنی سالگرہ نہیں منائی۔ کبھی کسی صحابی نے اپنی یا اپنے بانی مذہب کی سالگرہ نہیں منائی۔ بائیبل میں کہیں یہ ذکر نہیں ملتا کہ بنی اسرائیل کے کسی نبی یا خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی برتھ ڈے منائی گئی ہو۔حضرت نبی کریمؐ کے صحابہؓ آپؐ ہی سے تربیت یافتہ تھے اور کسی سے بھی زیادہ آنحضرتؐ سے زیادہ محبت کرتے تھے۔ انہوں نے اس شدید محبت کے باوجود کبھی حضرت نبی کریمؐ کی سالگرہ نہیں منائی۔ نہ صحابہ نے نہ تابعین نے اور نہ تبع تابعین نے۔۔۔ (الفضل 14/فروری 1994 صفحہ 2)

جماعت احمدیہ کی طرف سے
جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کا منظم آغاز

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے ایک شخص نے مولود خوانی پر سوال کیا۔اس پر آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''آنحضرت ﷺ کا تذکرہ بہت عمدہ ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ اولیاء اور انبیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے اور خود خدا نے بھی انبیاء کے تذکرہ کی ترغیب دی ہے لیکن اگر اس کے ساتھ ایسی بدعات مل جاویں جن سے توحید میں خلل واقع ہو تو وہ جائز نہیں۔خدا کی شان خدا کے ساتھ اور نبی کی شان نبی کے ساتھ رکھو۔ آج کل کے مولودوں میں بدعت کے الفاظ زیادہ ہوتے ہیں اور وہ بدعات خدا کے منشاء کے خلاف ہیں۔ اگر بدعات نہ ہوں تو پھر تو وہ ایک وعظ ہے۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت، پیدائش اور وفات کا ذکر ہو تو موجب ثواب ہے۔ ہم مجاز نہیں ہیں کہ اپنی شریعت یا کتاب بنالیویں۔'' (البدر 27 مارچ 1903ء صفحہ 74،73)

اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر یوں وضاحت فرمائی:

''مولود کے دن جلسہ کرنا، کوئی تقریب منعقد کرنا منع نہیں ہے بشرطیکہ اس میں کسی بھی قسم کی بدعات نہ ہوں۔ آنحضرتؐ کی سیرت بیان کی جائے۔ اور اس قسم کا (پروگرام) صرف یہی نہیں کہ سال میں ایک دن ہو۔ محبوب کی سیرت جب بیان کرنی ہے تو پھر سارا سال ہی مختلف وقتوں میں جلسے ہوسکتے ہیں اور کرنے چاہئیں اور یہی جماعت احمدیہ کا تعامل رہا ہے، اور یہی جماعت کرتی ہے۔ اس لئے یہ کسی خاص دن کی مناسبت سے نہیں، لیکن اگر کوئی خاص دن مقرر کر بھی لیا جائے اور اس پہ جلسے کئے جائیں اور آنحضرتؐ کی سیرت بیان کی جائے بلکہ ہمیشہ سیرت بیان کی جاتی ہے۔ اگر اس طرح پورے ملک میں اور پوری دنیا میں ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ بدعات شامل نہیں ہونی چاہئیں۔ کسی قسم کے ایسے خیالات نہیں آنے چاہئیں کہ اس مجلس سے ہم نے جو برکتیں پالی ہیں ان کے بعد ہمیں کوئی اور نیکیاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ بعضوں کے خیال ہوتے ہیں۔ تو نہ افراط ہو نہ تفریط ہو۔'' (الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 3/اپریل 2009ء ص5)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے جلسہ سالانہ جرمنی 2019ء کا تذکرہ

جلسہ سالانہ جرمنی اب بین الاقوامی جلسہ بن چکا ہے

تشہد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ دنوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ میں نے آخری دن بتایا بھی تھا اس سال وہاں حاضری بھی چالیس ہزار سے اوپر تھی۔ یہ ترقیات ہم ہر سال دیکھتے ہیں۔ یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہمارے کاموں اور ہماری کوششوں سے بڑھ کر ہمیں دیتا ہے۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری میں بڑھتے ہوئے اپنی طرف سے اپنی کوششوں کو مزید بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیے تا کہ اللہ تعالیٰ کے یہ فضل اور نوازشیں بڑھتی چلی جائیں۔ جلسے میں شامل ہونے والے سینکڑوں غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمانوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ایک غیر معمولی ماحول اور اثر دیکھنے میں آیا ہے۔ اپنے تو اظہار کرتے ہی ہیں لیکن کس طرح تمام کارکن بچے بچیاں تک کام کرتے ہیں اور کس طرح اتنی بڑی تعداد میں لوگ بغیر کسی جھگڑے اور فساد کے رہتے ہیں۔ یہ غیروں کے نزدیک ایک عجیب غیر معمولی چیز ہے بلکہ بعض نے تو یہ اظہار کیا کہ یہ ایک معجزہ ہے۔ پس ہمارا جلسہ علاوہ ہماری اپنی تربیت کے تبلیغ کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ بنتا ہے۔ پس یہ چیز ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی شکر گزاری میں بڑھتے چلے جائیں اور یہ ماحول ہمارے عارضی ماحول نہ ہوں بلکہ ہماری زندگیوں کا ہر لمحہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو ہمارے ہر عمل سے دکھانے والا ہو اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے مقصد کو ہر وقت پورا کرنے والے ہوں۔ عموماً مَیں جلسے کے بعد مہمانوں کے تاثرات اور جلسے کے بارے میں بعض باتوں کا ذکر کیا کرتا ہوں۔ آج مَیں وہ پیش کروں گا لیکن اس سے پہلے میں کام کرنے والے کارکنوں اور کارکنات کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے رات دن ایک کر کے جلسے کے انتظامات کو ہر لحاظ سے کامیاب کرنے کی کوشش کی اور اب وہاں وائنڈ اپ (wind-up) ہو رہا ہے تو یہ لوگ ابھی تک کام کر رہے ہیں۔ جیسا کہ اب یہاں بھی اور دنیا کی ہر بڑی اور منظّم جماعت میں دیکھنے میں آتا ہے کہ کارکن جلسے کے کاموں کے لیے اپنے ذاتی مفادات اور کام پس پشت ڈال کر صرف اور صرف جلسہ کے انتظامات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کے کام کے لیے اپنا ہر لمحہ وقف کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کی جماعت بھی اخلاص و وفا میں بڑھی ہوئی جماعت ہے بلکہ بعض قربانیوں میں تو بعض جماعتوں سے بھی زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ اگر کہیں کمی ہوتی ہے تو عہدیداروں کے کام کے طریق یا صحیح کام نہ لینے یا نہ کرنے میں کمی ہوتی ہے لیکن افرادِ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت قربانی کرنے والے ہیں۔ جان، مال، وقت قربان کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا چلا جائے۔

اس دفعہ شاملین کی تعداد بڑھنے کے بعد انتظامیہ اور امیر صاحب کو بھی خیال آیا گو یہ خیال گذشتہ سال بھی آیا تھا اور میں بھی ان کو چند سالوں سے کہہ رہا تھا لیکن اس سال لگتا ہے کہ سنجیدہ ہوئے ہیں اور امیر صاحب اور مرکزی نیشنل عاملہ اور عہدیدار جو ہیں وہ زیادہ سنجیدہ ہیں کہ ہمارے

پاس اپنی ایک بڑی جلسہ گاہ ہونی چاہیے۔ اس دفعہ ان کو پارکنگ وغیرہ کا بھی مسئلہ رہا ہے جس کی وجہ سے ٹریفک کے مسائل بھی پیدا ہوئے اور ایک موقعے پر پھر لوگوں کو جلسہ گاہ میں آ کر پروگرام میں شامل ہونے میں بھی دقّت رہی۔ ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں جب رَش بھی زیادہ ہو اور انتظام میں ذرا سی کمی ہو جائے تو یہ ایسی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ تھوڑی سی بدمزگی بھی ہوئی، یہ بھی قدرتی بات ہے ہونی تھی۔ لوگوں نے جو شامل نہیں ہو رہے تھے لیٹ ہو رہے تھے ناراضگی کا اظہار بھی کیا اور ڈیوٹی والے کارکن بھی جو ٹریفک اور پارکنگ میں تھے پریشان رہے لیکن بہرحال ایسے حالات میں یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ فون پر ایم۔ٹی۔اے کی سہولت کی وجہ سے لوگوں نے تقریریں سن لیں یا پروگرام دیکھ لیے، سن لیے۔ جلسے کی یہ سب باتیں ایسی باتیں ہیں جو پھر اس طرف توجہ دلاتی ہیں کہ کوئی کھلا انتظام ہونا چاہیے۔ پھر جلسے کی تاریخیں بھی انتظامیہ کے مطابق مقرر کرنی پڑتی ہیں۔ اپنی آزادی نہیں اور اس دفعہ تو جلسے کا ہال بھی انہوں نے بالکل آخری وقت میں دیا ہے۔ یہ سب باتیں اب انتظامیہ کو اس طرف توجہ دلا رہی ہیں کہ ان کی اپنی جگہ ہو جہاں جلسہ منعقد کیا جا سکے۔ امیر صاحب نے مجھے بتایا کہ انہوں نے ایک جگہ دیکھی ہے جس کے حصول کی وہ کوشش کر رہے ہیں اور یہ انہیں پسند بھی آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر وہ جگہ جماعت کے لیے بہتر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے خریدنے اور لینے کے بھی انتظام فرما دے اور آسانی پیدا کر دے۔ مجھے امید ہے اور اسی طرح جرمن جماعت کے اخلاص و وفا اور قربانی کے اس کے جذبے کو دیکھ کر بھی میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر اس کے لیے کچھ مالی قربانی کی ضرورت پڑی تو جماعت ان شاءاللہ تعالیٰ یہ قربانی کرے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی توفیق کو بھی بڑھائے۔

جیسا کہ میں نے جرمنی کے جلسے کے آخری دن میں کہا تھا کہ جرمنی کا جلسہ بھی اب بین الاقوامی جلسہ بن گیا ہے اور یورپ کے لیے تو جلسہ جرمنی میں شامل ہونا پہلے بھی آسان تھا۔ اب اس دفعہ یہ محسوس ہوا ہے کہ بعض دوسرے ممالک جیسے سابق روس کی ریاستیں ہیں اور افریقہ کے بعض ممالک ہیں ان لوگوں کا بھی وہاں آنا زیادہ آسان رہا ہے اور ویزے آسانی سے ملے ہیں۔ اس لحاظ سے جرمنی میں بھی جلسہ گاہ اور متعلقہ انتظامات میں وسعت کی ضرورت ہے۔

کارکنوں کا شکریہ ادا کرنے اور جلسہ کے متعلق ان باتوں کے بعد اب میں آپ کے سامنے جلسے پر آنے والوں کے کچھ تاثرات پیش کروں گا جن سے پتا چلتا ہے کہ نہ صرف کارکن بلکہ جلسے میں شامل ہونے والا ہر احمدی اپنے اخلاق اور روّیے کی وجہ سے غیروں کے لیے خاموش تبلیغ کا ذریعہ بن رہا ہوتا ہے۔ جلسے کے دنوں میں وہاں ہفتے والے دن دوپہر کو غیر احمدی اور غیر مسلموں کے لیے ایک الگ پروگرام بھی ہوتا ہے جس میں میری تقریر بھی ہوتی ہے تو سب سے پہلے میں اس میں شامل ہونے والوں کے تاثرات بیان کرتا ہوں۔ اس پروگرام میں باقی وقت تبلیغی نشست، تبلیغی پروگرام ہوتا ہے جو وہاں کی مقامی انتظامیہ مہمانوں کے ساتھ کرتی ہے۔ اس سال تبلیغی نشست میں ان کے کُل ایک ہزار ایک سو اُناسی (1179) مہمان شامل ہوئے۔ اس میں جرمن مہمانوں کی تعداد 502 تھی اور دیگر یوروپین اقوام سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کی تعداد 341 تھی۔ اس کے علاوہ 157 عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے لوگ آئے۔ 104 ایشین اور 75 افریقن مہمان بھی شامل ہوئے۔ اس طرح وہاں کل ستاسٹھ (67) قومیتوں کے مہمانوں کی نمائندگی تھی۔

ان مہمانوں میں ایک مسٹر Hans Olivier ہیں جو فرانکفرٹ کی ایک لاء فرم کے سینئر پارٹنر ہیں اور اس لحاظ سے وکیل ہیں۔ انہوں نے تبلیغی نشست میں شامل ہو کے اور میری تقریر سننے کے بعد اپنے یہ تاثرات بیان کیے کہ امام جماعت احمدیہ کی تقریر میرے لیے بہت پرجوش اور ہیجان انگیز تاثیر رکھتی تھی۔ پھر لکھتے ہیں کہ بظاہر پُرسکون اور روزمرہ کے معمول کے مطابق چلتے ہوئے حالات میں آنے والے خطرات اور جنگ کو بھانپ لینا یہ بڑی اہم بات ہے اور امام جماعت احمدیہ نے نہ صرف مستقبل میں معلّق خطرات کو حقیقی طور پر محسوس کیا ہے بلکہ ساتھ ساتھ دنیا کو خبردار بھی کر رہے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے امیگریشن کو جس طرح حکومتوں کے سماجی اور اقتصادی مفادات کے ساتھ جوڑ کر دکھایا ہے وہ تجزیہ بھی برحقیقت تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ ایک قانون دان کے طور پر مَیں اس پہلو کو اپنے ساتھیوں سے بیان کرنا اور دو طرفہ ضرورت کے ادراک کو عام کرنا چاہوں گا کیونکہ عام طور پر یہاں لوگ صرف پناہ گزینوں کی آمد کا منفی ذکر ہی کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ جڑے ہوئے ملکوں اور قوموں کے مقامی مفادات کو نظر انداز کر جاتے ہیں جو کہ بڑا اہم پہلو ہے۔

پھر ویرینا لُڈوِگ صاحبہ Verena Ludwig جو لفٹ ہانزا (Lufthansa) میں ہیں۔ ایئرلائن کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی ایکسپرٹ ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں خطاب کو سنتے وقت مسلسل سوچ رہی تھی کہ گفتگو دیگر رہنما بھی کرتے ہیں اور دنیا کو پیش آمدہ خطرات سے بچنے کی تلقین بھی کرتے ہیں۔ پھر کہتی ہیں کہ امنِ عالم کے قیام پر بات کرنا تو لیڈروں کے لیے ایک ہاٹ کیک ہے مگر امام جماعت احمدیہ کی گفتگو میں جو طاقت تھی وہ میں نے کہیں اور نہیں دیکھی اور دوسری بات یہ ہے کہ بڑی تفصیلی تحقیق بھی تھی جس سے گہرا درد بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اگر یہ درد نہ ہو تو کوئی اتنا تفصیلی تجزیہ پیش نہیں کرتا۔ پھر کہتی ہیں کہ مذہبی نقطہ نظر سے ہی نہیں بلکہ سماجی اور اقتصادی حوالوں سے دنیا کی لیڈرشپ پر واضح کیا ہے کہ امنِ عالم خوفِ خدا سے منسلک ہے۔ اگر ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر اقدامات نہ کیے گئے تو ایٹمی جنگ کی ہولناک تباہی کے ذمہ دار ہم ہوں گے۔ پھر کہتی ہیں کہ میرے نزدیک اس قدر وضاحت کے ساتھ پیغام دے دیا گیا ہے کہ اگر تعصّبات حائل نہ ہوں تو انسان کے رونگٹے کھڑے کرنے کے لیے یہ تنبیہ کافی ہے اور فیصلہ سازوں تک یہ پیغام پہنچنا چاہیے کیونکہ انسانیت کی وسیع تر بہبود کے لیے اس کا گلوبل لَیول پہ ادراک عام ہونا بھی ضروری ہے۔

پھر مسٹر کلاؤزے (Klause) اور مسز ہائڈے (Heide) یہ دو جرمن میاں بیوی تھے، یہ کہتے ہیں کہ یہاں آنے سے پہلے ہمارا تو بہت خوفزدہ سا حال تھا۔ اور اگرچہ کئی سال سے جماعت کا تعارف تھا مگر جلسے میں آتے

ہوئے ہمارے تحفظات ہوتے تھے جن کی بنیاد اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں میڈیا سے سنی ہوئی معلومات پر ہی تھی۔ اس لیے یہاں آتے ہی ہم آج بھی بہت گھبرائے ہوئے تھے کہ پتا نہیں کیسا ہجوم ہو گا لیکن آنے کے بعد ہم دونوں میاں بیوی ایسے ریلیکس ہیں اور ماحول میں اتنی اپنائیت ہے کہ ہم گویا اپنے ہی ماحول میں گھوم رہے ہیں۔ میری تقریر کے بعد ان کی بیوی کہتی ہیں کہ اس تعلق میں مَیں یہ کہنا چاہوں گی کہ میں نے جنگ کے فسادات بچشم خود دیکھ رکھے ہیں۔ (دوسری جنگِ عظیم کی یہ بات کر رہی تھیں) اور امام جماعت احمدیہ نے جن تباہیوں اور جن ہولناک مناظر سے قبل از وقت خبردار کیا ہے یا کر رہے ہیں اور جس درد اور سنجیدگی کی روح سے انسانیت کو متنبہ کر رہے ہیں اس کا اثر مجھ جیسوں پر جنہوں نے جنگِ عظیم دیکھ رکھی ہے اَور طرح سے ہوتا ہے۔ اس لیے ہم اس خطاب کے لفظ لفظ سے متفق ہیں اور چاہتے ہیں کہ موجودہ نسل اس کا بروقت ادراک اور احساس کر سکے۔ ان خاتون کے خاوند کہتے ہیں کہ انہوں نے خطرات کی نشاندہی تو ضرور کی ہے مگر یہ بیان کرتے ہوئے نہ تو کسی کا نام لیا اور نہ ہی اس طرح کے لب ولہجہ سے دورانِ گفتگو کسی طرف خاص جھکاؤ کا تاثر مل رہا تھا اور نصیحت کا انداز پُر درد تنبیہ کا تھا نہ کہ کوئی ذاتی پسند نا پسند کا۔ ذاتی جھکاؤ کا ادنیٰ شائبہ بھی ان کی گفتگو سے نہیں ملا اور مذہبی سربراہ کا یہی مقام ہوتا ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ اس گفتگو کے بعد میں قائل ہو کر جا رہا ہوں کہ جماعت احمدیہ میں دنیا کے لیے ایک درد ہے۔

پھر مسٹر نوربرٹ واگنر (Norbert Wagner) امیگریشن لائیر، یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ مَیں جلسے میں شرکت پہلی بار نہیں کر رہا اور احمدیوں کے کیسز کے وکیل کے طور پر مجھے اکثر باتوں کا علم ہوتا رہتا ہے۔ یہ احمدیوں کے اسائلم کیس کرتے ہیں، لیکن امام جماعت احمدیہ کا آج کا خطاب میرے لیے بالکل نئے پہلو اور نئے نکات کا حامل تھا۔ گو کہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کر رہا ہوں مگر یہ اظہار ایک طرح کا فوری ردِعمل ہے جو میں کہہ رہا ہوں جبکہ ابھی اس تقریر میں میرے لیے پیشہ وارانہ ضرورت کے بہت سے اہم نکات ہیں جن کو میں گھر جا کر دوبارہ زیرِ غور لاؤں گا۔ مہاجرین اور تارکینِ وطن کے مسئلے پر آج جو نکتہ نظر امام جماعت احمدیہ نے بیان کیا ہے اس سے میزبان ملکوں اور مہاجرین کے باہمی معاملات میں ایک توازن اور وقار پیدا ہو گا اور خاص طور پر جس طرح انہوں نے اعداد وشمار کی مدد سے بڑھاپے اور ریٹائرمنٹ کی عمر کے حوالے سے جرمنی کی افرادی قوت کی ضرورت کو اجاگر کیا ہے اس سے پناہ گزینوں کی عزتِ نفس کو بھی سہارا ملے گا اور میزبان اداروں میں بھی ان مہاجرین کی عزت اور وقار بڑھیں گے مگر میں دوبارہ کہنا چاہتا ہوں کہ ابھی میرے لیے اور امیگریشن لاء کی پریکٹس کرنے والے رفقائے کار کے لیے اس میں بہت سا مواد ہے جو ہمارے کام آ سکتا ہے تو اس لحاظ سے بھی، دنیاوی لحاظ سے بھی لوگوں کی مدد ہو جاتی ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ سے ایک خاتون لیلیٰ صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں میں ایک تنظیم کے لیے کام کرتی ہوں اور ہم امن کے فروغ کے لیے کام کر رہے ہیں۔ آج جب میں نے یہ تقریر سنی تو مجھے ہر ایک لفظ میں امن ہی امن نظر آیا۔ مجھے ہر ایک لفظ میں برداشت اور انسانیت کی اقدار نظر آئیں۔ اگر آپ امن، برداشت اور انسانیت کو باہم یکجا کر دیں تو پھر آپ ایک خوبصورت معاشرہ تشکیل دیتے ہیں۔ پھر کہتی ہیں جو بھی آپ کہتے ہیں وہ ہمارے ہی فائدے کے لیے ہے۔ سب سے زیادہ متاثر کن بات یہ تھی کہ آپ نے تمام مسائل بیان کرنے کے بعد مذہب سے اس کا حل پیش کیا اور بتایا کہ ان تمام مسائل کا حل خدا کو پہچاننے میں ہے۔ آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ مذہب مسئلہ نہیں بلکہ مسائل کا حل ہے۔

ایک جرمن لڑکی کہتی ہیں کہ مجھے یہ بات بہت اچھی لگی کہ اس تقریر میں حالیہ مسائل پر بات کی گئی۔ پہلے بھی بعض سیاستدانوں نے بات کی لیکن ان کی باتوں میں کوئی وزن نہیں تھا، وہی معمولی باتیں تھیں جو کوئی بھی کہہ سکتا ہے لیکن یہ تقریر بالکل مختلف تھی۔ آپ نے حقیقی مسائل کے بارے میں بات کی۔ جوہری جنگ کی بات کی۔ ماحولیاتی تبدیلیوں کی بات کی۔ امیگریشن کی بات کی اور یہ وہ مسائل ہیں جو عام ہیں اور پھر ان کا حل بھی بتایا۔ مذہب پر قدغنیں لگانے کی بجائے مذہب کو فروغ دیا جائے۔ لوگ خدا کی طرف آئیں، اس طرف توجہ دلائی۔ پھر کہتی ہیں بہت واضح الفاظ میں بتا دیا کہ آج کل جو جنگیں ہو رہی ہیں اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سیاسی معاملات پر بھی بڑی روشنی ڈالی۔ پھر یہ کہا کہ طاقتور ممالک کمزور ممالک سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ فائدے ظاہری طور پر اٹھائے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ پوشیدہ طور پر اٹھائے جاتے ہیں اور ان کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ طاقتور ملکوں کے مفادات کا تحفظ کریں۔ یہ سٹوڈنٹ ہیں تو اس لحاظ سے بھی انہوں نے بڑا اچھا تجزیہ کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے لوگ غور سے سنتے بھی ہیں اور پھر اس پر غور بھی کرتے ہیں۔ پھر جرمنی کے ایک عیسائی پادری آندریاس وائس بروڈ (Andreas Weisbrod) ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میں جلسہ سالانہ سے، ان بہت سے دوستانہ چہروں سے، اس خوش خلقی کی فضا سے، اس عظیم اتحاد اور محبت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور پھر میری تقریر کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس تقریر نے مجھے حیران کر کے رکھ دیا۔ ایٹمی جنگ کے خطرے کا مجھے اتنا احساس نہیں تھا۔ میرا ابھی یہی خیال ہے کہ ہم صرف اس وقت ترقی کر سکتے ہیں جب ہم سماجی اقدار اور امن کی طرف توجہ دیں اور مل کر امن کی تلاش کریں۔ اس مقصد کے لیے ہمیں ایک مضبوط معاشرے کی ضرورت ہے جس میں ہم رواداری اور کثیر العقائد فضا کو قائم کریں اور اس میں مکالمہ بین المذاہب ایک اہم حصہ ہے۔

یہ تو چند ایک مثالیں مَیں نے بہت ساری مثالوں میں سے لی تھیں۔ اب جلسے کے عمومی تاثرات کے بارے میں بھی چند مثالیں بیان کر دیتا ہوں۔ میسیڈونیا (Macedonia) سے ایک وفد آیا تھا جو ستر احباب پر مشتمل تھا۔ اس وفد میں آٹھ صحافی بھی شامل تھے۔ دو علاقائی ٹی وی اور دیگر چھ نیشنل ٹی وی یا دیگر نیوز ایجنسیز سے منسلک تھے اور انہوں نے جلسے کی کارروائی کے علاوہ بعض لوگوں کے انٹرویو بھی لیے۔ میرے سے بھی بعض سوال جواب تھے۔ صحافیوں کے علاوہ وفد میں پندرہ عیسائی

دوست تھے۔ 23غیر احمدی مسلمان تھے اور 24احمدی مسلمان شامل تھے۔غیر از جماعت مہمانوں میں سے پانچ نے اس جلسے کے دوران اس کارروائی کو دیکھ کر اور سارا پروگرام دیکھ کر بیعت بھی کرلی۔ یہ پہلے بھی زیرِ تبلیغ تھے۔

میسیڈونیا وفد کی ایک خاتون الیگزانڈرا دونیوا صاحبہ (Aleksandra Doneva) پہلی بار جلسہ میں شامل ہوئیں۔ ان کا اپنا اندازِ بیان ہے بڑا شاعرانہ بھی فلسفیانہ بھی۔ اس لیے میں نے اس کو بیان کرنے کے لیے رکھ لیا۔ کہتی ہیں اہلِ خانہ کے بغیر گھر کا کیا تصور ہوسکتا ہے؟ کیا اخلاق کے بغیر انسانیت کا تصور ہوسکتا ہے؟انسان کی حقیقت مذہب اور عقیدے کے بغیر نہیں ہے اور محبت کے بغیر انسانیت کا کیا تصور ہوسکتا ہے؟انسان کی روح کی پاکیزگی صرف امن میں رہنے اور امن کو پھیلانے سے حاصل ہو سکتی ہے۔اسی طرح روح کی پاکیزگی رواداری، باہمی عزت وتکریم میں پنہاں ہے۔انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ خدا پریقین رکھے اور زمین پر مستقبل کو بہتر بنائے۔ یہ ایک ایسا طریق ہے جس سے ہم انسانیت کی حفاظت کر سکتے ہیں اور جماعت احمدیہ یہ تمام امور سرانجام دے رہی ہے۔ احمدی امن کو پھیلاتے ہیں امن کی تعلیم دیتے ہیں۔ اخلاقیات کو قائم کر رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ بنی نوع انسان یہ تمام امور سرانجام دیں۔احمدیت لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کر رہی ہے۔ان کو عبادت کی لَو لگائی ہے۔احمدیت یہ چاہتی ہے کہ لوگ روحانیت میں اضافہ کرنے والے ہوں۔ان میں اتحاد قائم ہو۔ وہ خدا کے قریب ہوں اور اس سال جلسہ سالانہ پر میں نے مسکراتے چہروں کے ساتھ بہت زیادہ اچھے لوگ دیکھے جوہمیں بہت عزت دے رہے تھے۔ان کو اس بات کا یقین ہے کہ اچھے اخلاق کے ساتھ اچھی زندگی جی جاسکتی ہے۔

کہتی ہیں کہ میں شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جن کا خدا پریقین اور ایمان بہت مضبوط ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ یہ نیک کام جاری رکھیں گے،اس سلسلے میں زیادہ توجہ اور محبت جاری رکھیں گے اور پھر ایک وقت آئے گا اور لوگوں کو اس بات کا علم ہو گا کہ زندگی کا اصل مقصد اور ویلیو (value) کیا ہے۔

یہ ایک غیر از جماعت کا تاثر ہے اور یہ تاثر ہمیں اس بات کی طرف لانے والا ہونا چاہیے کہ ہم حقیقت میں اپنی زندگی کے مقصد کو پہچاننے والے ہوں اور اس مقصد کو حاصل کرنے والے بھی ہوں۔ میسیڈونین وفد میں شامل ایک ٹی وی کے صحافی زُورَانچو زُورِنسکی (Zoranco Zorinski) صاحب کہتے ہیں کہ میں دوسری بار جلسے میں شامل ہوا ہوں اور میرے لیے بڑا اعزاز ہے۔ جلسے کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ میرے خیال میں جلسے کے انتظامات پچھلے سال کی نسبت زیادہ اچھے تھے۔ پھر کہتے ہیں آپ کا جو خطاب تھا اس سے مَیں بہت محظوظ ہوا۔ ہر لفظ انسانیت کے لیے ایک سبق تھا۔ یہ ایک عالمی پیغام ہے کہ 'محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'۔ پھر کہتے ہیں کہ خدا پر ایمان رکھنا اور تمام انسانوں کی مدد کرنا یہ ایسا کام ہے جو تمام لوگوں کے درمیان اختلافات کو دور کر دے گا۔ پھر مزید لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ لوگوں کو مثبت چیزیں سکھاتی ہے اور پھر میری جو پریس کانفرنس تھی اس کے حوالے سے کہتے ہیں کہ صحافیوں کو جو جوابات دیے وہ انسانیت کی بنیادی اقدار کا اظہار کر رہے تھے۔ کہتے ہیں مَیں بھی صحافی ہوں، میں کسی وقت آپ کا انٹرویو کرلینے کی کوشش کروں گا۔ پھر کہتے ہیں کہ ''اچھی نصیحت کرتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ مزید لوگ احمدیت قبول کریں گے جو انسانیت کی بہتری کے لیے کام کریں گے۔'' تو دنیا کو یہ نظر آرہا ہے کہ اسلام ان شاء اللہ تعالیٰ احمدیت کے ذریعے سے پھیلنا ہے۔

پھر وویو مانیوسکی (Vojo Manevski) صاحب کہتے ہیں کہ میں نے گہرائی میں جا کر احمدی مسلمانوں کے پیغام کو سمجھا ہے۔ بطور صحافی میں نے مختلف مذاہب میں ملتی جلتی تعلیمات کا جائزہ لیا ہے۔ مذہب کی بنیاد اللہ تعالیٰ سے محبت اور بنی نوع انسان سے محبت پر مبنی ہے۔ یہ ایسا پیغام ہے جس کی آج کے دور میں بہت ضرورت ہے۔ آج کی دنیا کے بہت سے مسائل کا حل جو دنیا کو سخت پریشان کر رہے ہیں اس محبت کے پیغام میں ہے۔ آج یورپ کا بہت بڑا مسئلہ دائیں بازو کے سیاست دانوں کی طاقت میں اضافہ ہے جس کا حل صرف گفتگو سے ممکن ہے جو مختلف مذاہب، کلچر اور سویلائزیشن (Civilization) کے درمیان ہو۔ اگر ہم خدا کی تلاش کریں تو ہمیں علم ہو جائے گا کہ ہم میں آپس میں بہت زیادہ فرق نہیں ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ جتنا ہم خدا سے دور ہوں گے اتنا ہی ہم انسانیت اور لوگوں سے دور ہوں گے۔ مادیّت کا دور روحانی زندگی اور آپس کے تعلقات کو ختم کر رہا ہے۔ اس لیے ہم اپنی فیملی اور دوستوں کی حفاظت کریں اور تعلقات کی حفاظت کریں۔ پھر ایک جانی ریجیپو (Jani Redjepov) صاحب بھی ہیں۔ کہتے ہیں کہ اپنی فیملی کے ساتھ جلسے میں شامل ہوا ہوں۔ جلسہ بہت اچھا رہا۔ جلسہ ایک شاندار تجربہ تھا۔ پھر کہتے ہیں میسیڈونیا میں میں نے جب پہلی بار احمدیت کا پیغام سنا تو مجھے احساس ہو گیا تھا کہ احمدیت کا پیغام لوگوں کے لیے مثبت رہنمائی کا کام ہے۔ پہلے میری فیملی نے اس پیغام کو قبول کیا اور پھر میری رہنمائی کی۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کا انتظام کرنے پر آپ کا شکر گزار ہوں۔ پھر ایک تانیہ (Tanja) صاحبہ ہیں کہتی ہیں کہ میں پہلی بار جلسے میں شامل ہوئی ہوں۔ یہاں میرے لیے سب کچھ نیا تھا اور بہت اچھا تھا۔ تمام انتظامات ہر لحاظ سے بہت اچھے تھے خصوصاً کام کرنے والے رضا کاران کا انداز بہت دوستانہ تھا۔ مسکراتے چہروں کے ساتھ پیش آرہے تھے اور بڑے خوش اخلاقی سے یہ کام کر رہے تھے۔

پھر بلغاریہ کے ایک یونیورسٹی کے طالبِ علم ہیں، کہتے ہیں: لوگ بہت ہمدرد تھے جس کی وجہ سے میں اب یہاں ہوں۔ بیعت کی تقریب کو میں ایک زائر کے طور پر دیکھ رہا تھا۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں اپنے جذبات کا اظہار کرسکوں۔ لوگوں کا اس رنگ میں اکٹھا ہونا ایک شاندار امر ہے۔

بلغاریہ سے 49/ افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا تھا اس میں 15/ احمدی تھے اور 34/ غیر از جماعت اور عیسائی احباب شامل تھے۔ وفد میں شامل ایک عیسائی خاتون جولیا (Yulia) صاحبہ کہتی ہیں۔ میں اس بات کو سوچ کر بہت

جذباتی ہو رہی ہوں کہ میں بھی احمدیہ جماعت کے جلسے پر ان ہزار ہا شاملین کے ساتھ شامل ہوئی ہوں۔ بے شک میں عیسائی ہوں لیکن میری تقریر کے متعلق کہہ رہی ہیں کہ مجھے یہ تقریر بہت پسند آئی۔ آپ کی دعائیں دل پر اثر کرنے والی تھیں۔ تلاوتِ قرآن کریم بھی مجھے بہت پسند آئی۔ اس کا ترجمہ بھی۔ قابلِ تعریف بات یہ ہے کہ طلباء کو انعامات بھی آپ نے اپنے ہاتھ سے دیے اور پھر آگے بھی دعا دے رہی ہیں کہ آپ کی دعائیں قبول ہوں۔ بلغارین وفد کی ایک خاتون کراسمیرا (Krasrmira) صاحبہ کہتی ہیں مجھے تیسری مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے اور ہر سال مجھے نئی سے نئی باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔ میں تقاریر کو بہت غور سے سنتی ہوں کیونکہ میں ایک فزیو تھراپسٹ اور سائیکالوجسٹ بھی ہوں۔ میں ان تقاریر میں بتائی جانے والی جماعت احمدیہ کی تعلیم کے ذریعے اپنے ہر مریض کے مسائل کا بہتر رنگ میں حل کر سکتی ہوں اور میں اپنے لیے بھی مفید نصائح اکٹھی کر کے لے جاتی ہوں۔ بلغارین وفد کی ایک عیسائی خاتون ایوانکا (Ivanka) صاحبہ کہتی ہیں۔ مجھے پہلی دفعہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ میں ساری چیزیں دیکھ کر حقیقت میں حیران رہ گئی ہوں۔ خاص طور پر ان بچوں سے بہت متاثر ہوئی ہوں جو گلاسوں میں ہمیں پانی دیتے تھے۔

پھر ایک خاتون گیلیا (Galia) صاحبہ کہتی ہیں مَیں تینوں دن جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئی۔ میں جلسہ کی مہمان نوازی اور انتظامات سے بے حد متاثر ہوں۔ میں ان خوش اخلاق اور نیک ارادے رکھنے والے لوگوں سے بھی بہت متاثر ہوئی ہوں جن سے میں جلسے کے موقع پر ملی۔

ہنگری سے بھی اس سال وفد آیا جس میں آٹھ مہمان تھے اور گیارہ احمدی شامل تھے اور سَاوَا وِنْس (Szava Vince) صاحب جن کا تعلق روما قوم سے ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اپنی قوم کی فلاح و بہبود کے لیے اور ان کی لیگل (legal) مدد کے لیے ہم نے ایک تنظیم بنائی ہے اور اس تنظیم کے سولہ ہزار سے زائد ممبر ہیں۔ جلسے میں پہلی مرتبہ شامل ہوئے۔ یہ کہتے ہیں کہ ان کو اپنے کام کی وجہ سے مختلف لوگوں سے ملنا پڑتا ہے۔ یہ مختلف تقریبات میں جاتے ہیں ان کے پروگراموں میں جاتے ہیں۔ یہودیوں کے پروگراموں میں بھی گئے۔ مسلمانوں کے پروگراموں میں بھی گئے۔ عیسائیوں کے پاس بھی گئے۔ انہوں نے بتایا کہ جو محبت اور انسانیت کا احترام، مساوات اور بھائی چارہ یہاں آکر دیکھا ہے ایسا کبھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی اور پروگرام میں دیکھا۔ انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت نے انہیں موقع دیا کہ یہاں آکر خود دیکھیں کہ ہم جو کہتے ہیں 'محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'۔ اس کا عملی اظہار بھی یہاں ہو رہا ہے۔ یہ بتاتے ہیں کہ یہ تجربہ ان کے لیے ایک لائف ٹائم تجربہ ہے۔ اس کو بھلایا نہیں جا سکتا اور یہ جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے خاص جذباتی کیفیت میں ہیں۔ پھر کہتے ہیں اپنے ملک میں جہاں مسلمان مہاجرین کے مسائل کی وجہ سے ان کے لیے خاص نفرت ہے ہم مسلمانوں کے لیے پہلے سے بھی بڑھ کر آواز اٹھاتے رہیں۔ پہلے بھی آواز اٹھاتے رہے ہیں لیکن اب تو مزید زور اور شور کے ساتھ آواز اٹھائیں گے کہ وہ مسلمان جن کی باتیں میڈیا کرتا ہے یہ بالکل غلط باتیں ہیں۔ پھر وفا حسن شرمانی صاحبہ یمن کی ہیں۔ اپنے بیٹے اور والدہ کے ساتھ ہجرت کر کے ہنگری آگئی ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ جلسہ میں پچھلے سال بھی اور اس سال بھی شامل ہوئی تھی۔ اور پچھلی دفعہ جب یہ عورتوں کی طرف گئی تھیں تو کہتی ہیں کہ انہوں نے اپنے آپ کو وہاں زیادہ comfortable محسوس کیا تھا تو اس سال انہوں نے عورتوں میں جا کر وہیں سارے پروگرام سنے اور کہتی ہیں ان کے لیے ایک خاص روحانیت سے بھرا ہوا اور جذباتی ماحول تھا۔

پھر ایک مہمان بیسم جوزی (Besim Gjozi) صاحب ہیں۔ آخری روز بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے اور کہتے ہیں کہ اس کے لیے میں اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوں۔ ایک اور مہمان سِنان بڑے شانائے (Sinan Breshanaj) صاحب کہتے ہیں کہ میرے جماعت میں شامل ہونے کا سبب ہی وہ ملاقات تھی جو چند سال پہلے میرے سے ان کی ہوئی۔ کہتے ہیں اس وقت سے ان پر اثر تھا جس کے بعد یہ ہر سال جرمنی کے جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ دوسرے ایک احمدی دوست بیکم بیتسی (Bekim Bici) صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے 2004ء میں بیعت کی۔ جرنلزم میں گریجوایشن میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی اور اس بنا پر 2016ء کے جلسہ سالانہ پر میں نے میڈل بھی حاصل کیا۔ اس کے بعد میں نے البانیہ میں آن لائن اخباروں میں بطور صحافی کام کیا۔ گذشتہ سال جلسہ سالانہ پر آنے کے لیے جب میں نے چھٹی کی درخواست دی تو منظور نہیں ہوئی۔ اس پر میں نے کام سے استعفیٰ دے دیا کیونکہ میں اس جلسہ سالانہ سے غیر حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اسی دن میرے لیے دوسری میڈیا کمپنی میں کام دلا دیا جہاں پر یہ شرط بھی منظور کر لی گئی کہ میں اس سال جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہو کر واپسی کے بعد کام شروع کر سکتا ہوں۔ کہتے ہیں اسی طرح اس سال بھی صرف چار ماہ ہوئے تھے کہ ایک آن لائن اخبار میں کام کر رہا تھا۔ کمپنی کے قوانین کے مطابق چھ ماہ سے پہلے چھٹی نہیں مل سکتی تھی۔ پھر بھی میں نے جلسے کے لیے درخواست دی جو منظور نہیں ہوئی۔ میں نے استعفیٰ دے دیا اور اسی دن مجھے تین اور کمپنیوں کی طرف سے کام کی آفر ملی۔ چنانچہ اس پر میں نے ایک جگہ اس شرط کے ساتھ کام قبول کر لیا کہ میں جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہو کر واپس آنے کے بعد کام شروع کروں گا۔ چنانچہ میری شرط منظور کر لی گئی۔ یہ ہے ایمان اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی حقیقی مثال جو نئے آنے والے بھی قائم کر رہے ہیں۔ پھر ایک احمدی دوست گزیم مُزاہچی (Gëzim Muzhaqi) صاحب جن کا تعلق لامذہب سوسائٹی سے تھا۔ چند سال قبل ان کا جماعت سے رابطہ ہوا۔ مذہب اور خصوصاً اسلام سے متعلق دلائل جو جماعتِ احمدیہ دیتی ہے وہ انہیں بہت معقول لگے، بہت پسند آئے۔ اس سے قبل مولویوں کی کہانیوں کی وجہ سے ان کا دل مذہب سے بیزار تھا۔ چنانچہ چند سال قبل انہوں نے بیعت کی اور اب آہستہ آہستہ اسلامی شعار کی پابندی کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ مجھے بہت خاص لگا مہمان نوازی اور انتظامات ہر

سال کی طرح نہایت ہی اعلیٰ تھے اور یہ کہتے ہیں کہ لجنہ میں میرا خطاب اور جو اختتامی خطاب تھا اس نے مجھے بڑا متاثر کیا اور یہ پیغام ہم مردوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔

پھر ایک مہمان الیر چولانجی (ILIR CYLANDJI) ہیں۔ البانین ہیں۔ جرمنی میں رہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں جلسہ سالانہ ہر احمدی مسلمان کے لیے ایک عظیم الشان روحانی اجتماع ہے جس میں افرادِ جماعت کے علاوہ دیگر مذاہب اور قوموں سے تعلق رکھنے والے افراد کی ایک بڑی تعداد شامل ہوتی ہے۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر انہیں جہاں اسلام کی بنیادی تعلیمات سے تعارف حاصل ہوتا ہے وہیں جماعت احمدیہ میں قائم نظامِ خلافت کے ذریعے ان خوبصورت تعلیمات کے عملی نمونے دیکھنے کا بھی تجربہ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں ان تین دنوں کے دوران مردوں اور خواتین کے جلسہ گاہ میں صرف اجلاسات کا انعقاد ہوتا ہے اور موجودہ زمانے کے تغیرات اور چیلنجز کے بالمقابل اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پیش کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں میں بحیثیت ایک احمدی مسلمان سارا سال اس روحانی جلسے کا بڑے اہتمام سے انتظار کرتا ہوں کیونکہ یہاں ایک حقیقی اخوّت کی روح نظر آتی ہے جسے بیان کرنا ناممکن ہے اور کہتے ہیں کہ خالص اور فطری محبت کا اظہار تمام اراکینِ جماعت کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس جلسے میں آ کر مجھے یوں لگتا ہے گویا میں جنت میں ہوں اور دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان ہوں اور اگلے سال کے جلسہ کا بڑی بے صبری سے میں انتظار کر رہا ہوتا ہوں۔ پھر جارجیا کا وفد تھا جو 85/افراد پر مشتمل تھا۔ رشیا کے کسی بھی ملک سے آنے والا یہ سب سے بڑا وفد تھا۔ ایک فلاحی ادارے کے چیئرمین بیسو (Besso) صاحب کہتے ہیں کہ بہت سے احمدی احباب سے بات کرنے کا موقع ملا اور میں نے بات چیت میں یہ جائزہ لینے کی کوشش کی کہ یہ جماعت کس قدر مذہبی رواداری کا خیال رکھنے والی ہے۔ اس غرض سے دو احمدیوں سے بات چیت کی اور اس بات چیت کے دوران میں نے انہیں اچانک بتایا کہ میں مسلمان نہیں ہوں بلکہ عیسائی ہوں۔ میرا خیال تھا کہ یہ جان کر ان لوگوں کا رویہ بدل جائے گا لیکن میں بہت حیران ہوا کہ احمدی دوست جس طرح پہلے خوش اخلاقی سے بات کر رہے تھے اسی طرح اپنے اخلاق کا اظہار کرتے رہے اور کسی قسم کے تعصّب کا اظہار نہیں کیا۔ اس طرح بھی غیر لوگ جو ہیں ہمیں آزمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جارجیا کے وفد میں دینی علوم کی طالبہ نانوکا (Nanuka) صاحبہ بھی شامل تھیں اور بیعت کی تقریب کے بارے میں اپنے جذبات بیان کرتی ہیں کہ بیعت کی تقریب جذبات سے بھرپور تھی۔ مجھے مذہبی اتحاد کا ایک نظارہ دیکھنے کو ملا اور معلوم ہوا کہ کس طرح مختلف رنگ و نسل کے لوگ امن کے ساتھ اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ میں دینی علم حاصل کر رہی ہوں۔ جلسے پر پہلی مرتبہ آئی ہوں اور میرا یقین ہے کہ یہ جلسہ امن کے حصول کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

پھر ایک اور خاتون ہیں نانا کردیانی (Nana Kurdiani) صاحبہ کہتی ہیں میں نہ تو مسلمان ہوں اور نہ ہی عیسائی ہوں لیکن اس جلسے پہ آنے کے بعد میں اپنے آپ کو اسلام کی طرف جھکا ہوا دیکھتی ہوں اور میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ میں اپنے مذہب کے بارے میں کچھ فیصلہ کروں۔ پھر جارجیا سے ایک یونیورسٹی طالبِ علم ہیں جورجیو (Georgio) صاحب یہ ایک امام کا بھتیجا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ میں برائے نام مسلمان ہوں لیکن اب جلسے پر شامل ہو کر امام جماعت احمدیہ کی محبت کو دیکھ کر میں جماعت احمدیہ کے بارے میں مزید مطالعہ کروں گا۔

کوسووو سے بھی ایک وفد آیا ہوا تھا 45/افراد پر مشتمل تھا۔ 30/ احباب اس میں احمدی تھے 15/ غیر از جماعت تھے۔ ایک دوست مسٹر شیپ زکرجی (Mr. Shaip Zeqiraji) صاحب دوسری بار جلسے میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ جب مجھے اطلاع ملی کہ جلسے میں شامل ہونا ہے تو یہ بہت خوش ہوئے مگر اس سفر کے اخراجات جب سامنے آئے تو بہت کشمکش میں مبتلا ہو گئے لیکن پھر کہتے ہیں خلیفہ وقت سے ملنا اور جلسے میں شامل ہونا میری ایک تڑپ تھی۔ اس لیے وہ کہتے ہیں میں نے اپنی گائے بیچی اور جلسے میں شامل ہونے کے اخراجات پورے کیے۔ اس طرح بھی لوگ احمدی ہونے کے بعد قربانی کر کے جلسے میں آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پرانے زمانے کی مثالیں ہیں جو یہ قائم کر رہے ہیں۔ کوسووو کے وفد میں ایک دوست مسٹر سکینڈر اسلانی (Skender Asllani) صاحب بھی تھے جو البانین زبان اور لٹریچر کے استاد ہیں۔ انہیں اس سال بیعت کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ کہتے ہیں کہ مجھے تو ڈھونڈنے پر بھی ان جلسے کے انتظامات میں کوئی نقص نہیں ملا۔ تقاریر کا معیار بہت عمدہ تھا اور پھر میری تقریر کا بھی کہتے ہیں کہ بڑا متاثر ہوا۔ پھر کہتے ہیں بیعت کرنا ایک انعام ہے جس کی قدر ہم سب کو کرنی چاہیے کیونکہ اس ماحول میں ایک ہاتھ پر جمع ہونا ہی کامیابی کی کنجی ہے۔

مالٹا سے جلسے میں شامل ہونے والی تین خواتین مستورات کی مارکی میں بھی گئیں۔ کہتی ہیں کہ ہمارا بہت خیال رکھا گیا۔ بہت دفعہ ہمیں پوچھا گیا۔ خواتین کی مارکی میں ایک فیملی کا ماحول تھا۔ ایسے تھا کہ جیسے ہم ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح شاید صدیوں سے جانتے ہیں مگر ہماری تو پہلی بار ملاقات ہو رہی تھی۔

پھر یہ کہتی ہیں کہ خواتین کی مارکی میں زیادہ آسانی تھی اور ہمیں دونوں طرف کے ماحول کو تجربہ کرنے کا موقع ملا اور ہمیں اسلامی تعلیمات جس میں مرد و خواتین کے لیے علیحدہ انتظام کیا جاتا ہے اس کی صحیح اور گہری حکمت اور فلاسفی کو سمجھنے کا موقع ملا اور ہم اپنے تجربے کی بنا پر بھی یہ کہہ سکتی ہیں کہ اسلامی تعلیمات بہت گہری اور حکمت سے پُر ہیں اور خواتین علیحدہ جگہ پر زیادہ آسانی اور اطمینان محسوس کرتی ہیں اور انہیں اپنے انتظامات سنبھالنے اور اپنی قابلیتوں کے جوہر دکھانے کا وسیع موقع ملتا ہے۔

پس غیر بھی اب اس بات کو ماننے لگ گئے ہیں کہ عورتوں اور مردوں کی جو علیحدگی ہے اور جو انتظامات ہیں یہ حقیقت میں ضروری ہیں اور ہماری نوجوان نسل کی بعض لڑکیوں کو جو بعض خیالات آتے ہیں کہ اکٹھا کیوں نہیں ہوتا اور اکٹھے کیوں نہیں؟ یہ آزادی نہیں ہے؟ ان کو بھی سوچنا چاہیے۔ مالٹا سے جلسہ میں شرکت کرنے والی ایک مہمان خاتون جن کی حال ہی میں شادی ہوئی ہے کہتی ہیں کہ آپ کا

مستورات سے جو خطاب تھا اس سے مَیں بڑی متاثر ہوئی۔ آپ نے مرد و خواتین کے حقوق اور ذمے داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ گھروں میں مسائل پیش آتے رہتے ہیں اور اس سلسلے میں آپ کی یہ رہنمائی ہمیشہ کے لیے بہت مفید ثابت ہوگی۔ پھر کہتی ہیں کہ اس بارے میں یہ بیان کیا کہ اسلام کی شادی سے قبل پاکیزگی اور عفّت کی تعلیم بہت ہی پُرحکمت اور جامع ہے۔ یہ بڑی ضروری چیز ہے۔ روحانی اور جسمانی پاکیزگی اور تقویٰ اور طہارت کی طرف بھی ہماری رہنمائی کی۔ پھر کہتی ہیں اگر کبھی دوبارہ جلسے میں شامل ہوئی تو سارا وقت مستورات کی مارکی میں گزاروں گی کیونکہ وہاں جو ماحول میسر آیا وہ بہت ہی دینی اور روحانی تھا۔

قرغیزستان سے آنے والے ایک مہمان بیان کرتے ہیں کہ جلسے میں شامل ہو کر غیر معمولی احساسات تھے۔ احمدی ہونے سے قبل مجھے کبھی بھی رونا نہیں آیا مگر صرف قادیان اور جرمنی میں رونا آیا۔ محسوس ہو رہا تھا کہ دل میں ایک نرمی اور تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ ہر ایک جو بیعت کرتا ہے اس کے ذریعے میرے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ میں پہلے مولوی تھا، جب جماعت احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کیا تو تمام باتیں جو قرآن کریم میں دجال اور مسیح موعود علیہ السلام وغیرہ کے بارے میں بیان ہوئی ہیں ان سب باتوں کی حقیقت معلوم ہوئی۔ بیعت میں ایسا لگا مجھ پر ٹھنڈا پانی پڑ رہا ہے اور اب میں اصل اور حقیقی مسلمان ہو گیا ہوں۔ پھر تاجکستان سے ایک مہمان عبدالستار (Abdussator) تھے کہتے ہیں میں نے احمدیوں کے بارے میں سنا تھا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں اور شراب کو جائز سمجھتے ہیں۔ جلسے میں شامل ہونے سے پہلے احمدیوں کی مسجد سبحان دیکھی۔ یہ وہاں جرمنی میں ہے اور اس میں نماز پڑھی تو پتا لگا کہ یہ لوگ مسلمان ہیں اور پانچ ارکانِ دین پر عمل کرتے ہیں۔ جلسے میں شامل ہو کر پتا چلا کہ یہ امام مہدی کو مانتے ہیں اور بالکل شراب نہیں پیتے اور قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ یہاں جلسہ میں شامل ہونے کے بعد بہت زیادہ معلومات احمدیہ جماعت کے بارے میں ملیں اور میں بنیادی طور پر آپ لوگوں کو مسلمان سمجھنے لگا ہوں۔ ارکانِ دین اور ارکانِ اسلام وہی ہیں جو مسلمانوں کے ہوتے ہیں۔ یہاں پر حج کے بعد دوسری مرتبہ اتنے مسلمانوں کو اکٹھے ہوتے دیکھا۔

لتھوینیا (Lithuania) سے جو وفد آیا تھا 58 افراد پر مشتمل تھا۔ 46 غیر احمدی تھے۔ 12 احمدی تھے۔ وہاں سے ایک پطرس یانولیونس (Petras Janulionis) اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جلسہ پر آنے سے قبل اسلام کے بارے میں میرا تصور کچھ اچھا نہ تھا لیکن جلسے میں شمولیت کے بعد اسلام کے بارے میں میرے جذبات مثبت ہو گئے ہیں۔ مجھے جلسے میں اس بات کا احساس ہوا کہ مسلمان اپنے عقیدے کے ساتھ بہت سنجیدہ ہیں بلکہ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ عیسائیوں کی نسبت بہت زیادہ سنجیدہ ہیں۔ پھر لتھوینیا کی ایک صاحبہ مانیفہ (Manefa) صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ جلسہ میں شمولیت سے قبل اسلام کے بارے میں شش و پنج میں تھی کیونکہ بعض مسلمان نہایت غصیلے اور دوسرے مذہب کے بارے میں عدم برداشت کا شکار ہوتے ہیں لیکن جلسے میں شمولیت کے بعد مجھے اندازہ ہوا ہے کہ احمدی مسلمان دوسروں کی رائے اور مذہب کا احترام کرنے والے اور تمام انسانیت میں امن اور محبت بانٹنے والے لوگ ہیں۔ لتھوینیا سے ایک لائر کمپنی کے سربراہ آئے ہوئے تھے۔ شارونس (Sarunas) صاحب کہتے ہیں جلسہ سالانہ بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس میں اسلام کی پُرامن تعلیم کا پتا چلتا ہے اور اسلام کے بارے میں جو غلط تصورات ہیں اس کا قلع قمع ہوتا ہے۔

سیریا (Syria) کے ایک دوست جنہوں نے جنوری 2019ء میں بیعت کی تھی وہ بیعت کا اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان کے والد نے 2008ء میں سیریا میں بیعت کی تھی۔ پھر ایک بھائی نے بھی بیعت کر لی لیکن میں تین دفعہ جلسے پر آیا ہوں اور لوگوں کو جذبات سے روتے دیکھ کر حیران ہوتا تھا اور ہنستا تھا کہ یہ لوگ کیوں روتے ہیں لیکن میں مخالف ہی رہا اور بیعت نہیں کی۔ پھر خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر یہ جماعت سچی ہے تو اللہ تعالیٰ خود ہی رہنمائی فرما دے۔ اس پر میں نے خواب میں دیکھا کہ اسی ملاقات کا سا موقع ہے۔ لوگ بیٹھے ہیں۔ میں پہلی صف میں بیٹھا ہوں۔ سب دوست خاموش ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ آپ آتے ہیں اور میں نے بے اختیاری سے رونا شروع کر دیا تو اس پر میں نے انہیں اپنے پاس بلایا اور پیار سے پوچھا اور کہا کہ ادھر آ کے پاس بیٹھ جاؤ۔ کہتے ہیں اس پر میں بیدار ہوا تو بیعت کے لیے شرح صدر ہو گیا اور بیعت کر لی۔ یہ واقعہ خود بھی مجھے سنایا اور اس وقت بھی دوران ملاقات بڑے جذباتی تھے۔ بعد میں بھی جب بھی ان پر نظر پڑتی تھی بڑے جذباتی ہو جاتے تھے۔

بیلجیم سے آنے والے ایک نوجوان دوست لَوخ بالن صاحب کہتے ہیں کہ میں نے چند ماہ قبل بیعت کی تھی۔ پہلی بار جلسے میں شامل ہوا ہوں۔ اس جلسے میں شامل ہو کر حیران رہ گیا کہ اتنا خوبصورت بھائی چارے کا ماحول ہے۔ پہلے جو میں نے سنا تھا اس کی حقیقی تصویر اس جلسے میں دیکھنے کو ملی اور بڑا خوش قسمت ہوں کہ روحانی ماحول میں شامل ہوا۔

سینیگال سے آنے والے ایک مہمان تھے جو وہاں اپنے علاقے میں کمشنر ہیں۔ انہوں نے میری ملاقات کا ذکر کیا۔ کہتے ہیں کہ ملاقات کے بعد مَیں بڑا خوش ہوا اور آپ کی جو تقریر ہے وہ محبت اور توحید کا درس ہے اس سے بڑا متاثر ہوں۔ کہتے ہیں اگر میں جلسہ نہ دیکھتا اور آپ سے نہ ملتا تو میں اپنی زندگی میں ایک بہت بڑا خلا محسوس کرتا اور آج میں سمجھتا ہوں کہ میری زندگی کا مشن مکمل ہو گیا ہے۔

یہ ایک کشتی لائے ہوئے تھے اور وہ اپنی گود میں لے کے بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ یہ تحفہ ہے۔ ہم آپ کے لیے لائے ہیں اور کہا کہ یہ کشتی امن کی کشتی ہے۔ 'محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں' کی کشتی ہے۔ اب جو اس میں سوار ہوگا وہی امن پائے گا اور یہ احمدیت کی کشتی ہے اور کشتی کا تحفہ دینے کا ایک دوسرا مطلب یہ بھی تھا کہ ہمارے ملک کی معیشت اس سے وابستہ ہے۔ وہاں ماہی گیر زیادہ ہیں۔ لہٰذا ہمارے ملک کے لیے خاص دعا کریں۔ پھر ان کے ساتھ ایک اور مہمان تھے وہ وہاں اسٹیبلشمنٹ کے محکمہ صحت کے ڈائریکٹر ہیں اور انہوں نے ہسپتال کے حوالے سے بھی میرا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہاں آ کر انہوں نے اسلام کے بارے میں بہت

کچھ دیکھا ہے پھر کہتے ہیں کہ میں نے دنیا کے بہت سے ممالک دیکھے ہیں۔ مذہبی اور سیاسی اجتماع بھی دیکھے ہیں۔ امریکہ اور یورپ سب جگہوں پر گیا ہوں لیکن آج تک ایسا نظام، ایسا حقیقی اسلام اور اسلام کی ایسی تصویر اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ ایسی اطاعت کبھی نہیں دیکھی جو میں نے یہاں لوگوں میں دیکھی ہے اور خلافت سے ایسی محبت میں نے نہیں دیکھی۔ کہتے ہیں میں یہ علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ دنیا میں کسی جگہ بھی کوئی اپنے سیاسی یا مذہبی لیڈر سے ایسا پیار نہیں کرتا جتنا یہاں میں نے اپنے خلیفہ سے لوگوں کو کرتے دیکھا ہے اور میں اس سچائی کو تسلیم کرتا ہوں۔ پھر ایک ڈاکٹر مورجاؤ (Mordiaw) صاحب تھے۔ کہتے ہیں ہم دل سے اس سچائی کو قبول کرتے ہیں۔ جو ہم نے دیکھا ہے یہ ایک ایسی سچائی ہے کہ جس کو کوئی بھی رد نہیں کر سکتا اور ہم اور ہمارے دل آج سے آپ کے ساتھ ہیں۔ جو ہم نے دیکھا ہے اور آپ سے سنا ہے اس کو ہم محسوس کرتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

بوسنیا وفد بھی شامل ہوا جس میں 74/افراد شامل تھے۔ ایک مقامی این جی او کے بانی یاسمین سپاحیچ (Yasmin Spahich) صاحب ہیں۔ یہ ان کے صدر ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ کا اسلام اور بانیٔ اسلام سے عشق اور اس عشق کا اظہار آپ کے محبت بکھیرنے والے الفاظ میں ہوتا ہے۔ نیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے حوالے سے نصیحت دل کو چھو رہی تھی۔ یہی وہ کام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اگلا جلسہ اس سے بھی بہتر ہو اور یہ جلسہ امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قوت اور اتحاد پیدا کرنے کا باعث ہو۔

پھر یمینہ چاؤشیویچ (Emina Chaoshevich) صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں مجھے جلسہ میں شامل ہو کر یہ احساس ہو گیا کہ جلسہ کے ماحول میں وہ قوت اور تاثیر ہے کہ روحانی طور پر مردہ انسان میں زندگی کی روح چلی آتی ہے۔

پھر علما کرے میش (Elma Krehmiche) صاحبہ ہیں کہتی ہیں میں اس موقعے سے استفادہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا شکر ادا کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے اس عظیم جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ مہمان نوازی اور جلسے کے متعلق تمام انتظامات نے مجھے حیرت انگیز طور پر متاثر کیا ہے اور خصوصاً میرا یہ weekend ایسے لوگوں کے درمیان گزرا ہے جن کے چہرے پہ ہمیشہ مسکراہٹ تھی۔

پھر وہاں بیعت کی تقریب بھی ہوئی جس میں 16 ممالک سے تعلق رکھنے والے 37 افراد نے بیعت کی توفیق پائی جس میں البانیہ، سربیا، ہالینڈ، جرمنی چیچنیا، رومانیہ، کوسووو، بیلجیم، سیریا، ترکی، ازبکستان، لبنان، سینیگال، گھانا، گیمبیا، گنی کناکری شامل تھے۔

ایک دوست مسٹر لبینوٹ (Labinot) کوسووو کے ایک ہائی سکول کے پرنسپل ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ نے مجھ پر ایک خاص جذباتی اثر ڈالا ہے اور خاص طور پر جب آپ نے وہاں کہا کہ بیٹھ جاؤ تو اتنا بڑا مجمع فوراً بیٹھ گیا۔ یہ دنیا میں کہیں دیکھنے میں نہیں ملا۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ جلسہ میں شامل ہونے کے بعد تو میں یہ کہتا ہوں کہ جلسہ تین دن کا نہیں ہونا چاہیے بلکہ تیس دن کا ہونا چاہیے اور کہتے ہیں بیعت کرنے کا میرا ارادہ نہیں تھا لیکن میں سب چیز سے اور پھر اس سے اتنا متاثر ہوا ہوں کہ بیعت کے دوران میری طبیعت پر ایسا اثر ہوا کہ خود بخود ہی میرا ہاتھ اٹھ گیا اور الفاظ دہرانے شروع کر دیے اور اب میں نے بیعت کر لی صرف ظاہری طور پر نہیں بلکہ حقیقت میں کر لی۔

پھر آذربائیجان سے آغا صف صاحب ہیں۔ یہ کہتے ہیں میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ میں روحانیت کی اتنی بلندیوں کو دیکھوں گا۔ مربی محمود صاحب نے مجھے جماعت کے بارے میں اور اس کے عقیدے کے بارے میں معلومات دینی شروع کیں۔ مجھے یہ سب بناوٹی اور جھوٹ لگا۔ میں نے ان باتوں کو سنتے ہی انکار کر دیا لیکن معلوم نہیں تھا کہ سچ کی یہ قوت مجھے جلد اپنی طرف کھینچ لے گی۔ یقینی طور پر جماعت کی سچائی اور اس کے پیش کردہ دلائل بہت پختہ ہیں۔ ویڈیوز میں دیکھے جانے والے نظارے یہاں آ کر حقیقت میں دیکھنے کا موقع ملا۔ جلسے میں بہت سے لوگوں سے ملنے کا موقع ملا لیکن ہر ایک سے مل کر ایک ہی جیسا خوشگوار احساس ہوتا تھا جو یقینی طور پر دلیل ہے کہ یہ ایک جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت بخشی۔ پہلی دفعہ جب مجھے اطلاع دی گئی تو مجھے یقین نہیں آیا۔ میں نے چار پانچ بار پوچھا کیا واقعی میں خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بیعت کروں گا۔ کہتے ہیں کہ میری آنکھوں میں آنسو آ گئے اور ساتھ ہی پریشان ہو گیا کہ میں تو اس قابل نہیں۔ پھر میں نے درود شریف اور استغفار کا وِرد کرنا شروع کیا۔ بیعت کا موقع آنے تک میں نہ کھا سکا اور نہ ہی کچھ اَور کر سکا۔ الحمد للہ بیعت کا موقع بھی آ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی قوت بخشی، روحانی موقعے سے نوازا کہ میں بیعت کے بعد سجدے میں گر گیا اور اس ذات کا شکر ادا کیا جس نے اپنے اس ناچیز گناہگار بندے کو آپ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق عطا فرمائی۔ جلسے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ پھر ملاقات کا ایک موقع بھی مل جائے گا۔ میں سارا دن کئی سوال سوچتا رہا لیکن ملاقات ہوئی تو میں بھول گیا اور صرف سب سے زیادہ فکرمند کرنے والا سوال یاد رہا کہ جلسہ کے بعد اپنے ملک جانے کے بعد کیا روحانیت کا معیار قائم رہے گا۔ تو اس پر آپ نے کہا کہ اس کو قائم رکھنے کے لیے سورت فاتحہ اھدنا الصراط المستقیم اور صراط الذین انعمت علیھم اور استغفار کو باقاعدگی سے پڑھتے رہا کرو اور کہتے ہیں میں یہاں سے یہ عہد کر کے جا رہا ہوں کہ اگلے جلسے تک اس نصیحت پر عمل پیرا رہوں گا اور اگلے جلسہ پر آ کر یہ بتاؤں گا کہ میں نے نصیحت پر عمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا رہے۔

کوسووو کے وفد میں ایک دوست تھے جو پہلی دفعہ شامل ہوئے۔ کہتے ہیں اپنے احساسات اور جذبات کو الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ میری زندگی میں کب سے ایک خواہش تھی کہ کوئی ایسا وجود مجھے ملے جو دنیا کی فکر کرنے والا ہو اور جس سے مل کر میرے تمام مسائل اور تکلیفیں حل ہو جائیں۔ میرا اس جلسے میں شامل ہونا خدائی تصرف سے تھا اور بیعت کرتے ہوئے مجھے ایسے لگ رہا تھا گویا کہ میں خدا کے قریب ہو گیا ہوں۔ پھر البانیہ

کے پلُومب (Pellumb) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں میں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور جماعت میں داخل ہونے کی سعادت پائی۔ اللہ تعالیٰ کا اس کے لیے بے حد شکر گزار ہوں کہ مجھے احمدیت میں آنے کی توفیق عطا فرمائی۔ کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ ایک سال قبل میں ایمان سے خالی تھا اور اس سال اللہ تعالیٰ نے مجھے ایمان کی دولت نصیب فرمائی ہے۔ میری پیدائش اور پرورش مکمل لامذہب ماحول میں ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ میں شمولیت اور آپ سے ملاقات کے ذریعہ مجھے ایمان سے آراستہ کیا۔

ڈاکٹر محمد محمود صاحب کہتے ہیں جب دو سال قبل پہلی بار جلسے پہ آیا تو مجھے عجیب سا لگا اور میرے لیے بالکل نئی بات تھی کہ احمدی کہتے ہیں کہ مہدی اور مسیح آ گیا اور ہمیں اس کا ابھی علم نہیں ہے۔ میرے ذہن میں کئی سوالات گردش کرتے کہ ہم نے تو یہی سیکھا اور پڑھا ہے کہ مہدی عربی ہو گا اور اس کا نام محمد بن عبداللہ ہو گا۔ کیا یہ جماعت دینی ہے یا سیاسی۔ اسی طرح کے کئی سوالات نے میرے ذہن کو جکڑ لیا۔ ان سوالات کے جوابات حاصل کرنے کے لیے میں اگلے سال پھر جلسے پر آیا اور احمدی بھائیوں سے مختلف موضوعات پر بات چیت ہوتی رہی۔ جلسے کے بعد بھی میرا احمدیوں سے رابطہ رہا اور آہستہ آہستہ میرے تمام سوالات کے جوابات ملتے رہے اور مجھے یقین ہو گیا کہ احمدی ہی ایک حقیقی مسلمان کی تمام صفات اپنے اندر رکھتے ہیں۔ چنانچہ میں نے جماعت کی محبت اور الفت سے متاثر ہو کر بیعت کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ کہتے ہیں یہ محبت جو جماعت کے لوگوں میں پائی جاتی ہے اگر اللہ تعالیٰ اس کا بیج ان کے دلوں میں نہ بوتا تو کبھی بھی یہ محبت پیدا نہ ہوتی۔ پھر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مجھے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور بیعت کے الفاظ دہراتے ہوئے جو احساس تھا اس کو بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ خوش قسمت ہوں کہ خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ پھر کہتے ہیں کہ اگر بیعت پانچ گھنٹے بھی جاری رہتی تو میں بور نہ ہوتا اور نہ مجھے وقت گزرنے کا احساس ہوتا۔

کوسووو کے وفد میں ایک دوست تھے جو پہلی مرتبہ شامل ہوئے اور پانچ افراد کی ساری فیملی کو بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ کہتے ہیں کہ پہلے مجھے بیعت کا ایک ڈر تھا کہ کس طرح ہو گی اور جسم گھبراہٹ سے کانپ رہا تھا لیکن بیعت کرنے کے بعد پھر یہ پرسکون ہو گیا اور محسوس ہونے لگا جیسے کہ سب نارمل ہو گیا ہے۔

کمال علوان صاحب لبنانی ہیں۔ کہتے ہیں میرے پاس ایک ریسٹورنٹ تھا جس میں ایک احمدی دوست محمد شہادہ آیا کرتے تھے۔ ایک دن مجھے کہنے لگے کہ میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ امام مہدی آ بھی چکے ہیں اور وفات بھی پا چکے ہیں۔ ان کے جانے کے بعد میں نے سوچا کہ یہ شخص کون تھا۔ پھر کچھ عرصے کے بعد وہ احمدی آتا ہے اور دوبارہ آ کے کہتا ہے کہ امام مہدی آ چکا ہے۔ ایک دن اس نے بعض باتوں کی وضاحت کی جن میں دجال اور وفاتِ مسیح کا ذکر تھا۔ میرے لیے حیرت انگیز معلومات تھیں اور میرے دل میں گھر کر گئیں اور میرے دل میں تحریک پیدا کرنے لگیں کہ میں جماعت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کروں۔ پھر اس نے مجھے جلسے پر آنے کی دعوت دی جسے میں نے بخوشی قبول کر لیا۔ کہتے ہیں جلسے میں جو میرے لیے جماعت کی سچائی کی سب سے پہلی دلیل بنی وہ اتنی بڑی تعداد اور ان کا حسنِ انتظام تھا۔ جلسہ کے دوران ایک دوست نے مجھے بتایا کہ یہ خلیفۃ المسلمین ہیں۔ پھر میں نے احمدیوں سے مختلف سوالات کیے جن کا انہوں نے بڑے پیار سے جواب دیا۔ میرا دل احمدیت کی صداقت سے مطمئن ہوتا چلا گیا۔ میں نے سوچا کہ اگلے سال تک زندہ رہوں گا بھی یا نہیں اس لیے ابھی بیعت کرنی چاہیے تو میں نے بیعت کر لی۔ اسی طرح میری دو خوابیں بھی جماعت کی صداقت کی وجہ بنیں۔ اللہ کے فضل سے میرے ایک بیٹے نے بھی بیعت کر لی اور میں چاہتا ہوں کہ میری باقی اولاد بھی احمدی ہو جائے۔ میں آج الحوار المباشر اور خطبات جمعہ غور سے دیکھتا ہوں۔ میرے نزدیک دس شرائطِ بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے صرف چند شرائط ہی نہیں بلکہ یہ خدائی لائحہ عمل ہے۔ بیعت سے قبل میں دعا کیا کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے امام مہدی کو دیکھنے کی توفیق دے۔ گذشتہ زندگی جو جماعت کے بغیر میں نے گزاری اس پر مجھے ندامت ہوتی رہتی ہے۔ میں اس لیے ہر احمدی کا تہ دل سے احترام کرتا ہوں کیونکہ یہ لوگ دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہے ہیں۔ مجھے اب اپنے بیوی بچوں اور کام کرنے کی اتنی فکر نہیں ہوتی بلکہ مجھے فکر لاحق رہتی ہے کہ میرے پاس اتنے پیسے ہوں کہ میں جماعت کی ترقی کے لیے خرچ کر سکوں اور جماعت کی خدمت کر سکوں اور اللہ تعالیٰ میری خواہش کو قبول کرے۔

پھر فواد صاحب ہیں جو کہتے ہیں کہ جماعت کے تعارف سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عظمت کے بارے میں سوچتا تھا اور مسلمانوں کی حالت پر نظر کرتا تھا جو دن بدن بُری ہوتی چلی جا رہی تھی اور یہ کہ ان کی حالت کب ٹھیک ہو گی۔ پھر جب میں جرمنی آ گیا تو میں یورپ کے عرب دوستوں کو دیکھ کر سوچا کرتا تھا کہ کیا ان لوگوں کے ذریعے سے یورپ میں اسلام پھیلے گا جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ آخری زمانے میں یورپ میں اسلام پھیلے گا۔ اسی دوران ایک احمدی دوست ماہر المعانی سے میری ملاقات ہوئی اور اس نے جماعت کے بارے میں بتانا شروع کیا۔ شروع میں تو میں نے اس کی مخالفت کی لیکن جماعتی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد میں نے جلسے پر جانے کا ارادہ کر لیا۔ میں نے جلسہ دیکھا اور سوچا کہ اس قدر لوگ کس طرح ایک شخص کے ہاتھ پر اکٹھے ہو گئے اور آپس میں محبت اور الفت کا تعلق بھی قائم ہو گیا۔ میں نے تہجد میں بہت دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ جماعت سچی ہے تو مجھے اسی جلسہ میں (یہ 2018ء کی بات ہے) بیعت کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ پس اس جلسہ پر میرا دل مطمئن ہو گیا اور میں نے بیعت کر لی لیکن میری بیوی نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا اور میں نے سمجھایا کہ تم یہ کتابیں پڑھو اور خدا سے استخارہ کرو۔ تین مہینے بعد میری بیوی نے استخارہ کیا اور اس نے خواب میں دیکھا کہ لوگ جمع ہیں اور ایک سفید کبوتر اُن کے درمیان موجود ہے۔ میری بیوی نے پوچھا کہ یہ کبوتر کیا ہے تو ان میں سے ایک شخص نے کہا یہ کبوتر اسلام پھیلانے کے لیے قُدس کے

علاقے میں آیا ہے۔ اس خواب نے میری بیوی کے دل کو کھول دیا اور وہ اس جلسے میں یعنی 2019ء میں شامل ہوئی اور بیعت کر لی۔ پھر کہتے ہیں میں اس بات پر بہت خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری تمام فیملی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کی توفیق دی ہے اور اب میں اپنے تمام رشتے داروں کو بھی تبلیغ کروں گا۔

آسٹریا سے تعلق رکھنے والی ایک مہمان فاطمہ سامر صاحبہ کہتی ہیں کہ میں نے جلسہ جرمنی کے موقعے پر 7/جولائی کو بیعت کی ہے اور میں دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ میری بیعت بابرکت ہو اور میری کوئی غلطی میرے اس عہدِ بیعت کو توڑ نہ دے۔ اللہ کرے کہ میں اپنے اندر وہ تبدیلیاں پیدا کر سکوں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں ذکر کیا ہے۔ پھر کہتی ہیں مَیں اپنی فیملی کے ساتھ 2011ء سے احمدی ہوں۔ لیکن بیعت فارم فِل نہیں کیا تھا اور اپنے آپ کو احمدی سمجھتی تھیں۔ کہتی ہیں دو ماہ بعد میری عمر اٹھارہ سال ہو جائے گی۔ میری بچپن سے یہ خواہش تھی کہ خود بیعت کروں۔ میں نے 2011ء سے اپنا بیعت فارم محفوظ کیا ہوا تھا تا کہ خود پیش کروں اور آپ کے ہاتھ پر خود بیعت کروں۔ چنانچہ اس سال یہ خواہش پوری ہو گئی اور اب وہ فارم فِل کرنے سے پہلے ہی مہمانوں کو تبلیغ بھی کرتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نوجوانوں کے دل بھی کھول رہا ہے۔

ایک کُرد لڑکی اپنے تاثرات بیان کرتی ہیں کہ میری والدہ نے احمدیت قبول کی تھی لیکن اس وقت میں تیار نہ تھی۔ اب گذشتہ چند ماہ سے مجھے شرح صدر ہو رہی ہے کیونکہ میں نے احمدیوں میں باہمی محبت دیکھی ہے اور آج آپ کا خطاب سننے سے میرے تمام خدشات دور ہو گئے ہیں۔ گذشتہ سال بھی میں آئی تھی لیکن یہ کیفیت نہ تھی جو آج ہے۔ میری والدہ بہت خوش ہوں گی کیونکہ اب مجھے بہت شدت سے احساس ہونے لگا ہے کہ اب مجھے احمدی ہو جانا چاہیے۔

جارجیا سے ایک وکیل جو یونیورسٹی میں لیکچرر ہیں۔ وہ بھی آئے۔ غیر ہیں۔ کہتے ہیں انہوں نے بیعت کی جو کارروائی دیکھی۔ کہتے ہیں: میں بہت متاثر ہوا اور یہ ایک معجزہ ہے۔ بار بار کہتے تھے یہ ایک معجزہ ہے۔ اور ایک معجزہ ہے۔ کہتے ہیں کہ جماعت میں باہمی محبت زیادہ ہے۔ میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ آپ لوگوں کے چہروں پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان بیعت کرنیوالوں کے اخلاص و وفا اور ایمان وایقان میں ترقی عطا فرماتا رہے اور ہم میں سے ہر ایک کو بھی جلسہ کی برکات سے فیض پانے والا بنائے اور مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

میڈیا کے ذریعہ سے اس سال جرمنی میں کُل تیرہ میڈیا آؤٹ لٹس (Outlets) نے اور اس کے علاوہ پھر سوشل میڈیا کے ذریعہ سائٹس پر بھی جلسہ کی کوریج دی۔ اٹلی، چین اور سلواکیہ کے آن لائن اخبارات نے خبریں دیں۔ ان کے اندازے کے مطابق دو کروڑ چھبیس لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔ ریویو آف ریلیجنز کے ذریعے سے بھی مختلف پروگرام آتے رہے۔ یہ ایک ہفتے تک جاری رہے گا اور ان کا خیال ہے کہ اس کے ذریعہ بھی ایک ملین لوگوں تک پہنچ جائے گا۔ یہ جو ریویو آف ریلیجنز کا میں نے بھی ذکر کیا یہ ابھی چل رہا ہے۔ افریقہ میں ایم۔ ٹی۔ اے افریقہ کے ذریعہ سے انہیں تعارف حاصل ہوا ہے۔ وہاں بھی جلسوں کے پروگرام دکھائے گئے اور جلسہ جرمنی کے حوالے سے جو رپورٹس بنا کر بھیجی گئی تھیں وہ وہاں گھانا کے نیشنل ٹی وی نے دکھائیں۔ گیمبیا کے نیشنل ٹیلیویژن نے دکھائیں۔ روانڈا کے نیشنل ٹیلیویژن نے دکھائیں۔ سیرالیون کے نیشنل ٹیلیویژن نے دکھائیں اور یوگنڈا کے نیشنل ٹیلیویژن نے دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں اس جلسہ کے حوالے سے بڑے وسیع پیمانے پر جماعت کا تعارف بھی ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ بابرکت فرمائے۔

خطبہ جمعہ 12/جولائی 2019ء
مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 2/اگست 2019ء

45واں جلسہ سالانہ جرمنی 2020ء
بتاریخ 4 تا 6 ستمبر Messegelände Karlsruhe میں منعقد ہوگا، انشاء اللہ العزیز

بقیہ: سیرت خاتم النبیینؐ از صفحہ 12

دیکھی جاتی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: ''رسول کریم ﷺ کی جتنی سیرتیں شائع ہو چکی ہیں ان میں سے یہ بہترین کتاب ہے۔ اس تصنیف میں ان علوم کا بھی پرتو ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہوئے۔''

غیر از جماعت علما جیسے علامہ اقبال اور سید سلیمان ندوی نے بھی اس کتاب کی تعریف کی ہے۔ ندوی صاحب نے بالخصوص اس کی تیاری کے لئے کی گئی محنت کا ذکر کیا ہے۔

یہ امر بہت خوشی کا موجب ہے کہ سیرت خاتم النبیینؐ کا جرمن ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ شعبہ تصنیف جرمنی کی طرف سے کی گئی یہ نیک کوشش جماعت کے جرمن لٹریچر میں اہم اور قابل تحسین اضافہ ہے۔

جہاں تک سیرت خاتم النبیینؐ کی خوبیوں کا تعلق ہے تو ان کا احاطہ اس مختصر سے مضمون میں ناممکن ہے۔ صرف اشارۃً ہی اس کی خصوصیات کے بارے میں بتایا جا سکتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یہ کتاب آج سے پورے سو سال قبل سن 1919ء میں لکھنا شروع کی تھی۔ اس میں آپؓ نے بالخصوص نوجوانوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا انداز تحریر اپنایا جو اس زمانے کی طبائع کو اپنی طرف کھینچ سکے۔

حضرت میاں صاحبؓ نے اس کتاب کی تدوین میں کسی ایک ماخذ پر اعتماد نہیں کیا بلکہ سیرت کی ابتدائی کتب کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی ذاتی تحقیق کے ذریعے ایسے واقعات کو شامل کیا جو روایت و درایت کے معیار پر پورا اتر سکیں۔ نیز علم کلام سے متعلق متعدد موضوعات کے بارے میں تفصیلی نوٹ بھی تحریر فرمائے ہیں جن سے ان واقعات کے پس منظر کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

غرض اپنی ان خوبیوں کی بنا پر اس کتاب کو ہر احمدی گھر کی زینت ہونا چاہئے۔ نیز اس کا جرمن ترجمہ ہمارے نوجوان طبقہ اور نومبائعین تک بھی پہنچنا چاہئے۔ تا کہ ہر احمدی قرآنی حکم کی اتباع میں اسوہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والا بنے اور دینی و دنیاوی ترقیات کا مستحق ٹھہرے۔ آمین۔

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

برکتوں اور رحمتوں سے معمور

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

دورۂ جرمنی اکتوبر 2019ء

امسال ماہ اکتوبر میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سرزمین جرمنی کو اپنے قدوم میمنت لُزوم سے سرفراز فرمایا۔ حضور انور کا اس سال یہ دوسری مرتبہ ورود مسعود تھا، الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ حضور انور کا یہ پندرہ روزہ دورہ انتہائی مصروف اور بھرپور رہا۔ باوجود اس کے کہ مسلسل سفر اور ایک کے بعد دوسرے پروگرام کی وجہ سے پیارے آقا کی طبیعت ناساز تھی مگر حضور انور نے اس کی پروا کئے بغیر ہر پروگرام میں شرکت فرمائی اور جرمنی کے آٹھ شہروں فرانکفرٹ، ویزبادن، ریڈ شٹڈ، گیسن، فُلڈا، برلن، مہدی آباد (Nahe) اور اوسنابرک کو اپنے قدموں کی برکت سے نوازا۔ اس دوران تین مساجد کے افتتاح فرمائے، دو جگہ جمعہ کے اجتماعات سے خطاب فرمایا، سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی الوداعی تقریب میں شرکت فرمائی، بچوں کی تقریبات آمین کرائیں، اعلانات نکاح فرمائے، ہزاروں احباب جماعت کو انفرادی و اجتماعی ملاقاتوں کے ذریعہ شادکام کیا متعدد مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائیں، بعض اداروں کے ساتھ نشستیں ہوئیں اور سب سے بڑھ کر جرمنی کے دارالحکومت برلن میں تشریف لے جاکر جرمن پارلیمنٹ کے ہمسایہ میں ایک پُروقار تقریب سے عظیم الشان خطاب فرمایا جس میں 80 سے زائد مہمانوں کے سامنے اسلام کی تعلیم بڑے واضح انداز میں پیش کرتے ہوئے انہیں آنے والے خطرناک حالات سے خبردار کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس بھرپور دورۂ جرمنی کی تفصیلی رپورٹ محترم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر کے قلم سے الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو رہی ہے، تاہم اس شمارہ میں حضور انور ایدہ اللہ کے اس دورہ کی ایک جھلک ہدیۂ قارئین ہے۔

والہانہ استقبال

پیارے آقا کے ورود مسعود کے ایام قریب آنے کے ساتھ ہی جہاں جہاں حضور انور نے تشریف لے جانا تھی، شوق اور ولولہ کی لہر دوڑ گئی اور پیارے آقا کے لئے آنکھیں فرشِ راہ کئے دورے کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ ایک طرف عہدیداران اور خدام و انصار آرائش و زیبائش میں مصروف تھے تو دوسری طرف اطفال و ناصرات عربی اردو، جرمن اور پنجابی استقبالیہ ترانے یاد کر کے دن رات ان کی مشق کرنے میں مگن تھے۔ بچوں میں اس قدر شوق اور جذبہ تھا کہ بعض کو تو سوتے میں بھی یہ الفاظ گنگناتے سنا گیا۔

آج ہر ذرہ سر طور نظر آتا ہے
جس طرف دیکھو وہی نور نظر آتا ہے

آخر 13/اکتوبر 2019ء کو وہ دن آ ہی گیا جب پیارے آقا نے ایک ہی سال میں دوسری مرتبہ ہمارے درمیان موجود ہونا تھا۔ چنانچہ اُس روز فرانکفرٹ میں واقع جماعت احمدیہ جرمنی کے مرکز بیت السبوح کو آرائشی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ بارہ بجے دن تک استقبال کے لئے جمع ہونے والے احباب و خواتین ایک نظام کے تحت مختلف جگہوں میں

کھڑے ہو کر پیارے آقا کی راہ دیکھ رہے تھے۔ بچے اور بچیاں استقبالیہ گیت گا رہی تھیں۔ حضور انور کا قافلہ حسب پروگرام فرانس کے شہر سٹراس برگ سے روانہ ہو کر جرمنی میں داخل ہوا جہاں امیر صاحب جرمنی اپنے وفد کے ممبران مبلغ انچارج مکرم صداقت احمد صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی مکرم احمد کمال صاحب کے ساتھ منتظر تھے۔ قافلے کے یہاں پہنچنے پر فرانس کے ممبران وفد نے حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ مصافحہ پایا اور رخصت ہوئے۔ اس کے بعد قافلہ فرانکفرٹ کی طرف روانہ ہو گیا۔ یہاں سے اگرچہ صرف دو گھنٹے کی مسافت تھی لیکن موٹر وے نمبر 67 پر Lorsch کے قریب کسی حادثہ کی وجہ سے بہت دیر تک ٹریفک رکی رہی۔ چنانچہ حضور انور کا قافلہ متوقع وقت سے تقریباً ایک گھنٹہ تاخیر کے ساتھ تین بجے سہ پہر اپنی منزل پر پہنچا۔ یہ انتظار اگرچہ غیر معمولی ہو گیا تھا مگر فرانکفرٹ اور اس کے گردونواح سے یہاں آئے ہوئے کیا بچے اور کیا بڑے سبھی پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے شوق میں کھڑے رہے۔ ترانے پڑھنے والی ایک بچی شدید بخار کی کیفیت میں بھی وہاں کھڑی تھی اور اپنے آقا کو ایک نظر دیکھ کر ایسی خوش ہوئی، ایسی نہال ہوئی جیسے دنیا جہان کی نعمتیں مل گئی ہوں۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موٹر بیت السبوح میں داخل ہوئی فضا اھلا و سھلا و مرحبا اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ بچوں کے میٹھے ترانوں سے ماحول اَور بھی کیف و سرور سے معمور ہو گیا تھا۔ حضور انور موٹر سے باہر تشریف لائے تو محترم امیر صاحب جرمنی نے مصافحہ کا شرف حاصل کیا بعد ازاں لوکل امیر فرانکفرٹ مکرم خواجہ مبشر احمد صاحب اور مربی سلسلہ فرانکفرٹ مکرم امتیاز احمد شاہین صاحب نے حضور کا استقبال کرتے ہوئے مصافحہ کرنے کی سعادت پائی۔ حضور انور اپنی رہائش گاہ کی طرف تشریف لے جاتے ہوئے دید کے منتظر سینکڑوں عشاق کے درمیان میں سے گزرے تو ہر طرف سے بے اختیار السلام علیکم پیارے حضور! کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ ہر منتظر ہاتھ ہلا ہلا کر اس بات کا متمنی تھا

اے ہم کو اپنی جان سے پیارے خوش آمدید

آئے حضور گھر میں ہمارے خوش آمدید
اُترے ہیں آسمان سے تارے خوش آمدید

ہم نے دلی دعاؤں سے رستہ سجا دیا
پلکوں سے فرشِ راہ کو ہے جگمگا دیا

جاگے ہیں آج بخت ہمارے خوش آمدید
مرضی کوئی نہ اپنی نہ خواہش نہ زور و شور

ہاتھوں میں تیرے دی ہے ارادوں کی باگ ڈور
سب کچھ کیا حوالے تمہارے خوش آمدید

عمرِ دراز دینا خدایا حضور کو
پڑ جائیں ماند کرنیں جو دیکھیں نہ نور کو

دل بار بار ان کو پکارے خوش آمدید
قلب و نظر کا گلشن آباد وار دیں

ہم جان و مال وار دیں ۔ اولاد وار دیں
اے ہم کو اپنی جان سے پیارے خوش آمدید

عبدالکریم قدسی

کہ کسی طرح پیارے آقا کی ایک نگاہ اس پر پڑ جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ بھی ہر طرف اپنے جانثاروں کو ہاتھ ہلا کر اور زیرلب وعلیکم السلام کہتے ہوئے جواب عطافرماتے رہے۔ اسی کیفیت میں یہ مختصر سے لمحے گزر گئے اور حضور کے اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے جانے کے بعد ہر شخص خوشی سے تمتماتے چہرے کے ساتھ ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے دیکھا اور سنا گیا۔

مساجد کے افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اِس دورہ جرمنی کے دوران تین مساجد کا افتتاح فرمایا۔ ان تینوں کا سنگ بنیاد بھی حضور انور ایدہ اللہ نے ہی رکھا تھا۔ حضور انور نے فرانکفرٹ پہنچنے کے اگلے روز 14/اکتوبر 2019ء کو صوبہ ہیسن (Hessen) کے دار الحکومت ویزبادن (Wiesbaden) میں تعمیر ہونے والی مسجد مبارک کا افتتاح فرمایا۔ اس کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے پانچ بجے شام یہاں ورود فرما ہوئے۔ مسجد کی افتتاحی تختی کی نقاب کشائی اور دعا کے بعد حضور انور نے مسجد میں تشریف لاکر نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد ازاں مسجد کی عمارت کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور یہاں موجود بچیوں اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ یہاں سے رخصت سے پہلے مسجد کے احاطے میں بادام کا ایک پودا بھی لگایا۔ مسجد مبارک کے افتتاح کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ شہر ویزبادن کی سب سے مشہور اور تاریخی جگہ کُورہاؤس (Kurhaus) تشریف لے گئے جہاں مسجد مبارک کے اِفتتاح کی خوشی میں ایک پُروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں 370 مہمانوں نے شرکت کی جن میں شہر کی سرکردہ سرکاری، سیاسی اور سماجی شخصیات شامل تھیں۔ اس موقع پر امیر صاحب جرمنی کے علاوہ دو مہمانوں نے بھی تقاریر کیں اور جماعتی خدمات کو سراہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اردو میں خطاب فرمایا جس میں حضور انور نے مسجد کی تعمیر کے مقاصد بیان فرمائے اور اسلام پر ہونے والے بعض اعتراضات کا ذکر کر کے اسلامی تعلیم کی روشنی میں ان کے نہایت مؤثر جوابات پیش فرمائے۔ اِس تقریب کے فوراً بعد مقامی پریس کے بعض نمائندگان نے بھی حضورِ انور سے علیحدہ کمرہ میں ملاقات کی۔

اِس دورہ کے دوران 20/اکتوبر 2019ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی کے وسطی شہر فلڈا میں تعمیر ہونے والی مسجد بیت الحمید کا افتتاح فرمایا۔ اُس روز پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد کی افتتاحی تختی کی نقاب کشائی کے فوراً بعد نمازِ ظہر وعصر پڑھائیں اس طرح اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ نمازوں کے بعد حضور انور نے عمارت کا معائنہ فرمایا۔ خواتین کے ہال میں تشریف لے جاکر بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ روانگی سے پہلے مسجد کے صحن میں ایک پودا لگانے کے بعد مسجد سے ملحقہ قطعہ اراضی پر تشریف لے گئے جو مقامی جماعت کے ابتدائی ممبر مکرم مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم کے دو بیٹوں مکرم مرزا داؤد احمد صاحب اور مکرم مرزا مسعود احمد صاحب نے خرید رکھا ہے۔ یہاں یہ دونوں بھائی اپنا مکان تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ان کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میز پر رکھے ایک پتھر پر ایک اینٹ بنیاد کے طور پر دعا کرتے ہوئے نصب فرمائی۔ بعد ازاں اس کے ایک جانب پودا بھی لگایا۔ اس کے بعد حضور شہر کے سب سے مشہور ہوٹل Maritim تشریف لائے جس کے ایک بڑے ہال میں افتتاح کی خوشی میں بڑے پیمانہ پر ایک پروقار اور پرشوکت تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں بزبان اردو خطاب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں معاشرے میں امن اور باہمی ہم آہنگی کے قیام کے لیے زرّیں اصول بیان فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کا یہاں آنا آپ کے کھلے دل اور روشن خیالی پر دلالت کرتا ہے، حضور نے اس حوالہ سے بھی سب مہمانوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر تین صد مہمانوں سمیت مقامی لوتھر چرچ اور راؤنڈ ٹیبل آف ریلیجنز کے صدور نے شرکت کی۔

تیسری مسجد جس کا افتتاح حضور انور نے اس دورہ کے دوران مؤرخہ 25/اکتوبر 2019ء کو فرمایا جرمنی کے شمال میں واقع جماعت کی وسیع وعریض اراضی مہدی آباد پر تعمیر ہوئی ہے جسے حضور انور نے ”بیت البصیر“ کا نام عطا فرمایا تھا۔ حضور انور اُس روز نماز جمعہ کے لئے دو بجے بعد دوپہر تشریف لائے اور مسجد کی افتتاحی تختی کی نقاب کشائی کرنے کے بعد دعا کرائی۔ اس کے بعد مسجد کے پہلو میں لگائی گئی وسیع مارکی میں تشریف لے جاکر نماز جمعہ پڑھائی۔ اس مسجد کے افتتاح کی خوشی میں اگلے روز شام پانچ بجے ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام مذکورہ بالا مارکی میں ہی کیا گیا جس میں ڈیڑھ صد سے زائد جرمن مہمانوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر بھی حضور انور نے اردو میں خطاب کرتے ہوئے مہمانوں کو مسجد کی تعمیر کے مقاصد سمجھائے اور ان کے خدشات دور فرمائے۔ اسی طرح حضور انور نے اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات بھی دیئے اور احباب جماعت کو مسجد کی تعمیر کے بعد عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ ان ہر سہ مواقع پر حضور انور کے خطابات کا رواں جرمن ترجمہ سب مہمانوں کو سنوانے کا موزوں انتظام موجود تھا۔

برلن میں عظیم الشان خطاب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ جرمنی کا سب سے اہم پروگرام جرمنی کے پایہ تخت برلن میں عظیم الشان خطاب تھا جو مؤرخہ 22/اکتوبر 2019ء کو شام سات بجے جرمنی کے سب سے مشہور ہوٹل Hotel Adlon Kempinski کے ایک عالیشان ہال میں منعقد ہونے والی پُروقار تقریب سے ”اسلام اور یورپ: کیا یہ تہذیبوں کا ٹکراؤ ہے؟“ کے موضوع پر فرمایا۔ اس تقریب میں جرمنی کی بڑی سیاسی پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے 27 ممبران نیشنل اسمبلی سمیت متعدد ممتاز سرکاری، سفارتی، فوجی، مذہبی، سیاسی اور سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ یہ عظیم الشان ہوٹل جرمنی کی قومی یادگار اور پہچان برانڈن برگ دروازے (Brandenburger Tor) کے سامنے اُس جگہ واقع ہے جہاں جرمنی کے قومی ادارے اور بڑے بڑے ممالک کے سفارت خانے ہیں۔ اس ہوٹل میں دنیا کے بڑے بڑے سربراہانِ مملکت کا قیام اور ان کے ساتھ

منعقد کی جانے والی سرکاری تقریبات کا انعقاد ہوتا ہے۔ ہال میں داخل ہونے سے پہلے ایک گیلری میں دو میٹر اونچے پوسٹرز پر 1883ء سے 1967ء تک کے اہم واقعات پر مشتمل جماعتِ احمدیہ جرمنی کی تاریخ پیش کی گئی تھی۔ یہ نمائش مہمانوں کے لئے غیر معمولی دلچسپی کا باعث رہی۔

اس تقریب میں شرکت کے لیے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شام چھ بجے ہوٹل میں رونق افروز ہوئے۔ پہلے حضورانور ہوٹل کی تیسری منزل پر ایک کمرے میں تشریف لے گئے جہاں بعض سرکردہ مہمانوں سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں ہوئیں۔ اس کے بعد سات بجے تقریب کا آغاز ہوا تو سیکرٹری خارجیہ مکرم محمد داؤد مجوکہ صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے مکرم جری اللہ صاحب مربی سلسلہ کو تلاوت قرآن کریم کی دعوت دی۔ اس ہوٹل کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہوگا کہ کسی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا ہو۔ بعد ازاں امیر صاحب جرمنی نے ایک تعارفی ایڈریس پیش کیا اور بعض مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر پر حضورانور نے تاریخی خطاب فرمایا جس میں عیسائیت کی تاریخ اور اسلام کی تعلیم پیش کر کے تہذیب و تمدن کی وضاحت فرمائی اور دوٹوک الفاظ میں بتایا کہ اسلام کسی تہذیب کے لئے خطرہ نہیں ہے۔ حضور نے بڑے بڑے ممالک کو ان کے چھوٹے ممالک سے سلوک کے حوالہ سے آئینہ دکھایا اور انتباہ فرمایا کہ آج دنیا میں دیرپا امن قائم کرنے کے لئے ایک دوسرے کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ دنیا تباہی کے دھانے پر کھڑی ہے اور حالات کسی بھی لمحے سنگین صورت حال اختیار کر سکتے ہیں۔ (حضور انور کے اس خطاب کا مکمل اردو ترجمہ اخبار احمدیہ جرمنی میں شائع کیا جائے گا، انشاء اللہ)

نماز جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ جرمنی اکتوبر 2019ء کے دوران دو جمعے آئے۔ ان میں سے پہلے جمعہ کی ادائیگی کا انتظام فرانکفرٹ سے 60 کلومیٹر دور گیسن شہر میں کیا گیا تھا۔ اس کے لئے شہر کے Exhibition Centre میں متعدد بڑے بڑے ہال کرائے پر لئے گئے تھے جن میں چھ ہزار مردوزن کے لئے نماز جمعہ کا انتظام تھا۔ چنانچہ دور ونزدیک کی جماعتوں سے بکثرت احباب جماعت نے حضورانور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی، الحمدللہ۔ حضورِانور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں بدری صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر خیر فرمایا۔ دوسرا جمعہ حضورانور نے مہدی آباد (Nahe) میں پڑھایا۔ اس موقع پر حضورانور کا قیام بھی مہدی آباد میں حضورانور کے ذاتی نوتعمیر شدہ گھر میں تھا۔ یاد رہے کہ چند سال پہلے جماعت جرمنی نے حکومت سے اجازت لے کر مہدی آباد کی زمین کے ایک حصہ کو رہائشی بنا دیا تھا اور اس حصہ کو آٹھ قطعات میں تقسیم کر کے گھروں کی باقاعدہ منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ ان قطعات کو خریدنے کے لئے احباب جماعت کو پیش کش کی گئی تھی۔ چنانچہ چند پلاٹ خریدے جا چکے ہیں، ان میں سے سب سے اوّل حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک قطعہ خرید فرمایا تھا اور 2011ء میں اس کا سنگ بنیاد بھی رکھا تھا۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے ہمبرگ شہر میں ایک بڑا ہال کرائے پر لیا گیا تھا مگر گزشتہ جمعہ گیسن میں ہونے والے تجربہ کی بناء پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پروگرام میں فوری تبدیلی کی ہدایت فرمائی اور جمعہ کے لئے مہدی آباد کے اندر ہی انتظام کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اس کے لئے فوری طور پر دو وسیع وعریض مارکیاں لگائی گئیں جن میں ریجن شلیسوگ کی جماعتوں اور ہمبرگ کے بہت سے حلقوں سے آنے والے کئی ہزار احباب جماعت نے بڑی سہولت کے ساتھ نماز جمعہ حضور انور کی اقتداء میں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضورانور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ مسجدیں بنانے سے ہمارا مقصد پورا نہیں ہوگا بلکہ اس وقت پورا ہوگا جب ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دیں گے اور اپنی نمازوں کو قائم کریں گے، باجماعت نمازوں کے لیے مسجد میں آئیں گے، اپنی توجہ نمازوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف رکھیں گے، اسے قائم کریں گے۔ یہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں تفصیل سے واضح فرمایا کہ اصل یہی ہے کہ ہم اپنی نمازیں سنوار کر ادا کریں۔

ان ہر دو مواقع پر شاملین جمعہ کے لئے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

بیت السبوح میں نکاحوں کے اعلان کے بعد دعا

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی اکتوبر 2019ء کے دوران بچوں اور بچیوں کے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے پر آمین کی مندرجہ ذیل تقریبات منعقد ہوئیں:

بیت السبوح فرانکفرٹ:

16/اکتوبر بوقت قبل از نماز ظہر 35 بچیاں

16/اکتوبر بوقت قبل از نماز مغرب 36 بچے

18/اکتوبر بوقت قبل از نماز مغرب 36 بچے

19/اکتوبر بوقت قبل از نماز ظہر 35 بچیاں

مسجد خدیجہ برلن:

23/اکتوبر 2019ء قبل از نماز مغرب 24 بچے بچیاں

مسجد بیت البصیر مہدی آباد:

25/اکتوبر 2019ء قبل از نماز مغرب 29 بچے، بچیاں

اِک سے ہزار ہوویں

ہر احمدی کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے بچے یا بچی کے نکاح کا اعلان پیارے آقا کی زبان مبارک سے ہو، چنانچہ جن احباب کی خواہش پوری ہونے کے سامان ہو جاتے ہیں تو وہ خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ ایسا ہی ایک منظر مؤرخہ 19/اکتوبر 2019ء کو نماز مغرب وعشاء کے بعد بیت السبوح فرانکفرٹ میں بھی دیکھنے میں آیا جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 19 نکاحوں کا اعلان فرمایا اور ان کے ہر لحاظ سے کامیاب اور ثمر بار ہونے کے لئے دعا کی اور مبارکباد دی۔ علاوہ ازیں بیت البصیر، مہدی آباد میں مؤرخہ 26/اکتوبر 2019ء کو نماز مغرب وعشاء کے بعد مبلغ انچارج جرمنی مکرم مولانا صداقت احمد صاحب نے 4 نکاحوں کا اعلان کیا۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف فرما رہے اور آخر پر نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا بھی کرائی۔

اور پیاس بجھے گی برسوں کی

پاکستان سے خلیفۃ المسیح کی ہجرت کے نتیجہ میں احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد اپنے آقا کے براہ راست دیدار و ملاقات سے محروم ہے۔ ہزاروں لاکھوں افراد جماعت ایسے بھی ہیں جنہیں اپنی زندگیوں میں کبھی بھی خلیفۃ المسیح کی زیارت نصیب نہیں ہوئی۔ ان کی اس کیفیت کا احساس اور اندازہ مغربی ممالک میں آباد احباب شاید پوری طرح نہ لگا سکیں۔ تاہم جلسہ سالانہ کے مواقع پر ایسے نظارے دیکھنے میں آتے ہیں اور اُس وقت بھی جب حضور انور جرمنی کے دورہ پر تشریف لاتے ہیں۔ چنانچہ ہر دورہ کے موقع پر سینکڑوں ایسے احباب کی درخواستیں حضور انور کی میز پر ہوتی ہیں جو کسی نہ کسی طریق سے پاکستان اور دیگر ممالک سے یہاں پہنچ کر پیارے آقا سے ملاقات کے لئے تڑپ رہے ہوتے ہیں۔ ان میں بڑے بھی شامل ہوتے ہیں اور چھوٹے بھی، مرد بھی ہوتے ہیں اور خواتین بھی۔

چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ خاص طور پر دید کے ان ترسوں کے لئے وقت نکالتے، ان سے ملاقات فرما کر ان کی پیاس بجھاتے ہیں۔ انفرادی بھی اور اجتماعی بھی فیملی ملاقاتیں بھی ہوتی ہیں اور گروپس کی شکل میں بھی۔ ہر ایک سے پوری تسلی کے ساتھ ملتے، حال واحوال دریافت فرماتے اور ان کے ساتھ تصویر بنواتے اور خوشی ومسرت اور محبت سے مالا مال کر کے رخصت فرماتے ہیں۔ حضور انور کے حالیہ دورۂ جرمنی کے دوران ہونے والی ملاقاتوں کے اعداد وشمار کچھ اس طرح سے ہیں:

تاریخ	وقت	مقام	فیملیز	افراد	سنگل افراد	کل افراد
14/اکتوبر	قبل از دوپہر	بیت السبوح فرانکفرٹ	38	149	2	189
15/اکتوبر	قبل از دوپہر	بیت السبوح فرانکفرٹ	19	76	2	97
16/اکتوبر	قبل از دوپہر	بیت السبوح فرانکفرٹ	29	95	14	138
	بعد از دوپہر	بیت السبوح فرانکفرٹ	32	111	18	161
17/اکتوبر	بعد از دوپہر	بیت السبوح فرانکفرٹ	35	136	--	171
18/اکتوبر	بعد از دوپہر	بیت السبوح فرانکفرٹ	25	89	--	114
19/اکتوبر	قبل از دوپہر	بیت السبوح فرانکفرٹ	45	176	3	224
	بعد از دوپہر	بیت السبوح فرانکفرٹ	19	72	15	106
20/اکتوبر	قبل از دوپہر	بیت السبوح فرانکفرٹ	39	146	13	198
23/اکتوبر	قبل از دوپہر	مسجد خدیجہ برلن	41	145	11	197
24/اکتوبر	بعد از دوپہر	مہدی آباد ہمبرگ	35	114	11	160
25/اکتوبر	بعد از دوپہر	مہدی آباد ہمبرگ	19	81	--	100
26/اکتوبر	قبل از دوپہر	مہدی آباد ہمبرگ	40	141	--	181

ملاقات کرنے والے یہ احباب جرمنی کے دور دراز شہروں سے سینکڑوں کلومیٹرز کا سفر طے کر کے آتے رہے۔ علاوہ ازیں پاکستان، افریقہ، عرب ممالک، وسط ایشیائی ممالک اور یورپ کے متعدد ممالک سے بھی آنے والے احباب جماعت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے والے خوش نصیبوں میں شامل تھے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کے لئے یادگار لمحات

مؤرخہ 15/اکتوبر 2019ء کو حضورِ انور دوپہر سوا دو بجے جامعہ احمدیہ جرمنی میں رونق افروز ہوئے تو اساتذہ، طلبہ اور کارکنان جامعہ کی جانب سے اپنے شفیق امام کا پُرتپاک استقبال کیا گیا۔ اس کے فوراً بعد حضور نماز ظہر وعصر پڑھانے کے لیے جامعہ احمدیہ سے ملحق مسجد بیت العزیز میں تشریف لے گئے۔ نمازوں میں حضورِ انور کی اقتدا میں مقامی امارت کے پانچ حلقہ جات سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب شامل ہوئے جبکہ جامعہ احمدیہ کے اساتذہ، طلبہ اور کارکنان نے

جامعہ احمدیہ کے ہال میں نماز ادا کی جہاں مسجد سے امام کی آواز کے سنائی دینے کا مستقل انتظام موجود ہے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور پُرنور نے مسرور ہاسٹل کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد جامعہ کی گراؤنڈ میں لگائی گئی مارکی میں تشریف لائے جہاں دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔ کھانے کے بعد سب طلبہ جامعہ کے ہال میں آکر مقررہ ترتیب سے بیٹھ گئے تو حضور انور بھی وہاں تشریف لے آئے۔ یہاں حضور انور ایک گھنٹہ تک طلبہ میں رونق افروز رہے۔ اس دوران حضور انور نے صرف اُن طلبہ کو سوالات پوچھنے کا خصوصی طور پر موقع عطا فرمایا جو ویزا کی مشکلات کے باعث برطانیہ نہیں جاسکتے۔ اس کلاس کے بعد حضور انور نے ازراہ شفقت پہلے ہر کلاس، اساتذہ اور کارکنان جامعہ کے ساتھ تصاویر بنوائیں بعد ازاں ایک تصویر جملہ طلبہ جامعہ کے ساتھ ہوئی۔ پھر حضور انور اساتذہ جامعہ کی کنٹین میں موجود اساتذہ و کارکنان کے اہل وعیال کی طرف تشریف لے گئے۔ آخر پر کچن اور لائبریری کا معائنہ فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔

میٹنگز

حضور انور کے ہر دورہ کے موقع پر مختلف جماعتی اداروں کے ساتھ بھی میٹنگز ہوتی ہیں، اِس دورہ کے دوران دارالقضاء جرمنی کے اراکین کے ساتھ مؤرخہ 16/اکتوبر 2019ء کو ایک گھنٹہ تک حضور انور نے ملاقات فرمائی۔ اس میں حضور انور نے دارالقضاء کی کارکردگی کا جائزہ لیا، قضاء کے ساتھ ساتھ نظام جماعت کو بھی نہایت اہم نوعیت کی ہدایات سے نوازا۔

مؤرخہ 19/اکتوبر کو ناظمین جلسہ سالانہ جرمنی 2019ء کو عشائیہ کے موقع پر اپنی بابرکت شرکت سے نوازا۔

گزشتہ سال صدر مجلس کی حیثیت سے مکرم حسنات احمد صاحب (واقف زندگی) کے خدمت کے چھ سال پورے ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ جرمنی کے مشورہ پر مکرم احمد کمال صاحب، مربی سلسلہ کو صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی مقرر فرمایا تھا۔ اس دورہ کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے حضور انور کی خدمت میں سابق صدر مجلس کے اعزاز میں الوداعی تقریب منعقد کرنے اور اس میں شرکت کی درخواست کی تھی جسے حضور انور نے ازراہ شفقت منظور فرمالیا تھا۔ چنانچہ یہ تقریب مہدی آباد میں مؤرخہ 25/اکتوبر 2019ء کی شام ایک وسیع وعریض مارکی میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں جرمنی بھر سے قائدین مجالس، ریجنل قائدین اور نیشنل مجلس عاملہ کو مدعو کیا گیا تھا۔ حضور انور نے اس موقع پر ایک نہایت اہم خطاب کرتے ہوئے حاضرین کو اس اَمر کی طرف توجہ دلائی کہ ظاہری ڈیوٹیاں کر لینے سے ہی حفاظت خلافت کے تقاضے پورے نہیں ہوتے بلکہ اصل مقصد اُس وقت پورا ہوگا جب آپ خلیفہ وقت کی باتوں کو سنیں گے، سمجھیں گے اور ان پر عمل کرتے ہوئے انہیں آگے پھیلائیں اور پہنچائیں گے۔

تصاویر

اس دورہ کے دوران سب سے پہلے ویزبادن میں مجلس عاملہ اور اس سے اگلے روز جامعہ احمدیہ جرمنی میں حضور کے ساتھ تصاویر ہوئیں۔ ہر کلاس، اساتذہ اور کارکنان جامعہ کے ساتھ تصاویر کے بعد ایک تصویر جملہ طلبہ جامعہ کے ساتھ بھی ہوئی۔ اگلے روز ممبران دارالقضاء جرمنی کے ساتھ میٹنگ کے آخر پر حضور انور نے ازراہ شفقت تصویر بنوائی۔ علاوہ ازیں مؤرخہ 21/اکتوبر 2019ء کو فرانکفرٹ سے برلن کے لئے روانگی سے قبل اولڈ بوائز ٹی آئی کالج ایسوسی ایشن، تاریخ احمدیت کمیٹی جرمنی اور ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی کی درخواستوں پر ازراہ شفقت مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر تصاویر بنوائیں۔ اسی طرح برلن میں بھی دو مواقع پر تصاویر ہوئیں۔ ایک تو حضور انور ہوٹل آڈلون میں خطاب کے بعد باہر تشریف لائے تو Brandenburger Tor کی طرف کچھ دور تک تشریف لے گئے اور احباب کے ساتھ اس تاریخی مقام پر تصاویر بنوائیں اور پھر اگلے روز نماز ظہر سے قبل حضور انور مسجد خدیجہ برلن کے لان میں تشریف لائے اور مقامی احباب جماعت کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائے۔ مہدی آباد میں قیام کے آخری روز بھی مقامی احباب جماعت، مرکزی ضیافت اور حفاظت خاص کی ٹیموں کے ساتھ گروپ فوٹوز ہوئے۔ اسی طرح جرمنی میں قیام کے آخری روز اوسنابرک کے صدر جماعت کی درخواست پر بھی حضور انور نے مقامی مجلس عاملہ کو تصویر بنوانے کا شرف عطا فرمایا، الحمدللہ۔

نماز ہائے جنازہ

حضور انور نے اس دورہ کے دوران مؤرخہ 18/اکتوبر کو گیسن میں خطبہ جمعہ کے آخر پر مکرم خواجہ رشید الدین صاحب (UK) ابن مکرم مولوی قمرالدین صاحب کی وفات پر تعزیتی کلمات ارشاد فرمائے اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔ اسی روز بیت السبوح میں نماز مغرب سے پہلے مکرم مرزا عبدالمجید صاحب ابن مکرم مرزا عبدالرؤف صاحب کی نماز جنازہ حاضر اور چھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور مؤرخہ 24/اکتوبر کو مہدی آباد میں نماز ظہر سے قبل محترمہ کلثوم اختر صاحبہ زوجہ مکرم بشیر احمد صاحب کی نماز جنازہ حاضر اور پانچ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

محبتوں اور شفقتوں کے نظارے

پیارے آقا کے دورہ کے دوران ہر جگہ اور موقع پر حضور انور کی شفقتوں، عنایات، ہلکے پھلکے مزاح اور نصیحت کرنے کے واقعات ہوتے رہے ہیں۔ پہلے روز فرانس سے فرانکفرٹ آتے ہوئے موٹروے پر ایک حادثہ کی وجہ سے ٹریفک جام رہا۔ جس کی وجہ حضور انور کے قافلہ کو بھی دیر ہوگئی تھی، حضور انور کو بتلایا گیا تھا کہ ایک موٹر سائیکل سوار اس حادثہ میں شدید زخمی ہوا ہے۔ چنانچہ حضور انور کو اس اجنبی زخمی کا بھی اس قدر فکر رہا کہ آپ نے مکرم اطہر زبیر صاحب سے اگلے روز اُس زخمی کا فکر مندی اور کمال ہمدردی کے جذبات کے ساتھ ذکر فرمایا کہ اس بیچارے کا کیا حال ہوگا۔ جامعہ احمدیہ میں معائنہ کے دوران متعدد واقعات ہوئے۔ طلبہ سے ان کے اصل وطن کے بارہ میں دریافت فرمانے پر اگر کسی نے مردان بتایا یا ناروال کہا یا کسی اور جگہ کا نام لیا تو ہر کسی سے بغیر کسی تاخیر کے پوچھا کہ تم وہاں کی فلاں فیملی سے ہو؟ اسی طرح کچن کے کارکنان سے تفصیل سے گفتگو فرما کر انہیں نہال کر دیا۔ چلتے چلتے ایک استاد پر نظر پڑی تو انہیں بلا کر حال دریافت فرمایا اور ابھی دو قدم ہی آگے بڑھے تھے کہ انہیں

پھر بلایا اور ان کی ہمشیرہ کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ ان کی شادی ہوگئی ہے؟ گویا پیارے آقا مسائل اور پریشانیاں لکھنے والے اپنے خدام کے لئے نہ صرف دعائیں کرتے ہیں بلکہ اس حد تک بھی یاد رکھتے ہیں۔ ایک روز نماز مغرب سے قبل ایک خاتون اپنے بیٹے عزیزم عبدالواسع کو لے کر بیت السبوح آگئیں جو عرصہ دراز سے کومے میں ہے۔ حضورانور نے اسے پیار کیا اور دعا دی۔

مؤرخہ 18/اکتوبر کو گیسن میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ واپس تشریف لے جانے لگے تو حضورانور کی نظر ایک کمسن بچے عبدالرحمٰن ابن نعیم احمد بھٹی صاحب (جماعت Giessen) پر پڑی جسے بہت سے طبّی آلات لگے ہوئے تھے۔ حضورانور ایدہ اللہ اس بچے کے پاس کھڑے ہوگئے اور اس کے والد سے اُس کی تکلیف کی تفصیل دریافت فرمائی۔ اس بچہ کے والد نے بتایا کہ اس کا دل بالکل ختم ہوچکا ہے اور ڈاکٹرز نے ٹرانسپلانٹ کرنے کی تجویز دی ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ نے انہیں حوصلہ دلایا اور دعا دیتے ہوئے اپنی انگوٹھی چند لمحات کے لئے بچے کے ماتھے پر لگائے رکھی۔ ایسا ہی واقعہ مہدی آباد میں بھی ہوا جب مسجد کے سامنے اپنی بیمار بچی کے ساتھ کھڑے مکرم کاشف راٹھور صاحب (جماعت Schleswig) کو حضورانور نے دیکھا تو بے حد شفقت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے بچی کے ماتھے پر اپنی انگوٹھی لگاتے ہوئے دعا دی۔ فرانکفرٹ سے روانہ ہونے کے لئے بیت السبوح میں اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو حضورِانور تقریباً پندرہ منٹ تک اپنے عشاق کے درمیان موجود رہے، ضیافت کی ٹیم کے اراکین سے گفتگو فرمائی اور اسی ٹیم کے ایک رُکن مکرم رانا خالد محمود صاحب کے لیے ہومیوپیتھک دوا تجویز فرمائی، علاوہ ازیں مکرم شیخ شوکت صاحب آف فیصل آباد کے ساتھ غیر معمولی شفقت کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا کہ نعرے تو لگاتے ہو، کیا نعرہ تکبیر لکھنا بھی آتا ہے۔ اس پر حضورانور نے ان سے ہاتھ پر لکھنے کا ارشاد فرمایا۔ اسی طرح ایک نوجوان عزیزم عطاء الرحیم صاحب اور سیکرٹری تحریک جدید جرمنی مکرم حمید اللہ صاحب ظفر سے بھی مخاطب ہو کر انہیں شفقتوں سے نوازا۔ مہدی آباد میں ملاقاتوں کے بعد حضورانور اپنی رہائش گاہ کی طرف تشریف لے جارہے تھے کہ ایک دوست مکرم عظیم بٹ صاحب نے درخواست کی کہ حضور ان کے مہدی آباد میں ہی زیر تعمیر گھر کو برکت بخشیں تو حضورانور کمال شفقت سے اس گھر میں تشریف لے گئے اور قریباً دس منٹ تک انہیں نوازتے رہے۔

مسجد خدیجہ برلن روانگی سے قبل نماز ظہر کے لئے مسجد تشریف لے جارہے تھے تو حضورانور نے ایک نوجوان کو دیکھا جو بے اختیار جذباتی ہو کر رونے لگ گیا تھا۔ حضورانور نے اسے اپنے پاس بلایا اور وجہ دریافت فرمائی تو اس نے بتایا کہ اس کی ملاقات کی باری نہیں آسکی۔ اس پر حضورانور نے اسے اپنے ساتھ لگایا، دلاسا دیا اور اس کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

اللّٰھم صل علی محمد وآل محمد

محمدؐ مصطفٰے ہے مجتبٰے ہے

محمدؐ مصطفٰے ہے مجتبٰے ہے
محمدؐ مہ لقِا ہے دِل رُبا ہے

محمدؐ جامع حُسن و شمائل
محمدؐ مُحسن ارض و سما ہے

کمالات نبوت کا خزانہ
اگر پوچھو تو ختم الانبیاء ہے

شریعت اُس کی کامل اور مُدلّل
غذا ہے اور دُعا ہے اور شفا ہے

مبارک ہے یہ آنحضرتؐ کی اُمّت
کہ عالم اس کا مِثلِ انبیاء ہے

وہ سنگِ گوشۂ قصرِ رِسالت
یہی 'تورات' نے اس کو لکھا ہے

گِرا جس پر ہُوا وہ چُورا چُورا
گِرا جو اس پہ خود ٹکڑے ہوا ہے

کہا ہے سچ مسیحؑ ناصری نے
نُزول اس کا نُزولِ کِبریا ہے

نہیں دیکھا ہے ان آنکھوں نے اس کو
مگر دیکھا مثیلِ مصطفٰےؐ ہے

مرے تو ظِلّ سے ہی جب اُڑ گئے ہوش
تو پھر اصلی خدا جانے کہ کیا ہے

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب از بخار دل صفحہ 95

بابرگ و بار ہوویں اِک سے ہزار ہوویں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19/اکتوبر 2019ء کو بعد نماز عشاء بیت السبوح فرانکفرٹ جرمنی میں مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا

S.No	Name	Father`s Name	City/Country	Haq Mehar
1.	Mahida Zafar Faheem Ahmad Khan	Mashhood Ahmad Zafar Waseem Ahmad Khan	Nahe Zürich Switzerland	€4,000
2.	Aroob Nasir Sohaib Nasir	Tahir Ahmad Mohammad Sadiq Nasir	Frankfurt Iserlohn	€4,000
3.	Zara Ahmad Mohsin Ahmad	Amir Humayun Ahmad Tariq Amjad	Canada America	USD 20,000
4.	Naureen Mehro Ahmad Amir Mahmood	Mushtaq Ahmad Chattha Shahid Mahmood	Frankfurt Obertshausen	€10,000
5.	Famya Ahmad Fraset Ahmad Waraich	Qadeer Ahmad Basharat Ahmad Waraich	Berlin Hohenstein	€8,000
6.	Kashifa Aziz Tabish Ahmed	Aziz Ullah Irfan Ahmed	Kronberg Dreieich	€10,000
7.	Ilsa Khalid Qasid Ahmed	Haroon Ahmad(wali Rafiq Ahmad Khalid) Irfan Ahmad	Frankfurt Dreieich	€10,000
8.	Hasbana Saleem Toor Mohammad Rahil Hafiz	Saleem Ahmad Toor Mohammad Hafiz	Norderstedt Rüdesheim	€10,000
9.	Hadia Ahmad Sayyed Shahzad Ahmad	Mahmood Ahmad Sayyed Hamid Maqbool	Mettmann Neuss	€12,000
10.	Dure Maknoon Anjum Haroon Ahmad Mubarak	Ulfat Hussain Anjum(late)(wali Bilal Ahmad) Mahmood Mubarik	Hügelsheim Hügelsheim	€10,000
11.	Kiran Janjua Ghazanfar Ali	Mohammad Anis Janjua Nazeer Ahmed (Late)	Friedrichsdorf Bad Homburg	€10,000
12.	Manahil Butt Aqeel Babar	Wasim Ahmad Butt Babar Jalal	Wildberg Mörfelden-Walldorf	€10,000
13.	Amrana Javaid Ahmed Danyal Ahmed	Ahsan Javid Ilyas Ahmed	Offenbach Mainz	€7,000
14.	Munazzah Bhatti Kaleem Ahmed	Faheem Ahmed Bhatti Naeem Ahmed	Edingen-Neckarhausen Heilbronn	€10,000
15.	Sadaf Iqbal Saleem Mirza Talha Saleem	Naseem Iqbal Mirza Naeem Ahmed	Hamburg Hamburg	€7,000
16.	Mubashira Bhatti Mehran Mansoor	Muhammad Ali Bhatti Mansoor Ahmad Bhalli	Riedstadt Riedstadt	€7,000
17.	Farhana Khullat Usama Adeeb	Anwar Ahmad(wakeel Raweel Ahmad) Azhar ul Haq(Wakeel Azhar ul Haq)	Lahore Pakistan Rabwah Pakistan	Rs.150,000
18.	Mahera Najib Usman Tahir Hanif	Najib Ahmad Malik Muhammad Hanif	Reinheim Stutensee	€15,000
19.	Ghazala Irshad Waleed Ahmad Khan	Irshad Ahmad Khan(wakeel M Ammar A. Khan) Naeem Ahmad	Eitorf Babenhausen	€8,000
پیارے آقا کی موجودگی میں مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے 24/اکتوبر 2019ء کو بعد نماز عشاء مسجد بیت البصیر مہدی آباد میں مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان کیا				
1.	Quratul Ain Malik Rizwan Malik	Hafeez Ahmad Qureshi Arshad Ahmad Shahbaz	Alsbach-Haehnlein Darmstadt	€10,000
2.	Naila Kanwal Khawaja Misbahuddin Saif	Shabbir Ahmad Khawaja Falahuddin Saif (Late)	Nordhorn Hamburg	€12,000
3.	Lubna Tariq Yasir Ahmad Malik	Tariq Mahmood Nasir Ahmed Malik	Nauheim Lüdenscheid	€12,000
4.	Sadaf Khan Ahad Jan Khan	Mir Nasrullah Khan Ghulam Ullah Khan	Husum Amrum	€12,000

رپورٹ: حامد اقبال۔ استاد جامعہ احمدیہ جرمنی

جامعہ احمدیہ جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ورودِ مسعود

وہ جگہیں اور مقامات بڑے ہی بابرکت ہوتے ہیں جہاں خدا کے پیارے وجود قدم رنجہ ہوں۔ جو لمحے یہ مبارک وجود کسی جگہ گزارتے ہیں وہ لمحے بھی برکتوں سے بھر جاتے ہیں۔ ایسا ہی ایک موقع اس سال جامعہ احمدیہ جرمنی کے حصے میں آیا جب ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دورۂ جرمنی کے دوران جامعہ احمدیہ جرمنی تشریف لائے اور چند گھنٹے ہمارے درمیان رونق افروز رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جامعہ تشریف آوری اور جملہ انتظامات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی نے ایک کمیٹی بنائی۔ کام کو بہتر رنگ میں پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مختلف شعبہ جات بنائے گئے ان شعبوں میں شعبہ تیاری، جس کے ذمہ ہال، مارکی و کنٹین کی تیاری تھی۔ اسی طرح نظافت، سمعی و بصری، ضیافت، نظم و ضبط، وائنڈاپ وغیرہ شعبہ جات شامل تھے۔ سبھی شعبہ جات نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے سپرد فرائض سرانجام دیئے جس کے نتیجہ میں حضور انور کے یہاں ورود کے دوران جملہ انتظامات مربوط اور منظّم رہے۔

ورودِ مسعود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مؤرخہ 15/اکتوبر 2019ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوپہر دو بج کر چودہ منٹ پر جامعہ احمدیہ جرمنی میں ورودِ مسعود ہوا۔ مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی نے اساتذہ و طلبہ جامعہ جرمنی کے ہمراہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ جامعہ آمد کے فوراً بعد حضور انور نماز ظہر و عصر پڑھانے کے لئے مسجد بیت العزیز میں تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے لئے مقامی احباب جماعت کی کثیر تعداد موجود تھی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ جرمنی کے ہوسٹل میں تشریف لے گئے اور ہوسٹل کا معائنہ فرمایا اور بعض ہدایات سے نوازا۔ ہوسٹل کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کھانے کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں باربی کیو کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس موقع پر حضور انور کے افراد قافلہ اور طلبہ کے لئے مخصوص کی گئی میزوں پر بیٹھ کر کھانا کھایا۔ کھانے کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ طلبہ کے کھانے اور کھانا بنانے کے طریقہ کار کے متعلق ہدایات سے نوازتے رہے۔

کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طلبہ کو جامعہ کے ہال میں جانے کی اجازت عنایت فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جامعہ کے ہال میں تشریف لانے سے قبل ازراہِ شفقت باربی کیو تیار کرنے والے کارکنان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جامعہ کے ہال میں رونق افروز ہوئے اور طلبہ کو ملاقات کا شرف بخشا۔ ہال میں

طلبہ اپنی اپنی کلاسوں کی ترتیب سے بیٹھے تھے۔ اس دوران ایک طرف اساتذہ جامعہ احمدیہ بھی موجود رہے۔

طلبہ کے ساتھ نشست کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم حافظ احتشام احمد صاحب نے کی۔ بعدازاں عزیزم ظافر احمد صاحب نے حدیث پیش کی۔ عزیزم رانا شیراز احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام 'عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ' پڑھا۔ عزیزم محفوظ احمد منیر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کیا۔ بعدہ عزیزم صہیب احمد ناصر صاحب نے "خانہ کعبہ وقف زندگی کی بنیاد ہے" اور عزیزم سلیمان اختر صاحب نے "وقف کی اہمیت اور اس کی برکات" کے عنوان سے مضامین پڑھے۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازرہِ شفقت صرف اُن طلبہ سے گفتگو فرمائی جو قانونی رکاوٹوں کی وجہ سے بغرض ملاقات انگلستان نہیں جا سکے تھے۔ پیارے آقا نے ان میں سے ہر طالب علم سے پوری تسلّی سے اس کے حالات دریافت فرمائے، سوالات سنے اور جوابات عطا فرمائے۔ حضور انور نے کئی طلبہ سے دریافت فرمایا کہ ان کا پاکستان کے کس شہر سے تعلق ہے۔ جونہی کوئی طالب علم شہر کا نام بتاتا تو حضور انور اس کے خاندان کا دریافت فرماتے کہ فلاں خاندان سے ہو؟

اس ملاقات کے بعد پرنسپل صاحب کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تصاویر کی اجازت عنایت فرمائی۔ اس طرح تمام کلاسز کے طلبہ، اساتذہ اور کارکنان نے حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ آخر پر تمام طلبہ جامعہ احمدیہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گروپ تصویر بھی ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پرنسپل آفس، دیگر دفاتر اسی طرح سٹاف روم اور کلاس رومز کا معائنہ بھی فرمایا۔ دفاتر کے معائنہ کے بعد حضور انور خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ آج کے پروگرام کے لئے اساتذہ اور کارکنان کی بیگمات بھی مدعو تھیں۔

بعدازاں حضور نے جامعہ کے کچن، سٹور وغیرہ کا بغور معائنہ فرمایا، کچن میں تازہ ہوا کے انتظام کا جائزہ لیا اور بعض اہم ہدایات سے نوازا۔ اسی طرح میس میں موجود کارکنان کو بھی کھانے کے حوالے سے نصائح فرمائیں۔

کچن کے تفصیلی جائزہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ جامعہ احمدیہ کی لائبریری میں تشریف لائے اور کتب کی تعداد کے متعلق دریافت فرمایا۔ جس پر انچارج صاحب لائبریری نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً پندرہ ہزار کتب مع رسائل واخبارات لائبریری میں موجود ہیں۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ نے کتب احادیث خصوصاً جماعت کی طرف سے شائع کردہ بخاری و مسلم نیز خطبات مسرور کی جلدوں کا جائزہ لیا اور انہیں update کرنے کا ارشاد فرمایا۔

16:50 پر حضور انور ایدہ اللہ بیت السبوح کے لئے روانہ ہوئے تو طلبہ جامعہ احمدیہ نے پر جوش نعروں کی صداؤں میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہا۔

اساتذہ جامعہ احمدیہ جرمنی اکتوبر 2019ء اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ

کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں: مکرم طارق احمد ہیوبش صاحب، مکرم حماد ہیرٹر صاحب، مکرم شمس اقبال صاحب، مکرم طاہر احمد صاحب، مکرم احسن سعید صاحب، مکرم فاتح احمد ناصر صاحب، مکرم شعیب عمر صاحب، مکرم طلعت حفیظ صاحب، مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب، مکرم طارق احمد ظفر صاحب

کرسیوں پر دائیں سے بائیں:

مکرم مبارک احمد تنویر صاحب، مکرم منیر احمد منور صاحب، مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب (نیشنل امیر) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ، مکرم شمشاد احمد قمر صاحب (پرنسپل)، مکرم محمد الیاس منیر صاحب، مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب

بیٹھے ہوئے: مکرم حامد اقبال صاحب، مکرم سہیل ریاض صاحب، مکرم سرفراز احمد صاحب، مکرم عثمان احمد چیمہ صاحب

مسجد مبارک ویزبادن

تعمیر سے افتتاح تک

نوٹ: جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ کا ایک اور ورق قارئین کی خدمت میں اس درخواست کے ساتھ پیش ہے کہ اگر کسی دوست کے علم میں اس بارہ میں مزید معلومات ہوں یا کوئی امر تصحیح طلب ہو تو تاریخ کمیٹی جرمنی کو مطلع فرمائیں۔ یہ مضمون خاکسار نے مرتب کیا ہے۔ (صدر تاریخ کمیٹی جرمنی)

عرصہ دراز سے جماعت احمدیہ ویزبادن اپنے ہاں مسجد کی تعمیر کے لئے کوشاں تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس جماعت کو شروع سے ہی غیر معمولی مالی قربانی کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے۔ تجنید کے اعتبار سے بھی اس کا شمار جرمنی کی بڑی جماعتوں میں ہوتا ہے، اس لحاظ سے بھی مسجد ان کے لئے ایک ناگزیر ضرورت بن چکی تھی۔ مگر ہر طرح کی کوششوں کے باوجود مسجد کی تعمیر کی راہ میں ایک کے بعد دوسری مشکل آڑے آتی رہی۔ بالآخر قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا کے مطابق 2013ء میں وہ وقت بھی آ گیا جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہاں مسجد کے لئے زمین مل گئی۔

قطعہ زمین کی خرید

ویزبادن شہر کے مختلف علاقوں میں مسجد کے لئے مناسب جگہ کی تلاش جاری تھی کہ ایک مقامی دوست مکرم ضیاء اللہ ندیم صاحب نے اپنے لئے مکان خریدا۔ ان کے پڑوس میں ایک بڑا قطعہ اراضی خالی پڑا تھا۔ انہوں نے اس کے مالک کے بارہ میں دریافت کیا تو بعد از کوشش بسیار پتہ چلا کہ اس کے تین مالک ہیں اور یہ زمین اس وقت بینک کے پاس ہے اور نیلامی پر لگی ہوئی ہے۔ چنانچہ فوری کارروائی کر کے نیلامی پر متعلقہ شعبہ کے عہدیدار پہنچے۔ ابتداء میں اس کی قیمت ڈیڑھ ملین یورو لگائی گئی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرف فرمایا کہ جماعت کو صرف ساڑھے سات لاکھ یورو میں مل گئی اور اس کی خرید کا باقاعدہ معاہدہ مؤرخہ 29.05.2013 کو طے پایا، الحمد للہ۔ بعد ازاں اس پر مسجد کی تعمیر کی اجازت، نقشوں کی تیاری و منظوری اور دیگر قانونی مراحل طے پائے اور بالآخر 4/جون 2014ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کی تعمیر کا باقاعدہ آغاز دسمبر 2017ء میں ہوا اور مؤرخہ 14/اکتوبر 2019ء کو اس کی تکمیل پر حضور انور ایدہ اللہ نے ہی افتتاح فرمایا، الحمد للہ۔

مسجد کا نقشہ احمدی آرکیٹیکٹ مکرم وقاص بن ساجد صاحب نے تیار کیا اور تعمیر کی نگرانی مکرم سعید گیسلر صاحب نے کی۔ تعمیراتی کام مختلف کمپنیوں نیز جزوی طور پر وقارِ عمل کے ذریعہ بھی ہوا۔ تعمیر کے دوران لوکل تعمیراتی کمیٹی جس میں مکرم راشد غفار صاحب، مکرم کاشف نسیم صاحب، مکرم امان اللہ صاحب، مکرم شاہد سہیل صاحب، مکرم شیخ رافع احمد صاحب، مکرم مباہل احمد صاحب اور مکرم میاں عمر عزیز صاحب نے غیر معمولی ذمہ داری اور محنت و مشقت کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ قطعہ اراضی کا کل رقبہ 2970 مربع میٹر ہے اس پر تعمیر کی جانے والی مسجد

کا رقبہ 1300 مربع میٹر ہے۔ مسجد میں 750 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس مسجد کی چھت پر آٹھ میٹر چوڑا گنبد اور اس کے پہلو میں 12 میٹر اونچا ایک مینار بھی ہے۔ مجموعی طور پر 22 لاکھ یورو سے تعمیر ہونے والی یہ عمارت نماز کے لئے مختص دو ہالوں، ایک کثیر المقاصد ہال، پانچ دفاتر، لائبریری، کچن، سٹور اور مربی ہاؤس پر مشتمل ہے۔

اس مسجد کی تعمیر کے لئے یوں تو تمام احباب جماعت ہی اپنی اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانیاں پیش کرتے رہے ہیں تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مندرجہ ذیل دوستوں نے مبلغ 10 سے 35 ہزار یورو تک پیش کرنے کی توفیق پائی: مکرم محمد احمد صاحب، مکرم امان اللہ صاحب، مکرم عطاء الواسع صاحب، مکرم ملک وحید احمد صاحب، مکرم تصور احمد صاحب، مکرم محمود احمد بھٹی صاحب، مکرم عمر عزیز صاحب، مکرم رفیق احمد صاحب، مکرم محمد داؤد صاحب، مکرم راشد غفار صاحب۔

علاوہ ازیں بہت سی خواتین نے بھی اپنے زیورات پیش کئے۔ بعض خواتین کی اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ ایسی لگن تھی کہ برطانیہ منتقل ہوجانے کے باوجود اس کے لئے زیورات بھجواتی رہیں، فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سنگِ بنیاد

بدھ 4/جون 2014ء کی شام چھ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں ورود فرما ہوئے تو اس وقت کے لوکل امیر مکرم عبد البصیر بھٹی صاحب اور ریجنل مبلغ مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے مصافحہ کی سعادت حاصل کی پھر ویزبادن شہر کے سابق لارڈ میئر Mr. Sven Gerich اور نائب وزیر برائے سماجی بہبود و انٹیگریشن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ مسجد کے اس قطعہ زمین کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور ایک بڑا محرابی گیٹ بنایا گیا تھا۔ مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکیاں لگائی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردوں کی مارکی میں تشریف لائے جہاں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں مہمانوں کی کل تعداد 412 تھی۔ جن میں ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی Mr. Hans Peter Schickel، ہیسن کی صوبائی حکومت کی نمائندگی میں وزارت سماجی بہبود و انٹیگریشن کے نائب وزیر Mr. Jo Dreiseitel، پارلیمانی لیڈر Mr. Ernst-Ewald Roth، ممبران صوبائی اسمبلی Mr. Jörg-Uwe Hahn، Mr.Turgut Yuksl، Mrs. Kerstin Geis, Mr. Corrado Di Benedetto, Mr. Gerhard Merz, Mrs. Schott لوکل میئر Mr. Manfred Ernst، وزارت سماجی بہبود و انٹیگریشن کی عہدیدار Mrs. Jeanine Rudolph، پولیس ڈائریکٹر Mr. Dieter Kreppel، نمائندہ پولیس صوبہ ہیسن، نمائندہ پولیس ویزبادن شہر، غیرملکیوں کی کونسل کے سربراہ Mr. Fischer، کیتھولک چرچ کے پادری Mr. Stephan Arnold شامل تھے۔ علاوہ ازیں سٹی پارلیمنٹ کے 9 ممبران، پانچ عیسائی پادری، بدھ مت کے تین مقامی رہنما، سیاسی پارٹیوں کے چھ نمائندے، یونیورسٹیز کے 21 پروفیسر صاحبان، اساتذہ اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے بھی شرکت کی۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندوں اور صحافیوں نے اس تقریب کی کوریج کی۔ جرمنی کے مشہور قومی ٹی وی چینلز ZDF, RTL اور SAT-1 کے علاوہ صوبائی چینل Hessen3 نمائندے بھی آئے۔ اس کے علاوہ مشہور اخبارات Frankfurter Rundschau, Wiesbadener Kurier اور مقامی اخبار "Lokale Nachrichten" کے صحافی بھی آئے۔ ایک بڑی وسیع مارکی ان مہمانوں سے بھری ہوئی تھی۔

اس موقع پر ہونے والی تقریب میں تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ جس کے بعد شہر کی پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر Mr. Schickel نے لارڈ میئر کی نمائندگی میں اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: "عزت مآب خلیفۃ المسیح! آج کا دن جماعت احمدیہ کے لئے بڑا اہم اور بڑی خوشی کا دن ہے۔ آج کے دن کے لئے آپ لوگوں نے 25 سال انتظار کیا ہے۔ آج یہاں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب ہے اور یہ نہایت اہم دن ہے۔ مَیں اس خوشی کے موقع پر شہر کی پارلیمنٹ اور لارڈ میئر کی طرف سے سلام عرض کرتا ہوں اور نیک تمنّاؤں اور نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔ آپ کی جماعت شہر میں مختلف موقعوں اور پروگراموں میں بڑا فعّال اور مثبت کردار ادا کر رہی ہے۔" موصوف کے اس ایڈریس کے بعد صوبائی حکومت کی نمائندگی میں وزارت انٹیگریشن کے سیکرٹری آف سٹیٹ Mr. Dreiselel نے اپنے خطاب میں کہا: "عزت مآب خلیفۃ المسیح! میرے لئے یہ ایک اعزاز کی بات ہے کہ مَیں آج ایک اہم تقریب میں شامل ہو رہا ہوں اور مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔"

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں مہمانوں کا شکریہ ادا کیا، ان کے روشن خیال اور کھلے دل والا ہونے پر انہیں مبارکباد پیش کی اور اسلام کی پُرامن تعلیم پیش کرنے کے بعد فرمایا:

"مجھے امید ہے کہ یہاں کے احمدی اس مسجد کی تعمیر

کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر اپنے اندر جہاں روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں گے وہاں اس روحانیت کو علاقے میں پھیلانے والے بھی ہوں گے، دنیا کو فیض پہنچانے والے بھی ہوں گے۔ محبت اور پیار اور بھائی چارہ کو پھیلانے والے ہوں گے۔ اسلام کے خلاف جو شکوک وشبہات ہیں جو بعض لوگوں نے پیدا کئے ہوئے ہیں ان کو دور کرنے والے ہوں گے کہ اسلام کی تعلیم ایسی نہیں جو کسی قسم کی سختی یا تشدد کا حکم دیتی ہے بلکہ بعض لوگوں کے ایسے عمل ہیں جنہوں نے خود ساختہ تعلیم بنا کر اس کو اسلام کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ پس یہ ان کی خود ساختہ تعلیم ہے نہ کہ اسلام کی تعلیم کہ شدت پسندی کا اظہار کیا جائے یا سختی کی جائے یا تشدد سے کسی کے حقوق غصب کیے جائیں۔ اسلام تو وہ دین ہے جو پیار اور محبت پھیلانے والا ہے۔"

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنگ بنیاد رکھنے کے لئے مارکی سے باہر تشریف لائے اور دعاؤں کے ساتھ پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے ایک اینٹ رکھی۔ آپ کے بعد نائب وزیر Mr. Jo Dreiseitel، نائب صدر سٹی پارلیمنٹ Mr. Hans Peter Schickel اور ممبر صوبائی اسمبلی Mr. Ernst-Ewald Roth نے بھی ایک ایک اینٹ رکھی۔ بعد ازاں علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی:

مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، مکرم عبد الماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب (ریجنل مبلغ)، مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب (صدر مجلس انصار اللہ)، مکرم عطاء الحلیم صاحب (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)، مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ (نیشنل صدر لجنہ جرمنی)، مکرم وسیم غفار صاحب (نیشنل سیکرٹری تعلیم)، مکرم عبد البصیر بھٹی صاحب (لوکل امیر)، مکرم مسعود احمد صاحب (ناظم علاقہ)، مکرم عمر عزیز صاحب (زونل قائد)، مکرم طلعت سبیا صاحبہ (صدر لجنہ سٹی)، مکرم محمد محمود احمد صاحب (صدر حلقہ Nord)، مکرم ناصر احمد خان صاحب (صدر حلقہ West)، مکرم رفیع احمد طاہر صاحب (صدر حلقہ Süd)، مکرم مظفر احمد شمس صاحب (صدر حلقہ Mitte)، مکرم افضال احمد صاحب (صدر حلقہ Niedernhausen)، مکرم ملک وحید احمد صاحب (صدر حلقہ Ost)۔ ان کے علاوہ ایک واقفہ نو بچی عزیزہ دانیہ احمد اور ایک واقفِ نو طفل عزیزم عدنان احمد نے بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔

سنگ بنیاد کی اس تقریب کے دوران احباب جماعت ساتھ ساتھ ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم کی دعا کا ورد کرتے رہے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مارکی میں تشریف لے آئے جہاں ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس دوران مختلف مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس آ کر شرف ملاقات پاتے رہے۔ حضور انور از راہ شفقت ان سے گفتگو فرماتے اور مہمان شرف مصافحہ حاصل کرنے کی سعادت پاتے۔

(تلخیص از الفضل انٹرنیشنل لندن 20 جون 2014ء)

افتتاح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے پانچ بجے شام مسجد مبارک ویزبادن کے افتتاح کے لئے ورود فرما ہوئے تو لوکل امیر مکرم عمر عزیز صاحب، مربی سلسلہ مکرم فرہاد غفار صاحب، مکرم محمد مقسوم صاحب (جنرل سیکرٹری) اور مکرم راشد غفار صاحب (سیکرٹری جائیداد) نے مصافحہ کا شرف حاصل کرتے ہوئے سینکڑوں احباب جماعت کے ہمراہ حضور انور کا استقبال کیا۔ نیز شہر ویزبادن کے میئر کے نمائندہ Mr. Christoph Manjura نے حضورِ انور سے مصافحہ کی سعادت پائی۔ اس موقع پر حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں عزیزم دانیال بلال (واقفِ نو) نے جبکہ حضرت آپا جان صاحبہ مدّ ظلہا العالی حرم محترم حضور انور کی خدمت میں عزیزہ انیقہ احمد (واقفۂ نو) نے پھولوں کے گل دستے پیش کرنے کی سعادت پائی۔ حضرت آپا جان کے استقبال کے لیے محترمہ عطیہ نور احمد ہیوبش صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی) بھی موجود تھیں۔ حضور نے افتتاحی تختی کی نقاب کشائی کے بعد دعا کروائی اور مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لا کر نمازِ ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ بعد ازاں مسجد کی عمارت کا معائنہ

فرمایا اور جملہ بچیوں اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور مسجد کے احاطے میں بادام کا ایک درخت بھی لگایا۔

اس کے بعد حضور انور شہر کے وسط میں واقع کُورہاؤس (Kurhaus) کی عمارت میں تشریف لے گئے۔ اس جگہ مختلف تقریبات، سیمینارز اور سمپوزیم وغیرہ منعقد ہوتے ہیں۔ اس عمارت کا ستونوں والا ہال جس کی لمبائی 129 میٹر ہے، یورپ میں اپنی نوعیت کا سب سے لمبا ہال ہے۔ اسی ہال میں مسجد مبارک کے افتتاح کی خوشی میں ایک شاندار اور باوقار تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس نشست میں 370 مہمانوں سمیت ساڑھے چار سو کے قریب افراد نے شرکت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پونے سات بجے کے قریب اس ہال میں رونق افروز ہونے پر شہر کے لارڈ میئر Mr. Gert-Uwe Mende نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور کرسیٔ صدارت پر تشریف فرما ہوئے تو پروگرام کا آغاز ہوا۔ مکرم ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ صاحب (سیکرٹری امور خارجیہ جرمنی) نے نظامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ مکرم دانیال داؤد صاحب نے سورۃ البقرۃ کی آیات 128 تا 130 کی تلاوت کی اور ان آیات کا جرمن ترجمہ مکرم نوشیروان خان صاحب نے پڑھنے کی سعادت پائی۔ بعد ازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت احمدیہ جرمنی) نے ویزبادن شہر، جماعت احمدیہ ویزبادن نیز مسجد مبارک ویزبادن اور عمومی طور پر جماعت احمدیہ مسلمہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔ مکرم امیر صاحب نے جماعت احمدیہ کی تقریبات اور پروگرامز کا ذکر کرتے ہوئے شہر کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا کہ وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ اس کے بعد بعض مہمانوں نے بھی تقریب سے خطاب کیا جن میں مقامی کونسلر Mr. Christoph Manjura، ممبر صوبائی اسمبلی Mr. Frank-Tilo Becher، لارڈ میئر Mr. Gert-Uwe Mende شامل تھے۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

مہمان مقررین کی تقاریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے اردو میں خطاب فرمایا جس کے رواں جرمن ترجمہ کا منظم انتظام موجود تھا۔

تشہد، تعوّذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور نے تمام معزز مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ عطا فرمایا اور فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ اس ہال میں اس فنکشن کا انعقاد اس لیے کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس شہر میں ایک مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور یہ جماعت احمدیہ کے لیے تو خالصۃً مذہبی فنکشن ہے اور خوشی کا باعث ہے۔ لیکن مجھے یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ اس شہر کے لوگ بڑے کھلے دل اور دماغ کے ہیں اور انہوں نے جماعت احمدیہ مسلمہ کے اس مذہبی فنکشن میں جو ان کی مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر اس کے افتتاح کا فنکشن تھا اس میں شامل ہونے کے لیے نہ صرف حامی بھری بلکہ شامل بھی ہوئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مسجد بنانے کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ ہمیں ایک ایسی جگہ میسر آجائے جہاں ہم اپنی مذہبی تعلیم کے مطابق ایک خدا کی عبادت کر سکیں۔ مغربی دنیا میں، غیر مسلم دنیا میں بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مسجد میں شاید غلط قسم کی منصوبہ بندی بھی ہوسکتی ہے، بعض شدت پسند لوگ بھی آسکتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم نے جو مسجد کا مقصد بتایا ہے وہ یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت کے لیے جمع ہوں اور پھر یہ بھی بتایا کہ تمہاری عبادت بھی ایسی ہونی چاہیے جو خدا تعالیٰ کے حق کے ساتھ ساتھ بندوں کے حق بھی ادا کرنے والی ہو۔ حضور نے مزید فرمایا کہ: حقیقی مسلمان صرف عبادت ہی نہیں کرتے بلکہ ایک دوسرے کا حق بھی ادا کرتے ہیں، خیال رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ قرآنِ کریم میں ہمسایوں کے حقوق کا ذکر ہے۔ اور ہمسائے سے مراد انسان کے ساتھ رہنے والے، اس کے ساتھ سفر کرنے والے، اس کے ساتھ کام کرنے والے وغیرہ سب لوگ ہیں۔ اس شہر میں ایک

باقی صفحہ 40 پر

گرم چشموں کا شہر

ویزبادن Wiesbaden

سید سعادت احمد

ویزبادن جرمنی کے صوبہ ہیسن Hessen کا دارالحکومت ہے جو مشہور دریا رائن (Rhein) کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔ آبادی کے لحاظ سے یہ فرانکفرٹ کے بعد صوبے کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ شہر کی آبادی تقریباً دو لاکھ اکانوے ہزار نفوس پر مشتمل ہے جس میں سے 22 فیصد پروٹسٹنٹ اور 20 فیصد کیتھولک عیسائی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کی آبادی کا تناسب 13 فیصد ہے۔ شہر کی آبادی کے لحاظ سے قریباً 38.5 فیصد افراد غیر جرمن ہیں اور دنیا کی مختلف قوموں کے لوگ یہاں آباد ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں امریکی افواج کی ایئر بیس ہونے کی وجہ سے قریباً گیارہ ہزار امریکی شہری بھی مقیم ہیں۔

ویزبادن کا شمار یورپ کے قدیم ترین اسپا شہروں (Kurstadt) میں ہوتا ہے۔ اس کا پرانا نام Wisibada تھا یعنی سبزہ زاروں میں حمام۔ اس شہر کی تاریخ دو ہزار سال پرانی ہے۔ 6ء سے 15ء کے درمیان رومیوں نے یہاں کے گرم پانی والے چشموں کی وجہ سے اس کی اہمیت سمجھتے ہوئے اس علاقہ میں ایک قلعہ تعمیر کیا۔ تاریخ میں باقاعدہ طور پر 828ء سے ویزبادن کا بحیثیت شہر ذکر ملتا ہے۔

حمام

یہ شہر گندھک کے گرم چشموں کی وجہ سے بھی مشہور ہے اور جلدی امراض کے مریض یہاں بکثرت اپنے علاج کے لئے آتے ہیں۔ سب سے پہلے رومیوں کے ذریعہ ان چشموں کے استعمال کا ذکر تاریخ میں ملتا ہے۔ ایک وقت میں یہاں 26 گرم چشمے تھے۔ 2008ء میں ان کی تعداد کم ہو کر 14 رہ گئی تھی۔ قرونِ وسطیٰ کے بعد سے ویزبادن شہر میں عوامی غسل خانوں کا کاروبار اہم ہو گیا۔ 1370ء تک یہاں 16 پبلک باتھ ہاؤسز تھے۔ 1800ء تک اس شہر میں 2239 باشندے اور 23 حمام خانے تھے۔ 1900ء تک شہر کی آبادی قریباً چھیاسی ہزار افراد ہو چکی تھی جبکہ یہاں سالانہ ایک لاکھ چھبیس ہزار زائرین کی میزبانی کی جاتی تھی۔ ایک عرصہ تک ویزبادن میں جرمنی کے دوسرے شہروں کی نسبت سب سے زیادہ امیر افراد مقیم رہے۔ آجکل بھی یہ جرمنی کا دسواں امیر ترین شہر سمجھا جاتا ہے۔

مشہور مقامات

The Palace Square
(Schlossplatz)

The Palace Square شہر کے وسط میں واقع ہے، جس کے چاروں طرف متعدد شاندار عمارتیں ہیں جو تاریخی اہمیت کی حامل ہیں۔ یہاں پر موجود سٹی پیلیس (Stadtschloss) کی تعمیر 1841ء میں ہوئی۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد اس عمارت کو فرانسیسی اور برطانوی قابض فوجوں کے ہیڈ کوارٹر کے طور پر استعمال کیا گیا۔ 1930ء کے بعد یہاں ایک عجائب گھر قائم کر دیا گیا۔ جنگ عظیم دوئم کے بعد 1946ء میں امریکی قابض فوج نے صوبہ ہیسن کی تشکیل دینے کے بعد ویزبادن شہر کو صوبائی دارالحکومت کا درجہ دے دیا۔ اس وقت سے سٹی پیلیس کو صوبائی اسمبلی ہال (Landtag) کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

سپا ہاؤس اور تھیٹر
(Kurhaus&Theater)

آخری جرمن بادشاہ قیصر ولیم دوئم کی خواہش پر 1904ء سے 1907ء کے درمیان نیو کلاسیکل طرز تعمیر پر Kurhaus سپا ہاؤس تعمیر کیا گیا تھا۔ کُورہاؤس کے سامنے ایک وسیع لان ہے جسے بولنگ گرین کہا جاتا ہے۔ بولنگ گرین کے ایک طرف کُورہاؤس کولونیڈ ہے جو 1827ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ ایک 129 میٹر لمبا ہال ہے اور اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ یورپ کا سب سے لمبا ستونوں والا ہال ہے۔ دوسری طرف تھیٹر کی عمارت ہے، جو 1839ء میں تعمیر کی گئی تھی۔ یہاں آج کل ہیسن کا سرکاری تھیٹر قائم ہے۔

St.Bonifatius گرجا گھر

St. Bonifatius نامی کیتھولک چرچ 1845ء سے 1849ء تک Gothic Revival انداز میں Philipp Hoffmann نے تعمیر کیا تھا اور Saint Boniface کے لئے وقف کیا تھا۔

گرجا گھر St.Elizabeth's Church

سینٹ الزبتھ نامی روسی آرتھوڈوکس چرچ ویزبادن شہر کے شمالی پہاڑ نیروبرگ پر واقع ہے اور اسے کافی دور سے دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ گرجا گھر 1847ء سے 1855ء تک Nassau کے ڈیوک ایڈولف نے اپنی بیوی Elizabeth Mikhailovna کی اچانک وفات پر اس کی یاد میں تعمیر کروایا تھا۔

نیروبرگ Neroberg

ویزبادن شہر کے شمال میں نیروبرگ نامی ایک اونچا پہاڑ ہے۔ اس پہاڑی کی چوٹی سے پورے شہر اور گردونواح کا خوبصورت نظارہ کیا جاسکتا ہے۔ ایک منفرد ریل گاڑی Nerobergbahn شہر کو اس پہاڑی سے ملاتی ہے۔

محل بیبریش Biebrich Palace

1702ء میں Prince Georg August Samuel of Nassau-Idstein نے یہ محل تعمیر کروایا تھا جو شہر کے علاقہ بیبریش میں دریائے رائن کے کنارے واقع ہے۔

حکومتی ادارے

ویزبادن شہر میں صوبائی دارالحکومت ہونے کی وجہ سے صوبائی حکومتی دفاتر اور وزارتیں بھی قائم ہیں۔ ان کے علاوہ یہاں جرمنی کے وفاقی ادارہ برائے شماریات (Statistisches Bundesamt) اور وفاقی محکمہ کریمینل پولیس (Bundeskriminalamt) کے صدر دفاتر بھی قائم ہیں۔

مساجد

ویزبادن شہر میں کئی مساجد بھی ہیں جن میں ترکی اور مراکش سے تعلق رکھنے والے سنی اور شیعہ مسلمانوں کی مساجد شامل ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو بھی یہاں اپنی پہلی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے جس کا نام مسجد مبارک رکھا گیا ہے۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد 4/جون 2014ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے رکھا تھا اور آپ نے ہی 14/اکتوبر 2019ء کو اس کا افتتاح فرمایا۔

بقیہ: مسجد مبارک ویزبادن از صفحہ 38

ہزار کے قریب احمدی رہتے ہیں تو اس لحاظ سے تو سارا شہر ہی احمدیوں کی ہمسائیگی میں آجاتا ہے۔ اور ہمسائے کا کیا حق ہے؟ اس بارے میں حضرت بانیٔ اسلام ﷺ نے فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے ہمسائے کے حقوق ادا کرنے کی اس قدر تاکید کی کہ مجھے لگا کہ گویا اس کو وراثت میں بھی حصہ دار بنا دیا جائے گا یعنی اس کا اس قدر خیال رکھنے کا حکم ہے جیسا کہ قریبی، خونی رشتہ داروں کا خیال رکھا جاتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ اس شہر کے احمدیوں نے مسجد بننے سے قبل خدمتِ خلق کے جو کام کیے ہیں اب اس مسجد کے بننے کے بعد پہلے سے بڑھ کر کریں گے اور دنیا کو بتائیں گے کہ حقیقی اسلام یہ ہے کہ جہاں خدا تعالیٰ کی طرف توجہ ہو وہاں خدا کی مخلوق کی بھی خدمت ہو۔

حضورِ انور نے احمدیوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ یہ اس ملک کا بڑا احسان ہے کہ انہوں نے آپ کو جگہ دی ہے اور آپ یہاں آزادی سے عبادت کر سکتے ہیں۔ اب اس احسان کا بدلہ آپ تب ہی اتار سکتے ہیں جب اس ملک کے لیے پوری دیانت داری کے ساتھ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ خدمت کریں گے۔ یہی حقیقی integration ہے۔ اور جب تک ہماری یہ سوچ رہے گی مجھے امید ہے کہ جماعت احمدیہ کی نیک نامی بھی رہے گی اور آپ لوگ بھی یہی محسوس کریں گے کہ جماعت احمدیہ کی مسجد کسی فتنے اور فساد کی جگہ نہیں بلکہ احمدی پہلے سے بھی بہتر طور پر آپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ مجھے پتہ لگا ہے کہ لارڈ میئر صاحب مسجد کے علاقے میں ہی رہتے ہیں اور احمدیوں کی تعریف بھی کرتے ہیں کہ وہ معاشرے کا صحت مند حصہ بنتے ہیں۔ اب میں احمدیوں کو کہتا ہوں کہ مسجد کے بننے کے بعد تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ شہر کے لوگوں اور ملک کے لوگوں کی خدمت کریں اور ثابت کریں کہ ہم امن کی فضا میں رہنا چاہتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم لوگوں کو یہ چیز دیکھنی چاہیے کہ ہم لوگ انسان ہیں اور جیسا کہ میں نے شروع میں کہا خدا تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم کی پہلی سورت میں ہی یہ بتا دیا کہ وہ ربّ العالمین ہے۔ وہ یہودیوں کا بھی خدا ہے، وہ عیسائیوں کو بھی خدا ہے اور ہندوؤں کا بھی اور مسلمانوں کا بھی اور ہر ایک سے رحم کا سلوک کرنے والا ہے۔ اور جو مذہب کو نہیں مانتے، جو خدا کو نہیں مانتے وہ ان کا بھی خدا ہے۔ وہ ان کو بھی ضروریات زندگی مہیا کر رہا ہے۔ اور باقی جو مذہب پر نہ عمل کرنا ہے، خدا کو نہ ماننا ہے یا مذہبی تعلیمات پر عمل نہ کرنا ہے یا خدا کے مقابلے پر کسی کو کھڑا کرنا ہے اس کی سزا اگر ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ اگلے جہان کی زندگی میں ہے نہ کہ اس میں۔ اور اس جہان میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے کہ تم ہر ایک سے شفقت اور پیار اور محبت کا سلوک کرو بلکہ قرآن کریم میں یہاں تک لکھا ہوا ہے کہ مذہب کے بارے میں، امن قائم رکھنے کے لیے محبت اور پیار کی فضا کو قائم کرنے کے لیے تم لوگ کسی کے بتوں کو بھی بُرا نہ کہو۔ کیونکہ پھر اس کے مقابلے میں وہ تمہارے خدا کو بُرا کہیں گے۔ پھر آپس میں گالم گلوچ کا یہ سلسلہ چل جائے گا اور پھر اس سے پیار اور محبت اور امن کی فضا قائم نہیں رہ سکے گی۔ اس لیے قرآن کریم کی تعلیم کو اگر دیکھیں تو وہاں تو ہر جگہ یہی نظر آئے گا کہ جتنی نرمی کی تعلیم ہے اس پر ہمیں عمل کرنا چاہیے۔ اور یہی ہماری جماعت احمدیہ کی تعلیم ہے اور یہی تعلیم ہے جس کو ہم دنیا میں اسلام کے حوالے سے پھیلاتے ہیں۔ اور یہی تعلیم ہے جس پر ہم عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے یہاں کے رہنے والے احمدی پہلے سے بڑھ کر اس مسجد کی تعمیر کے بعد اس تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے اور اس علاقے میں، اس شہر میں اسلام کی جو پیار اور محبت کی تعلیم ہے اور اپنے دوستوں سے ان کے اپنے رویے پہلے سے بڑھ کر پیار اور محبت کو پھیلانے والے ہوں گے۔ اور میں دعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ توفیق بھی عطا فرمائے، آمین۔

حضور انور نے 7 بج کر 55 منٹ پر اجتماعی دعا کروائی۔

جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

پروگرام کے بعد مقامی پریس کے بعض نمائندگان سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ملاقات فرمائی۔

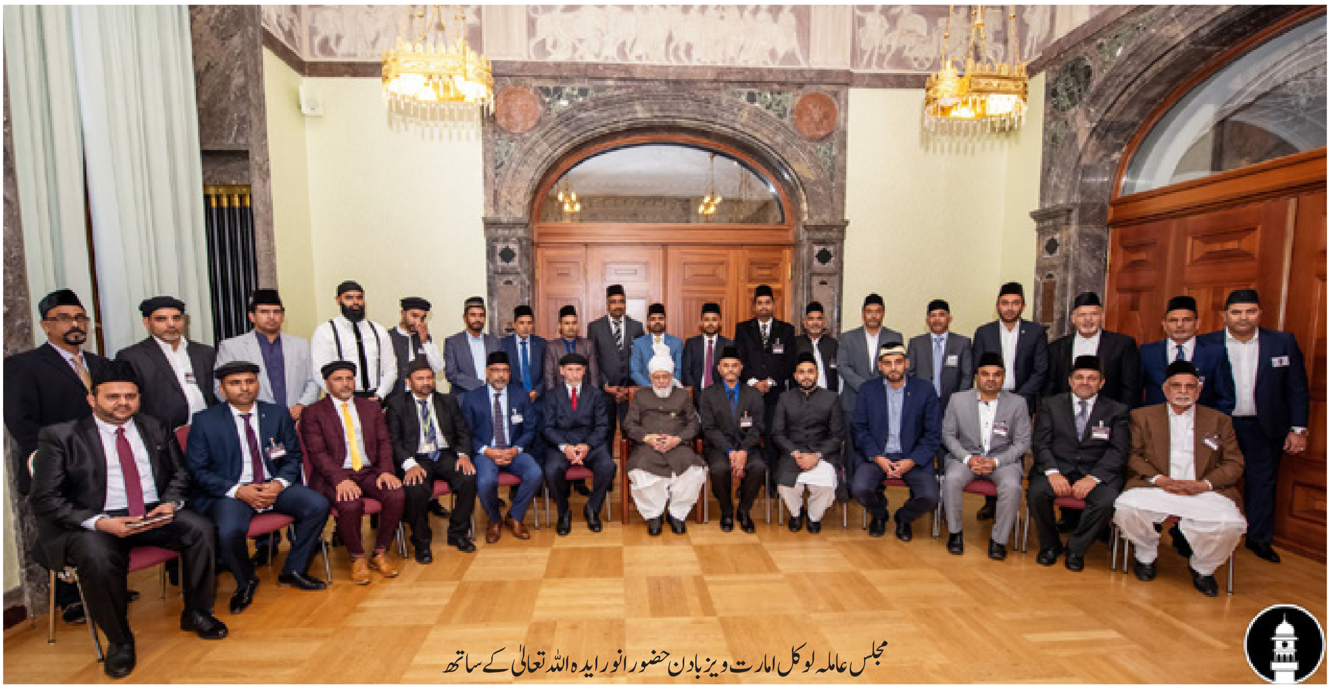

مجلس عاملہ لوکل امارت ویزبادن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

جماعت احمدیہ

ویزبادن Wiesbaden

نوٹ: جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ کے سلسلہ میں ایک اَور ورق قارئین کی خدمت میں اس درخواست کے ساتھ پیش ہے کہ اگر کسی دوست کے علم میں اس بارہ میں مزید معلومات ہوں یا کوئی امر تصحیح طلب ہو تو تاریخ کمیٹی جرمنی کو مطلع فرمائیں۔ یہ مضمون مکرم محمد انیس دیالگڑھی صاحب ممبر تاریخ کمیٹی نے مرتب کیا ہے۔ (صدر تاریخ کمیٹی جرمنی)

شہر ویزبادن میں آباد ہونے والے اولین احمدی مکرم رانا محمد صفدر صاحب (حال یو۔کے) ہیں۔ ان کے 15 جنوری 1985ء کو یہاں آنے کے جلد بعد تین اور احمدی مکرم نعیم احمد صاحب، مکرم محمد رزاق صاحب اور محترمہ نعیمہ صاحبہ اپنے چار سالہ بچے بلال کے ساتھ اس شہر میں سکونت پذیر ہوئے۔ ان اوّلین احمدیوں کو اُس وقت جماعت Mainz میں شامل ہونے کی ہدایت کی گئی مگر چونکہ Mainz شہر دوسرے صوبہ میں ہے اور ان احباب کو وہاں جانے کی اجازت نہیں تھی لہٰذا چند ماہ بعد اوائل 1985ء میں ہی ویزبادن میں جماعت قائم کر دی گئی۔ یہاں آنے والا اوّلین بچہ عزیزم بلال اب خود بچوں والا ہے اور اس کی ایک بچی واقفہ نو ہے جسے مسجد مبارک کے سنگ بنیاد کے لئے حضور انور کی ویزبادن تشریف آوری کے موقع پر حضرت آپا جان صاحبہ کو پھول پیش کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

جماعت ویزبادن کے پہلے صدر جماعت مکرم رانا محمد صفدر صاحب مقرر ہوئے۔ 1990ء میں تجنید بڑھ جانے پر یہاں باقاعدہ اِنتخابات عمل میں آئے اور مکرم رانا محمد صفدر صاحب ہی صدر جماعت منتخب ہوئے۔ مکرم عبد اللطیف بھٹی صاحب پہلے زعیم انصار اللہ اور مکرم یاسین صاحب پہلے قائد مجلس خدام الاحمدیہ جبکہ مکرمہ عابدہ نصیر قریشی صاحبہ پہلی صدر لجنہ مقرر ہوئیں۔ 1995ء میں مکرم عبد البصیر بھٹی صاحب صدر جماعت منتخب ہوئے۔ 1996ء میں مقامی احمدیوں کی تعداد مزید بڑھ جانے کی وجہ سے یہاں حلقہ بندی کر کے لوکل امارت تشکیل دی گئی۔ اُس وقت صرف تین حلقے تھے بعد میں یہ حلقے مزید بڑھ گئے۔ اِس وقت (2019ء) مندرجہ ذیل حلقہ جات ہیں۔

ویزبادن اوسٹ۔ ویزبادن ویسٹ۔ ویزبادن مٹے۔ ویزبادن زیوڈ۔ ویزبادن نورڈ اور نیڈرن ہاؤزن

مکرم منظور احمد شاد صاحب حال برطانیہ سب سے پہلے لوکل امیر مقرر ہوئے۔ مکرم عبد الباسط بھٹی صاحب حال برطانیہ پہلے زعیم انصار اللہ جبکہ مکرمہ امۃ النصیر قدسیہ صاحبہ پہلی لوکل صدر لجنہ مقرر ہوئیں۔

پہلا نماز سینٹر Markt Str. 10 پر تھا بعد میں Ludwig Str.5 میں ایک کمرے کو بطور نماز سینٹر استعمال کیا جانے لگا کیونکہ اکثر احباب اسی عمارت میں رہائش پذیر تھے۔ 1991ء میں کچھ عرصہ کے لئے Kaiser Friedrich Ring5 کو بھی بطور نماز سینٹر استعمال کیا جاتا رہا۔ اپریل 2002ء میں شہری انتظامیہ کی طرف سے Mainzer Str.166 پر واقع ایک ہال جماعت کو نمازوں کی ادائیگی اور دیگر پروگراموں کے انعقاد کے لئے مہیا کیا گیا۔ یہاں 250 افراد کے نماز ادا کرنے کی گنجائش تھی۔

مئی 2013ء میں مسجد کی تعمیر کے لئے 2912 مربع میٹر کا رقبہ خریدا گیا جس کا سنگِ بنیاد 4/ جون 2014ء کو سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے رکھا۔ مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر مورخہ 14/ اکتوبر 2019ء کو اس کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک سے عمل میں آیا۔

جماعت ویزبادن کی موجودہ تجنید 900 سے زائد افراد پر مشتمل ہے۔ یہ جرمنی کی بڑی اور فعال جماعتوں میں شمار

ہوتی ہے اور مالی قربانی کے ہر میدان میں ہمیشہ پیش پیش رہی ہے نیز تحریک جدید اور وقفِ جدید کے سال کے آغاز پر حضرت امیر المومنین کے خطبات میں اس جماعت کا نام اوّلین جماعتوں میں ہوتا ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

خدمت کی توفیق پانے والے مربیان سلسلہ میں سرفہرست مکرم ملک منصور عمر صاحب اور مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مرحوم کا نام ہے۔ ان کے بعد علی الترتیب مکرم مولانا مسعود احمد صاحب جہلمی مرحوم، مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب، مکرم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب، مکرم مولانا محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔ اکتوبر 2017ء سے یہاں مکرم مولانا فرہاد غفار صاحب مربی سلسلہ تعینات ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے میدان میں بھی یہ جماعت بہت فعال ہے۔ کثرت سے تبلیغی نشستیں منعقد کرتی رہی ہے ان میں بوسنین، جرمن، عرب، البانین اور ترک مہمانوں کے ساتھ ہونے والی مجالس قابلِ ذکر ہیں۔ مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب مرحوم۔ مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی اور مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب مرحوم جرمن نشستوں میں شامل ہوئے۔ جبکہ عربی تبلیغی مجالس میں مکرم حلمی شافعی صاحب مرحوم اور بعض مربیان کرام بھی شامل ہوتے رہے ہیں۔ ان تبلیغی مجالس کے نتیجہ میں بہت سی بیعتیں بھی ہوئیں جن میں زیادہ تعداد بوسنین افراد کی ہے۔ علاوہ ازیں متعدد مرتبہ جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد بھی ہوا۔

یہ جماعت خلفاء احمدیت کی میزبانی کی سعادت سے بھی کئی دفعہ فیضیاب ہو چکی ہے۔ مئی 1993ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ دریائے رائن کے کنارے Mainz Kastel کے مقام پر ایک پارک میں پکنک کے پروگرام میں تشریف لائے۔ دوسری مرتبہ حضورؒ جرمن مہمانوں کے ساتھ تبلیغی نشست کی غرض سے 1997ء میں جلسہ سالانہ جرمنی کے انعقاد کے بعد یہاں رونق افروز ہوئے۔ Mainz-Kostheim کے Bürgerhaus میں جرمن مہمانوں کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

80 کے قریب جرمن مہمان اس بابرکت مجلس میں شامل ہوئے تھے۔ 2012ء میں ویزبادن کی سرزمین سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے قدومِ میمنت لزوم سے پہلی مرتبہ باریاب ہوئی۔ اس وقت حضور انور صوبہ Hessen کی صوبائی اسمبلی میں Mr. Thorsten Schäfer-Gümbel کی دعوت پر یہاں تشریف لائے تھے۔ دوسری مرتبہ مسجد مبارک ویزبادن کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے حضور انور 4 جون 2014ء کو تشریف لائے۔ شہر کے سیاسی اور مذہبی رہنما بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ اس پروگرام کی تفصیلی رپورٹ "الفضل انٹرنیشنل" کے 20 جون 2014ء کے شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔ تیسری مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مؤرخہ 14 اکتوبر 2019ء کو یہاں مسجد مبارک کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ حضور نے نماز ظہر وعصر پڑھائیں اور اس کے بعد شہر کے قدیمی اور تاریخی ہال Kurhaus Wiesbaden تشریف لے گئے جہاں 370 مہمانوں کو مسجد کے افتتاح کی خوشی میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

ویزبادن شہر کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک معروف صحابی حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی 1914ء میں یہاں تشریف لائے جبکہ آپ لندن میں زیرِ تعلیم تھے آپ نے اس کا ذکر اپنی سوانح عمری "تحدیث نعمت (طبع اوّل)" کے صفحہ 99 پر کیا ہے۔ 1992ء میں ایک معروف قانون دان اور مخلص خادم دین مکرم مجیب الرحمٰن صاحب مرحوم ایڈووکیٹ (سابق امیر ضلع راولپنڈی) حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہدایت پر یہاں آکر ججز اور قانون دانوں سے ملاقات کی اور انہیں پاکستان میں جماعتی حالات کی تفصیل بتائی۔

ماہانہ اجلاسات کے علاوہ سیرت النبی ﷺ، یوم مسیح موعودؑ، یوم مصلح موعودؓ اور یوم خلافت کے پروگرام یہاں باقاعدگی سے منعقد ہوتے ہیں اور مرکز سے مربیان سلسلہ اور دیگر نمائندگان شامل ہوتے ہیں۔ ہر سال یکم جنوری کو وقارِ عمل کا پروگرام منعقد ہوتا ہے اور میڈیا میں بڑے وسیع پیمانے پر اس کا چرچا ہوتا ہے۔ ویزبادن میں 2007ء سے چیریٹی واک کا پروگرام بھی ہر سال منعقد ہو رہا ہے جو کافی مقبول ہے اور اخبارات کی خبروں کی زینت بنتا ہے۔ Altenheim کے بھی متعدد دورہ جات کئے گئے اور شجرکاری کے پروگرام کے تحت اب تک دو پودے Alter Friedhof میں لگائے گئے اور دو پودے Thorwaldsen-Anlage میں لگائے گئے۔ ایک پودا انیڈرن ہاؤزن میں جبکہ ایک پودا Wiesbaden-Biebrich میں لگایا گیا۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت ہونے والی تمام رفاہی سرگرمیوں میں بھی یہ جماعت خدا کے فضل سے ہمیشہ پیش پیش رہی۔ اسی طرح بوسنین اور شام کے مہاجرین کے لئے بھی فنڈز جمع کئے گئے۔

یہاں خدا کے فضل سے واقفین نو بھی کافی تعداد میں ہیں۔ 122 لڑکے اور 60 لڑکیاں اس بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ ان میں سے بعض واقفین مربیان سلسلہ بھی بن چکے ہیں اور کچھ جامعہ میں زیرِ تعلیم ہیں۔ جبکہ ان کی بڑی تعداد خدا کے فضل سے کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمات بجالا رہی ہے۔ مربی سلسلہ بننے والوں کے نام حسب ذیل ہیں۔ مکرم باسل احمد بھٹی صاحب، مکرم مصوّر احمد شمس صاحب، مکرم عمر رشید ملک صاحب، مکرم لقمان احمد شاہد صاحب، مکرم عارف سعید صاحب، مکرم اسامہ تفہیم صاحب، مکرم شکیل احمد عمر صاحب جبکہ جامعہ احمدیہ میں زیرِ تعلیم واقفین کے نام درج ذیل ہیں:

مکرم عبد السلام بھٹی صاحب، مکرم عبد النور صاحب، مکرم فطین احمد بھٹی صاحب، مکرم خلیق حمید صاحب، مکرم واسع احمد صاحب، مکرم عبد الرافع بھٹی صاحب اور مکرم ذیشان احمد بھٹی صاحب۔ اس کے علاوہ بہت سے نوجوان مختلف یونیورسٹیوں میں مختلف شعبہ جات میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بعض اپنی تعلیم مکمل کر کے میدانِ عمل میں قدم رکھ چکے ہیں جن میں مکرم ڈاکٹر معین احمد صاحب کے بیٹے مکرم ڈاکٹر صلاح الدین لنگاہ اور بیٹی مکرمہ ڈاکٹر عائشہ معین صاحبہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور ہر میدان میں اپنے فضل سے کامیابیوں سے ہمکنار کرے، آمین۔

Tag der offenen Tür

کھلے دروازوں کا دن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت جرمنی کو تبلیغ کے میدان میں غیر معمولی خدمت کی توفیق مل رہی ہے، الحمدُللہ۔ جماعت جرمنی کے تبلیغی پروگراموں میں سے ایک اہم پروگرام ہر سال 3/اکتوبر کو ہوتا ہے۔ اس روز 1990ء میں مشرقی اور مغربی جرمنی کا الحاق ہوا تھا۔ اس اعتبار سے اسے جرمنی بھر میں یوم اتحاد (Tag der deutschen Einheit) کے طور پر منایا جاتا ہے اور اس روز قومی دن ہونے کی وجہ سے عام تعطیل ہوتی ہے، 1997ء سے جرمنی کی مختلف مسلمان تنظیمیں اس روز اپنی مساجد میں Tag der offenen Tür مناتی ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تمام مساجد اور بہت سے نماز سنٹرز میں بھی اس روز Tag der offenen Tür یعنی دروازے کھلے رکھنے کے عنوان سے تبلیغی پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ یہ پروگرام صبح گیارہ بجے سے شام چھ بجے تک جاری رہتا ہے۔ امسال بھی جرمنی بھر کے 85 مساجد و نماز سنٹرز میں اس پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے لئے جرمنی بھر میں اڑھائی لاکھ دعوت نامے طبع کر کے تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں اخبارات میں اشتہارات اور خبریں بھی شائع کروائی گئیں اور ریڈیو پر بھی اس پروگرام کی تشہیر کرائی گئی۔ سوشل میڈیا پر اس کی تشہیر اس کے علاوہ ہے۔ چنانچہ اس روز 20 سے زائد اخبارات نے اپنی آن لائن اشاعتوں میں اس پروگرام کی خبریں شائع کیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال چار ہزار سے زائد مہمان مساجد و نماز سینٹرز میں تشریف لائے۔ بہت سی جگہوں پر مقامی میئرز اور سیاسی، سماجی شخصیات نے شرکت کی۔

موصولہ رپورٹس کے مطابق سب سے زیادہ کامیاب پروگرام مسجد نور فرانکفرٹ میں ہوا۔ تین اکتوبر کی صبح سے ہی، مسجد نور فرانکفرٹ میں چہل پہل شروع ہوگئی تھی، مقامی حلقہ کے انصار و خدام اور ممبرات لجنہ اماء اللہ اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف تھے۔ گیارہ بجے سے مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی اور دیکھتے دیکھتے مہمانوں کا تانتا بندھ گیا۔ ان میں جرمن نژاد اگرچہ زیادہ تعداد میں تھے تاہم عرب اور بعض دیگر اقوام سے تعلق رکھنے والے افراد بھی تھے۔ ان مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے حلقہ مسجد نور کی عاملہ کی زیر نگرانی کئی روز سے انتظامات کئے جا رہے تھے۔ امسال خصوصیت کے ساتھ اس پروگرام کی تشہیر کی گئی تھی اور اس کے لئے عمومی دعوت ناموں کی تقسیم کے علاوہ فرانکفرٹ شہر کی مختلف سڑکوں پر بڑے بڑے پوسٹر لگائے گئے تھے جن کے ذریعہ نہ صرف اس پروگرام کا اعلان کیا گیا تھا بلکہ اس میں شمولیت کی دعوت عام دی گئی تھی۔ اسی طرح مقامی اخبارات میں بھی خبر کی صورت میں دعوت نامہ شائع کرایا گیا تھا۔ مسجد نور کے داخلی گیٹ کے اوپر جلی حروف میں Tag der offenen Tür لکھا گیا تھا۔ مسجد کے صحن میں داخل ہوتے ہی بائیں جانب ایک معلوماتی سٹال لگایا گیا تھا اور دائیں جانب چھوٹے بچوں کے لئے کھیلنے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ اسی طرح ان بچوں کے لئے چھوٹے چھوٹے تحفے بھی رکھے گئے تھے جو وقت رخصت بچوں کو پیش کئے جاتے رہے۔ مسجد میں چاروں طرف دیواروں کے ساتھ کھڑے کئے گئے سٹینڈز پر قد آدم پوسٹر سجے تھے جن پر تصاویر کے ساتھ اسلامی تعلیم اور تاریخ پر مشتمل مواد دیدہ زیب طباعت میں زائرین کی

مساجد جہاں Tag der offenen Tür کے پروگرام منعقد ہوئے

1	Aachen	17	Hanau	33	Osnabrück
2	Augsburg	18	Hannover	34	Pforzheim
3	Bensheim	19	Iserlohn	35	Riedstadt
4	Berlin	20	Kassel	36	Rodgau
5	Bruchsal	21	Kiel	37	Seligenstadt
6	Bocholt	22	Koblenz	38	Stade
7	Bremen	23	Köln	39	Usingen
8	Darmstadt	24	Limburg	40	Vechta
9	Dietzenbach	25	Lübeck	41	Wabern
10	Flörsheim	26	Mannheim	42	Weil der Stadt
11	Frankfurt	27	Mörfelden-Walldorf	43	Waldshut
12	Friedberg	28	München	44	Wittlich
13	Gießen	29	Münster	45	Würzburg
14	Ginsheim-Gustavsburg	30	Neuwied		
15	Groß-Gerau	31	Nidda		
16	Hamburg	32	Offenbach		

معلومات کے لئے پیش کیا گیا تھا۔ ایک طرف ایک بڑی ٹی وی سکرین بھی لگائی گئی تھی جس پر مختلف معلومات پیش کی جارہی تھیں۔ زائرین بڑی دلچسپی کے ساتھ یہ مواد پڑھتے اور پھر ذہن میں پیدا ہونے والے سوالات وہاں موجود خدام کے سامنے رکھتے اور یہ مستعد خدام ان سوالات کے جوابات دے کر ان کی تسلی کراتے۔ اگر کوئی مہمان کسی کتاب کی خواہش کرتا تو اسے مطلوبہ کتاب پیش کر دی جاتی۔ ان مہمانوں کے سوالات کے جواب دینے کے لئے مقامی مبلغ سلسلہ مکرم امتیاز احمد شاہین صاحب جرمن بولنے والے خدام کی ٹیم کے ساتھ ہمہ وقت موجود رہے۔ مسجد کے ایک حصہ میں نہایت سلیقہ کے ساتھ ضیافت کے انتظامات کئے گئے تھے۔ مہمانوں کی علمی پیاس بجھانے کے بعد یہاں ان کی چائے، کافی اور دیگر لوازمات کے ساتھ تواضع کی جاتی۔ مہمان نوازی کے لئے جملہ اشیائے خورد ونوش مقامی احباب جماعت اپنے گھروں سے تیار کر کے لائے تھے۔ انصار کی ایک ٹیم زعیم حلقہ مسجد نور مکرم شیخ مشتاق علی صاحب کی زیر نگرانی یہاں نہایت مستعدی سے ضیافت کی ڈیوٹی دے رہی تھی۔ ساڑھے تین بجے سہ پہر ایک نشست کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں ہمارے مبلغ صاحب کے ساتھ دیگر مذاہب اور مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مندرجہ ذیل مہمانوں نے بھی خطاب کیا:

Gerhard Bereswill (Polizeipräsident Frankfurt), Herrmann Sachaus (Mitglied des Landtages Hessen, Die Linke), Eugen Emmerling (Stadtverordneter Ffm, SPD), Gabriela Schlick-Bamberger (Jüdische Religionsschule Ffm)

اس پروگرام کی نظامت کے فرائض ایم ٹی اے کے رضا کار کارکن عزیزم نعمان ناصر صاحب نے انجام دیئے جبکہ اس کی کوریج کے لئے مشہور ٹی وی چینل Hessen3 کی ایک ٹیم صبح سے یہاں موجود تھی۔ اس چینل پر اسی رات ساڑھے نو بجے دو منٹ کا خبریہ بھی نشر کیا گیا۔ علاوہ ازیں فرانکفرٹ کے مشہور اخبار Frankfurter Rundschau نے اپنی اگلے روز کی اشاعت میں اس پروگرام کی جلی سرخی اور تصویر کے ساتھ تفصیلی خبر شائع کی۔

(رپورٹ: امجد احمد۔ صدر حلقہ مسجد نور فرانکفرٹ)

مسجد سبحان موٗرفیلڈن

مسجد سبحان میں ہونے والے Tag der offenen Tür کے پروگرام میں مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مہمان تشریف لائے۔ جنہیں اسلام، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی پیش کردہ تحقیق سے متعارف کرایا گیا جس سے سبھی بے حد متاثر ہوئے اور برملا اظہار کیا کہ احمدیہ مسجد میں آکر ایک اہم تبدیلی محسوس ہو رہی ہے۔ بعض افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کی خواہش بھی کی۔ مہمانوں نے بک سٹال سے قرآن کریم اور اپنی پسند کی کتب حاصل کیں۔ اس موقع پر اخبار Frankfurter Neue Presse کے نمائندے بھی موجود تھے جنہوں نے اخبار میں نصف صفحہ پر مشتمل رپورٹ بھی شائع کی۔

(رپورٹ: نفیس احمد عتیق، مربی سلسلہ موٗرفیلڈن)

جامعہ احمدیہ جرمنی

پانچ قصبوں پر مشتمل Riedstadt کے شہر Goddelau میں قائم جامعہ احمدیہ جرمنی میں بھی Tag der offenen Tür کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس کے لئے دس ہزار کی تعداد میں دعوت نامے علاقہ بھر میں تقسیم کئے گئے۔ سات مختلف جگہوں پر اشتہار بھی لگائے گئے اور علاقے کی دو اخبارات Ried Echo اور Groß-Gerau Echo نے بھی پروگرام کی خبر شائع کی۔ جامعہ کے بڑے ہال میں نمائش کا انتظام کیا گیا تھا جس میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم رکھے گئے اور اسلام اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں بڑے پوسٹر لگائے گئے۔ علاوہ ازیں TV پر ویڈیوز اور تصاویر کے ذریعے بھی معلومات فراہم کی گئیں اور جماعتی کتب ولٹریچر کی تقسیم کا بھی انتظام کیا گیا۔ اسی طرح تین کلاس رومز میں ملکی آئین اور شریعت، اسلام میں عورت کا مقام کے موضوعات پر لیکچر دیئے گئے۔ مہمانوں کی خواہش پر ان کے نام خوبصورت انداز میں لکھنے کے لئے خطاطی کا بھی انتظام تھا۔ مہمانوں کے لئے جامعہ کے میس میں ریفریشمنٹ کا انتظام تھا۔ اس دوران مہمانوں کے ساتھ طلبہ جامعہ احمدیہ واساتذہ کی گفت وشنید بھی جاری رہی۔ صبح دس بجے سے رات سات بجے تک مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ جانے سے قبل بہت سے مہمانوں نے وزیٹر بک میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا کہ ہمیں یہاں آکر بہت اچھا لگا۔ ہمیں بہت سی نئی معلومات ملی ہیں۔ ایک فیملی نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں پہلی دفعہ معلوم ہوا کہ اسلام امن، سلامتی اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔

(رپورٹ۔ حامد اقبال۔ استاد جامعہ احمدیہ جرمنی)

مسجد فضل عمر ہمبرگ

3/اکتوبر کو ہمبرگ کی مسجد فضل عمر میں Tag der offenen Tür منایا گیا۔ مہمانوں کے سوالات کے جوابات مربیان سلسلہ اور احباب جماعت نے دیئے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ نے بھی مہمان خواتین کی مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔ اس پروگرام میں 200 سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ (رپورٹ۔ شاہد محمود، لوکل امیر ہمبرگ)

مسجد محمود کاسل

مؤرخہ 3/اکتوبر کو مسجد محمود کاسل میں Tag der offenen Tür کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام سے پہلے شہر کی مختلف جگہوں پر اس کے

باقی صفحہ 46 پر

اہم تبلیغی وتربیتی جماعتی سرگرمیاں

ہمبرگ

ماہ ستمبر 2019ء کے دوران لوکل امارت ہمبرگ کی بعض اہم جماعتی سرگرمیاں حسب ذیل ہیں۔

مورخہ یکم ستمبر بروز اتوار ہمبرگ کی دونوں مساجد فضل عمر وبیت الرشید اور تینوں نماز سینٹرز میں نماز تہجد باجماعت کا اہتمام کیا گیا۔ انصار خدام اطفال اور لجنہ ممبرات نے شمولیت کی۔

اس روز لجنہ اماء اللہ ہمبرگ کی طرف سے ایک مشاعرہ کا اہتمام بھی کیا گیا۔ اس موقع پر مختلف سٹال لگائے گئے۔ تمام آمدنی لوکل فنڈ تعمیر بیت الرشید میں جمع کروائی گئی۔

مورخہ 9/ستمبر کو بیت الرشید ہمبرگ میں ریجن Schleswig-Holstein, Niedersachsen, Mecklenburg-Vorpommern کی تمام جماعتوں کے لئے شعبہ تربیت اور شعبہ وصایا کا ریفریشر کورس منعقد کیا گیا جس میں نیشنل سیکرٹری صاحب تربیت اور سیکرٹری وصایا اپنی ٹیموں کے ساتھ شامل ہوئے۔

مورخہ 22 ستمبر Schleswig Holstein, Nieder Sachsen, Mecklenburg-Vorpommern کی تمام جماعتوں کے لئے صدران جماعت اور جنرل سیکرٹریان کا ریفریشر کورس منعقد کیا گیا جس میں مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی اور نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب جرمنی شامل ہوئے اور قواعد وضوابط کے مطابق رہنمائی فرمائی۔

مورخہ 22 ستمبر بروز اتوار لوکل امارت ہمبرگ کے زیرانتظام بیت الرشید، مسجد فضل عمر اور Rahlsted نماز سینٹر میں تعلیم القرآن وقف عارضی سیمینارز منعقد ہوئے۔ مرکز سے نیشنل سیکرٹری مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے شرکت فرمائی۔

مورخہ 29/ستمبر بروز اتوار بیت الرشید اور مسجد فضل عمر میں تحریک جدید سیمینار منعقد کیا گیا۔ نیشنل سیکرٹری تحریک جدید مکرم حمید اللہ ظفر صاحب نے احباب وخواتین سے خطاب کیا۔

(رپورٹ۔ شاہد محمود، لوکل امیر ہمبرگ)

عطیہ خون کیمپ جامعہ احمدیہ جرمنی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا (المائدۃ:33) کہ جس نے کسی کو زندہ رکھا یا بچایا گویا اس نے تمام انسانیت کو بچایا زندگی بچانے کے لئے خون انسانی جسم کا ایک اہم جزو ہے۔ کسی بھی حادثہ کے پیش آنے یا شدید بیماری کی وجہ سے خون کی اشد ضرورت پیش آسکتی ہے۔ قیمتی انسانی جانوں کو بچانے کے لئے خون کے عطیات انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ خدمت انسانیت کے اسی جذبہ کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہر سال جامعہ احمدیہ جرمنی میں مجلس خدام الاحمدیہ مسرور ہوسٹل کے تعاون سے عطیہ خون کا پروگرام منعقد کیا جاتا ہے۔

امسال بھی Mainz یونیورسٹی کے تعاون سے مورخہ 27 ستمبر 2019ء کو جامعہ احمدیہ جرمنی میں عطیہ خون کے لئے ایک کیمپ منعقد کرنے کی توفیق ملی جو دوپہر 3 بجے سے لے کر شام 7 بجے تک جاری رہا۔ Mainz یونیورسٹی کے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم خون کے عطیات جمع کرنے کے لئے آئی۔ محض خدا کے فضل سے 79 افراد نے اپنے آپ کو خون کے عطیہ کے لئے پیش کیا۔ ڈاکٹری چیک اَپ کے بعد 63 افراد کو خون کا عطیہ دینے کی توفیق ملی، الحمدللہ۔ خون کا عطیہ دینے والے ہر فرد کو یونیورسٹی کی طرف سے 26 یورو دیئے جاتے ہیں۔ حسب سابق یہ تمام رقم ہیومینیٹی فرسٹ کی مد میں جمع کروا دی گئی۔ خدا کے فضل سے مجلس مذکور کے خدام کو ٹوگو، افریقہ میں ایک مسجد بنانے کی توفیق مل چکی ہے۔ امسال اس رقم سے افریقہ میں ایک کنواں تعمیر کروایا جائے گا۔ جس کے لئے 2500 یورو کا ٹارگٹ رکھا گیا تھا۔ خدا کے فضل سے خدام نے بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیا اور ٹارگٹ سے بڑھ کر رقم اکٹھی کرنے کی توفیق پائی۔ الحمدللہ۔ خدام کی اس خدمت کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقامی افراد کے ساتھ ساتھ شہر کی انتظامیہ پر بھی بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ خون کا عطیہ حاصل کرنے والی ٹیم کی ایک رکن کا کہنا تھا کہ میں اس شعبہ میں تقریباً 26 سال سے خدمت بجالا رہی ہوں اور میں نے آج تک اس جوش وجذبے سے خون کا عطیہ دینے اور اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنے والے نوجوان نہیں دیکھے جیسے اس ادارے میں دیکھے ہیں۔ خدا تعالیٰ سب حصہ لینے والوں کو بہترین اجر سے نوازے، آمین۔ (رپورٹ: حامد اقبال۔ استاد جامعہ احمدیہ جرمنی)

تبلیغی میٹنگ کاسل

موٴرخہ 24 ستمبر کو Der Islam-Eine Bedrohnung oder eine Quelle für den Frieden کے موضوع پر ایک تبلیغی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم عاطف قیوم صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ میٹنگ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا جو مکرم دانش احمد صاحب نے کی۔ مکرم فائز خان صاحب مربی سلسلہ نے پریزینٹیشن کے ذریعہ موضوع کے حوالہ سے مضمون بیان کیا۔ جس کے بعد مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اس میٹنگ میں کل 16 مہمان شریک ہوئے جن میں پولیس آفیسرز، ڈاکٹر اور کاسل شہر کی انتظامیہ کے افراد شامل تھے۔ یہ میٹنگ تقریباً اڑھائی گھنٹے تک جاری رہی۔ آخر میں مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

سکول کلاس کی مسجد محمود کاسل میں آمد

موٴرخہ 15/اکتوبر کو مسجد محمود کاسل میں ایک مقامی سکول کی نویں کلاس کے 31 طلباء و طالبات اپنے تین اساتذہ کے ہمراہ اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے آئے۔ سب سے پہلے مکرم ملک عمر صاحب نے انہیں مسجد کے مختلف حصے دکھائے اور جماعت کا تعارف کروایا۔ جس کے بعد مکرم ساجد احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ اور مکرم ملک عمر صاحب نے اسلامی تعلیمات کے بارہ میں طلباء اور اساتذہ کی طرف سے کئے گئے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ اساتذہ کو آنحضرت ﷺ کی سیرت اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے "دنیا میں امن کے قیام" کے حوالہ سے جرمن زبان میں خطابات پر مشتمل لٹریچر پیش کیا گیا۔

(رپورٹ: مکرم نسیم احمد ساجد۔ مربی سلسلہ)

نماز سنٹرز جہاں
Tag der offenen Tür
کے پروگرام منعقد ہوئے

1	Aalen	21	Freinsheim
2	Alzey	22	Göttingen
3	Bad Kreuznach	23	Herborn
4	Bad Nauheim	24	Hofheim
5	Balingen	25	Husum
6	Betzdorf	26	Karlsruhe
7	Bremerhaven	27	Maintal
8	Delmenhorst	28	Marburg
9	Eich – Worms	29	Mühlheim(Ruhr)
10	Eppelheim	30	Neuss
11	Esslingen	31	Nürnberg
12	Florstadt	32	Pfungstadt
13	Frankenthal	33	Radevormwald
14	Freiburg	34	Raunheim
15	Reutlingen	35	Rödermark
16	Rüdesheim	36	Schleswig
17	Schlüchtern	37	Waiblingen
18	Wetter	38	Wetzlar
19	Wiesbaden	39	Pinneberg
20	Jamia	40	Rüsselsheim

بقیہ: دروازے کھلے رکھنے کا دن از صفحہ 44

اشتہارات لگائے گئے۔ تقریباً چار ہزار کے قریب دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ اس دن مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندے، ڈاکٹر، وکیل اور دیگر طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد اسلام احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے مسجد آئے۔ اس موقع پر مہمانوں نے اسلام اور قرآن کریم کے مختلف تراجم کے بارہ میں لگائی جانے والی نمائش دیکھی۔ مہمانوں نے اسلامی تعلیم کے مختلف پہلوؤں کے متعلق آگاہی حاصل کی۔ اس پروگرام میں کل 83 مہمان شامل ہوئے جنہوں نے مختلف موضوعات پر تبلیغی لٹریچر بھی حاصل کیا۔ ان مہمانوں کی تواضع کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب و خواتین کو جنہوں نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے خدمات سرانجام دیں انہیں جزائے خیر عطا فرمائے نیز اس پروگرام کے بہترین ثمرات عطا فرمائے، آمین۔ (رپورٹ: مکرم نسیم احمد ساجد۔ مربی سلسلہ)

مسجد محمود کاسل

اسلام کی امن اور سلامتی کی تعلیم کو پھیلاؤ

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

جرمنی میں ایک جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ جرمنی میں اسلام سے خوف بڑھ رہا ہے اور پھر ہمارے سے ہمدردی کے رنگ میں یہ بھی کہا کہ اس وجہ سے جو غیر مسلم ہیں، یہاں کے مقامی لوگ ہیں وہ بھی مسلمانوں پر ظلم کر جاتے ہیں۔ وہ پوچھنے لگی کہ سوال یہ ہے کہ آپ کا کیا ردّ عمل ہے؟ ہمارا ردّ عمل تو ان کی تعلیم کے مطابق ہے جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی کہ اسلام کی امن اور سلامتی کی تعلیم کو پھیلاؤ۔ چنانچہ اسی تعلیم کی روشنی میں ہم دنیا میں ہر جگہ کام کر رہے ہیں۔ ہاں شدت پسند گروہوں کے عمل اور ان مغربی ممالک میں بھی، غیر مسلم ممالک میں بھی دہشت گرد حملوں کی وجہ سے یہاں اسلام کی تعلیم کے متعلق جو تحفظات پیدا ہو چکے ہیں ان کو دُور کرنے کے لئے ہمیں زیادہ محنت کرنی پڑے گی اور اس کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا کہ ہر قسم کی شدت پسندی اور دہشت گردی اور ظلم اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ آپ علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ "جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقا کے لئے ایک آبِ حیات ہے"۔

(خطبہ جمعہ 28/اپریل 2017ء)

جماعت احمدیہ جرمنی کو دنیا بھر میں تحریک جدید کے مالی سال 19-2018ء میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے پر ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی کی جانب سے دلی مبارکباد پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ مالی قربانی پیش کرنے والے احباب و خواتین کے اموال و نفوس میں مزید برکت عطا فرماتا چلا جائے، آمین۔

مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب مرحوم

کا ذکرِ خیر

عرفان احمد خان

مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب جالندھری مرحوم جماعت جرمنی کے اُن بزرگوں میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے آخری سانس تک دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی، الحمدللہ۔ آپ 1929ء میں جالندھر (انڈیا) کے قصبہ نواں پنڈ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحبؓ اور دادا محترم چوہدری مولا بخشؓ صاحب دونوں کو 1907ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان دونوں بزرگوں کے نام 1908ء کے الحکم میں بیعت کرنے والوں کی فہرست میں شائع شدہ ہیں۔ اس لحاظ سے آپ پیدائشی احمدی تھے۔

آپ کے والدین 1932ء میں جالندھر کو چھوڑ کر قادیان میں آباد ہو گئے۔ مکرم چوہدری اقبال صاحب نے حصول تعلیم کا آغاز قادیان سے کیا۔ تقسیم ہند کے بعد آپ قادیان سے لاہور اور پھر ربوہ منتقل ہو گئے۔ آپ ربوہ کے بہت ابتدائی لوگوں میں سے تھے۔ آپ کو 28 فروری 1959ء کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

1949ء میں آپ نے صدر انجمن احمدیہ میں ملازمت اختیار کر لی اور آپ کی ڈیوٹی دفتر خدمت درویشاں میں لگی جس کے ناظر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تھے۔ اس طرح سے آپ کو ابتدائے جوانی ہی سے حضرت میاں صاحب کی صحبت میسر آئی اور آپ کے زیرِ تربیت رہنے کا نادر موقع میسر آ گیا۔ آپ کے ذمہ قادیان کے درویشوں کے اہل و عیال اور قادیان جانے والے افراد قافلہ کے پاسپورٹ بنوانا، ویزوں کا بندوبست کروانا اور قافلہ کے دیگر امور میں مدد کرنا شامل تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ایک ہی پاسپورٹ آفس لاہور میں تھا اور وسائل محدود تھے۔ ربوہ سے لاہور کا سفر بہت مشکل ہوتا تھا۔ اس کام کے لئے آپ کو بعض اوقات متواتر کئی روز تک لاہور جانا پڑتا۔ حضرت میاں بشیر احمدؓ صاحب کا ارشاد تھا کہ مجھے درویشان اور ان کے بچوں کے متعلق امور کی روزانہ رپورٹ دی جائے۔ ٹیلیفون کی سہولت ربوہ میں میسر نہ ہونے کی وجہ سے آپ ہر شام لاہور سے ربوہ واپس آجاتے اور حضرت میاں صاحب کی خدمت میں رپورٹ پیش کرتے۔ آپ کو کئی بار حساس اداروں نے گرفتار بھی کیا۔ تفتیش کرنے اور جماعت سے تصدیق کرنے کے بعد آپ کو چھوڑ دیتے۔ آپ نے یہ خدمت 1965ء تک سرانجام دی۔

اس کے بعد آپ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے محلّہ دارالرحمت غربی اور پھر دارالرحمت وسطی میں منتقل ہو گئے۔ یہاں آپ نے محلّہ کے سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مکرم چوہدری صاحب کو 1985ء سے ہر سال جلسہ سالانہ یو۔کے میں شامل ہونے کی توفیق ملتی رہی۔

1990ء میں بچوں کے پاس جرمنی تشریف لے آئے اور Dreieich میں رہائش اختیار کی۔ جہاں آپ کو ایک لمبا عرصہ صدر جماعت کی ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق ملی۔

1995ء میں آپ نے نیشنل شعبہ تبلیغ میں خدمت سرانجام دینا شروع کی اور پھر تادم آخر آپ شعبہ مذکورہ میں مالی امور اور ضیافت کے انچارج رہے۔

آپ ہفتہ کے ساتوں دن بلاناغہ اپنی ڈیوٹی پر فرانکفرٹ میں جماعت جرمنی کے پرانے مرکز بیت المقیت اور پھر بیت السبوح حاضر ہوتے رہے۔ آپ کی رہائش بیت السبوح سے 22 کلومیٹر کے فاصلہ پر تھی جس کے لئے آپ کو دو مرتبہ ٹرین بدلنا پڑتی مگر کبھی ناغہ نہ کرتے۔ آپ اپنے ساتھ تبلیغی لٹریچر رکھتے اور روزانہ آتے جاتے اسٹیشنوں پر لٹریچر تقسیم کرتے۔ نیشنل سیکرٹری صاحب تبلیغ کا کہنا ہے کہ مکرم چوہدری اقبال صاحب نے جرمن زبان نہ جاننے کے باوجود ذاتی طور پر 50 ہزار سے زائد تبلیغی فلائر تقسیم کئے۔

آپ سلسلہ کا درد رکھنے والے، ہر ایک کا احترام کرنے والے، اپنے ساتھیوں کا خیال رکھنے والے بے حد شفیق وجود تھے۔ سو مساجد سکیم میں خواتین کی طرف سے پیش کئے جانے والے زیورات کے امین بھی تھے۔ آپ نے کئی سال تک جلسہ سالانہ جرمنی پر دیگر ممالک سے آنے والے مہمانوں کے شعبہ میں بڑی ذمہ داری سے خدمت سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ آپ کی وفات یکم ستمبر 2014ء کو 86 برس کی عمر میں ہوئی۔ جرمنی میں جنازہ کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ آپ کی اہلیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں اور جرمنی میں مقیم ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے لواحقین میں پانچ بیٹے، ایک بیٹی، متعدد پوتے پوتیاں اور نواسیاں چھوڑی ہیں۔ جو سب جرمنی میں مقیم ہیں۔ اور کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کے بڑے بیٹے مکرم افتخار احمد جاوید صاحب اوفن باخ کے حلقہ بیت الجامع کے صدر ہیں جبکہ مکرم گلزار احمد صاحب،

باقی صفحہ 48 پر

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات و دعائے مغفرت

مکرمہ امینہ خالدہ صاحبہ

خاکسار کی پھوپھی جان مکرمہ امینہ خالدہ صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم اللہ خالد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت Frankenthal مؤرخہ 27/ستمبر 2019ء بروز جمعۃ المبارک بقضائے الٰہی وفات پا گئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ہمارے والد مکرم ملک محمد احمد صاحب مرحوم اور مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مبلغ انگلستان کی ہمشیرہ تھیں۔ مکرمہ امینہ خالدہ صاحبہ کو بحثیت صدر لجنہ خدمت دین کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں میاں بیوی 3/1حصہ کے موصی تھے۔ محترمہ پھوپھی جان کی نماز جنازہ حاضر مؤرخہ 6/اکتوبر 2019ء بروز اتوار بعد نماز ظہر ناصر باغ میں ادا کی گئی۔

ان کی تدفین مؤرخہ 8/اکتوبر بروز منگل 11 بجے صبح Süd Friedhof Frankfurt نزد نور مسجد عمل میں آئی۔ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ مقامی جماعت نے ان کے ساتھ بہت اخلاص و محبت کا سلوک رکھا اور انہیں آخری وقت تک اکیلے پن کا احساس نہیں ہونے دیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے، آمین۔ (سلطان احمد ملک۔ جماعت Ginsheim)

محترم کیپٹن ڈاکٹر مبارک احمد چوہدری صاحب

محترم کیپٹن ڈاکٹر مبارک احمد چوہدری صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع بہاولپور (پاکستان) مؤرخہ 17/مئی 2019ء کو بروز جمعۃ المبارک مختصر علالت کے بعد آغا خاں ہسپتال کراچی میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر 78 برس تھی۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے ابتدائی تعلیم کے بعد لیاقت میڈیکل کالج جامشورو (سندھ) سے 1964ء میں ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا۔ بطور ڈاکٹر آپ نے پاکستانی فوج میں شمولیت اختیار کی۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران محاذ جنگ پر طبی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

آپ کو زمانہ طالب علمی سے ہی بطور قائد خدام الاحمدیہ خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔ 20 سال تک نائب امیر ضلع بہاولپور رہے اور 17 سال امیر ضلع رہے۔ نہایت سنجیدہ، متین، باوقار اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے۔ اخلاص و وفا اور ایثار و فدائیت کا جذبہ آپ میں نمایاں طور پر پایا جاتا تھا۔ نیکی تقویٰ میں آپ کا مقام بہت اعلیٰ تھا۔ آپ کے نیک نمونہ سے متاثر ہو کر آپ کے ایک دوست اور مشہور آرتھوپیڈک سرجن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ بیٹے مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب آسٹریلیا میں جبکہ بیٹیوں میں سے دو امریکہ اور ایک جرمنی میں اہلیہ مکرم منور احمد باجوہ صاحب Koblenz ہیں۔

آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ (دارالفضل) میں آپ کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔ (ریاض محمود باجوہ Neuwied)

محترم مختار احمد عباسی صاحب

محترم مختار احمد عباسی صاحب، حلقہ ایشرزہائم، فرانکفرٹ مورخہ 02/نومبر 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محترم نصیر الدین عباسی صاحب آف گوجرانوالہ کے فرزند تھے۔ جرمنی آنے سے قبل گورنمنٹ کالج لاہور میں بحثیت لائبریرین کام کرتے رہے۔ آپ انتہائی سادہ مزاج، صاف گو اور درویش صفت انسان تھے نیز نظام جماعت اور خلافت کے وفادار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 2 بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑے ہیں۔ آپ کے فرزند مکرم ممتاز احمد عباسی صاحب اور خاکسار شعبہ ضیافت جرمنی میں خدمت بجالا رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین (عمیر احمد عباسی فرانکفرٹ)

مکرم چوہدری اقبال صاحب کا ذکر خیر از صفحہ 47

مکرم منظور احمد صاحب، مکرم حمید احمد صاحب اور مکرم امتیاز احمد صاحب اپنی مقامی جماعتوں میں فعال ممبر ہیں۔ ان کی بیٹی امۃ الرشید صاحبہ Dreieich جماعت میں لجنہ اماء اللہ کی فعال ممبر ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم کی خدمات سلسلہ کو قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے نیز ان کی اولاد کو مرحوم کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

کاروباری اشتہارات
برائے اخبار احمدیہ جرمنی

احباب جماعت اخبار احمدیہ جرمنی میں اشتہارات شائع کروا کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں۔ اخبار احمدیہ جرمنی تمام احباب جماعت جرمنی کے لئے واٹس ایپ، جماعتی ویب سائٹ https://www.alislam.org/akhbar-e-ahmadiyya اور رسالہ کی صورت میں ہر ماہ باقاعدہ دستیاب ہوتا ہے۔

آپ اپنا ڈیزائن کیا ہوا اشتہار ہمیں بذریعہ ای میل بھجوا سکتے ہیں۔ اگر ضرورت ہو تو اشتہار ڈیزائن کرنے میں آپ کی راہنمائی بھی کی جا سکتی ہے۔

اشتہار کی قیمت درج ذیل ہے۔

پورا صفحہ 300 یورو آدھا صفحہ 150 یورو

چوتھائی صفحہ 100 یورو

دفتر کا پتہ: Akhbar-e-Ahmadiyya Germany
Genfer Str.11, 60437 Frankfurt am Main

ای میل:
akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de

ٹیلی فون نمبر: +49-69-50688722

(مینیجر اخبار احمدیہ جرمنی)

طلبہ جامعہ احمدیہ جرمنی اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ

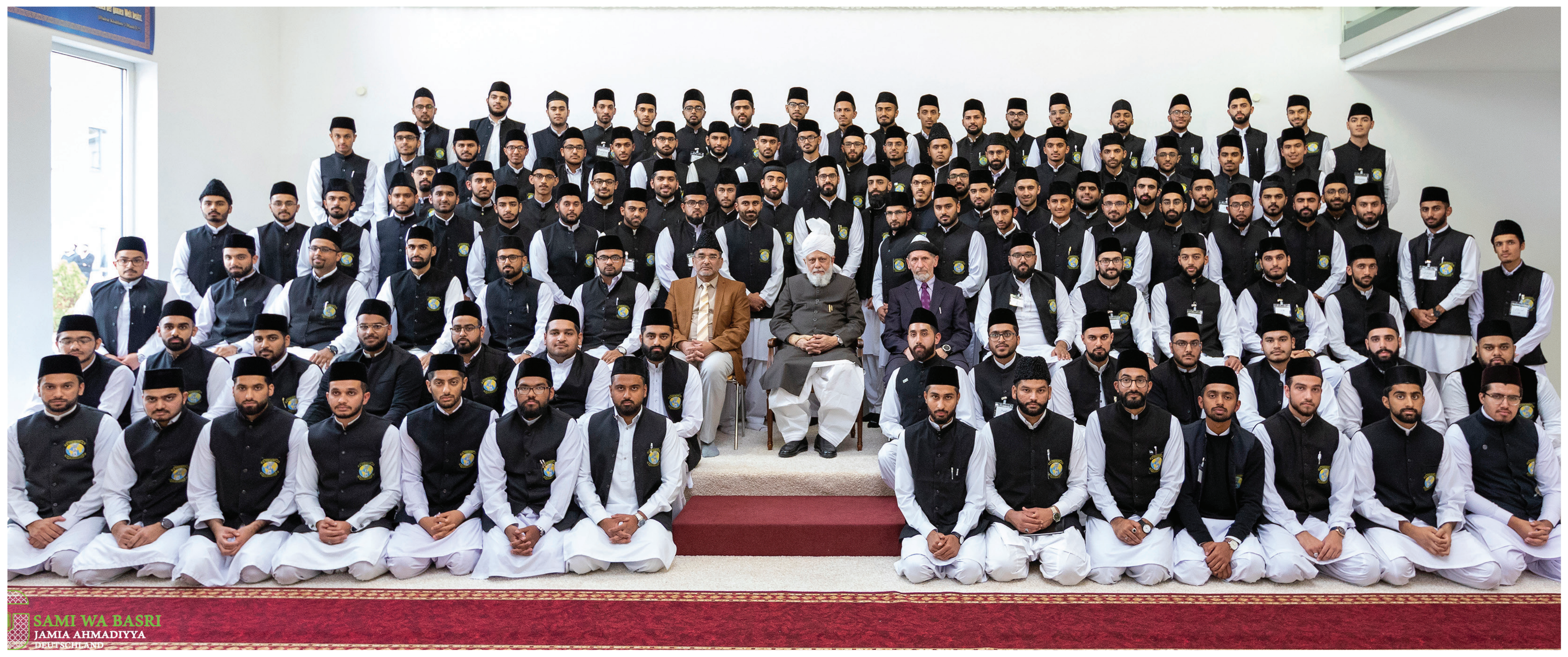

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دائیں جانب مکرم شمشاد احمد صاحب قمر پرنسپل جامعہ احمدیہ اور بائیں مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی

15/اکتوبر 2019ء

Monthly Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA
VOL 20 | ISSUE 11 | November 2019
ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir